محدثینِ کرام

کے

حالات و واقعات

پروگریسو بکس

Marfat.com

محدثین کرام کے حالات و واقعات

مترجم

علامہ امجد علی قادری

پروگریسو بکس
یوسف مارکیٹ ○ غزنی سٹریٹ
اردو بازار ○ لاہور
فون 042-37124354 فیکس 042-37352795

Marfat.com

جملع حقوق الطبع محفوظ للناشر
جملہ حقوق ناشر محفوظ ہیں۔

297.9924
68 م محد
١٦٢٣٦٥

محدثین کرام کے حالات و واقعات

مترجم علامہ امجد علی قادری

باراول	.... مئی 2018
پرنٹرز	.... آصف صدیق، پرنٹرز
سرورق	.... النافع گرافکس
تعداد	.... 600/-
ناشر	.... چوہدری غلام رسول۔ میاں جواد رسول میاں شہزاد رسول
قیمت	.... =/ روپے

ملنے کے پتے

ملت پبلی کیشنز
فیصل مسجد اسلام آباد Ph: 051-2254111
E-mail: millat_publication@yahoo.com

اسلام بک ڈپو
۱۲۔ گنج بخش روڈ لاہور فون 042-37112941 0323-8836776

شوروم ملت پبلی کیشنز دوکان نمبر 5- مکہ سنٹر نیو اردو بازار لاہور 0321-4146464
Ph: 042-37239201 Fax: 042-37239200

پروگریسو بکس
یوسف مارکیٹ ٥ غزنی سٹریٹ
اردو بازار ٥ لاہور
فون 042-37124354 فیکس 042-37352795

Marfat.com

فہرست

عنوانات	صفحہ
☆ مقدمہ امجدی اور حجیتِ حدیث	11
☆ حضور نبی کریم ﷺ کے دور میں کتابتِ احادیث تاریخ سے	13
☆ صحابہ کرام کے دور میں کتابتِ احادیث تاریخ سے	14
☆ تابعین عظام کے دور میں کتابتِ احادیث تاریخ سے	16
☆ کیا کتاب الآثار پہلے ہے یا مؤطا امام مالک	19
☆ تبع تابعین کے دَور میں کتابتِ احادیث تاریخ سے	20
☆ امام اعظم ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ کا علمِ حدیث میں مقام ومرتبہ اور تحقیق	22
☆ فرامینِ مصطفیٰ ﷺ سے آپ کے حق میں بشارتیں	23
☆ آپ نے علمِ حدیث کیلئے کس کس جگہ ومقام سے فائدہ نہ اُٹھایا	24
☆ کوفہ میں طلبِ علمِ حدیث امام صاحب کا	24
☆ مکہ ومکرمہ اور مدینہ طیبہ میں امام صاحب کا طلبِ حدیث کیلئے سفر کرنا	26
☆ بصرہ میں طلبِ علمِ حدیث کے لیے امام اعظم ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ کا سفر کرنا	27
☆ فقط علمِ حدیث میں امام اعظم ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ کے شیوخ اور اُن کی تعداد	29
☆ امام شعرانی رحمہ اللہ کا فیصلہ کن قول	29
☆ اَحادیاتِ امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ	30
☆ امام اعظم ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ کے معمولاتِ زندگی پر ایک نظر	30
☆ وصالِ امام اعظم ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ	31
☆ **پہلی صدی ہجری کی تالیفات**	31
☆ **دوسری صدی ہجری کی تالیفات**	32
☆ دوسری ہجری کے کبار محدثین	35
☆ دوسری صدی ہجری میں مسانید کی تاریخ وتالیف	35

Marfat.com

عنوانات	صفحہ
☆ چند مسانید کے نام درجہ ذیل ہیں	36
☆ راقم کے پاس کتنی مسانید موجود ہیں	37
☆ **تیسری صدی ہجری میں صحاح ستہ کی تدوین اوران کے مصنفین کے حالات زندگی**	38
☆ (1) صحیح بخاری	38
☆ (2) صحیح مسلم	39
☆ (3) سنن ابی داؤد	40
☆ (4) جامع ترمذی	41
☆ (5) سنن نسائی	42
☆ (6) سنن ابن ماجہ	42
☆ **تیسری صدی ہجری کے مشہور ومعروف شیوخ واساتذہ**	43
☆ (1) امام علی بن مدینی بصری	43
☆ (2) امام یحیٰ بن معین	44
☆ (3) امام ابوبکر بن ابی شیبہ الکوفی	44
☆ (4) امام ابوزرعہ رازی	45
☆ (5) الحافظ الکبیر امام ابوحاتم رازی	46
☆ (6) امام محمد بن جریر بن کثیر طبری	46
☆ (7) امام ابن خزیمہ	48
☆ (8) امام محمد بن سعد بصری کاتب واقدی	49
☆ (9) امام اسحاق بن ابی اسرائیل مروزی	49
☆ (10) امام اسحاق بن راھویہ نیشاپوری	50
☆ (11) شیخ الاسلام والمسلمین امام احمد بن حنبل شیبانی بغدادی	51
☆ (12) امام الآئمہ شیخ الاسلام امام دارمی سمرقندی	53
☆ (13) حافظ کبیر امام عبدالرزاق صنعانی	54
☆ (14) شیخ الاسلام امام ابویعلیٰ موصلی تمیمی	55

Marfat.com

عنوانات	صفحہ
☆ (15) الحافظ امام ابوبکر احمد بن عمرو بن عبدالخالق المروف البزار	56
☆ تیسری صدی ہجری کی مشہور و معروف تالیفات	57
☆ **چوتھی صدی ہجری کے مشہور و معروف محدثین کرام کے اسماء اور اُن کی کتب احادیث**	59
☆ **پانچویں صدی ہجری کے بعض معروف محدثین اور اُن کی کتب احادیث**	64
☆ (1) امام بیہقی	64
☆ (2) امام خطیب بغدادی	66
☆ (3) امام ابن عبدالبر قرطبی اندلسی	67
☆ (4) الامام ابوعبداللہ محمد الحمیدی اندلسی بغدادی	69
☆ **چھٹی صدی ہجری کے بعض مشہور و معروف محدثین اور اُن کی کتب**	70
☆ (1) امام حافظ ابوالقاسم علی ابن عساکر	70
☆ (2) امام ابوسعد عبدالکریم سمعانی	71
☆ (3) امام محی السنۃ ابومحمد حسین بغوی	72
☆ (4) حافظ الحدیث امالہ قاضی عیاض مالکی اُندلسی سبتی	73
☆ کتاب الشفاء کی شروحات	75
☆ (5) امام ابوالحسن رزین اُندلسی	75
☆ (6) امام ابوالقاسم خلف ابن بشکوال	76
☆ (7) حافظ الحدیث امام عبدالرحمٰن ابن جوزی	76
☆ امام ابن جوزی کی گراں قدر تصانیف	78
☆ (8) امام ابوالقاسم عبدالرحمٰن سہیلی	79
☆ **ساتویں صدی ہجری کے بعض مشہور و معروف محدثین کرام**	81
☆ (1) امام ابوالسعادات مبارک مجدالدین ابن اثیر الجزری	81
☆ (2) امام ابوالحسن علی عزالدین ابن اثیر	82
☆ (3) امام حافظ ابوعمرو عثمان ابن الصلاح	83
☆ (4) حافظ الحدیث شیخ الاسلام امام ابوزکریا محی الدین یحیٰی بن شرف النووی	85
☆ (5) امام ابوالفتح تقی الدین محمد ابن دقیق العید	89

Marfat.com

عنوانات	صفحہ
☆ (6) حافظ الحدیث امام ابو محمد شرف الدین عبد المؤمن شافعی	90
☆ (7) حافظ امام جمال الدین ابو الحجاج یوسف مزی	92
☆ (8) حافظ الحدیث امام ابو عبد اللہ شمس الدین محمد الذہبی	94
☆ کلامِ قادری	98
☆ (9) شیخ السنۃ محدثِ شام' امام ابو عبد اللہ محمد ضیاء الدین مقدسی	98
☆ (10) شیخ الاسلام امام ابو محمد عبد العظیم زکی الدین منذری	100
☆ **آٹھویں صدی ہجری کے بعض مشہور و معروف محدثینِ کرام اور آپ کی کُتب**	103
☆ (1) امام شمس الدین برماوی شافعی	103
☆ (2) تاج دارِ مصر' امام المحد ثین' امام بدر الدین ابو محمد محمود بن احمد بن موسیٰ عینی حنفی	105
☆ (3) خاتم الحفاظ امام ابن حجر عسقلانی شافعی	111
☆ **نویں صدی ہجری کے بعض مشہور و معروف محدثین کرام اور اُن کی کتب**	115
☆ (1) حافظ الحدیث امام عبد الرحمٰن ابو الفضل جلال الدین سیوطی شافعی	115
☆ (1) تفسیر اور علوم القرآن پر	118
☆ (2) حدیث شروح حدیث اور علوم الحدیث پر	119
☆ (3) فقہ اور اُصولِ فقہ پر	121
☆ (4) اُصولِ دین اور تصوف پر	123
☆ (5) فنِ لغت اور نحو وصرف	124
☆ (6) فن معانی و بیان و بدیع	125
☆ (7) فنِ ادب و نوادر و انشاء و شعر	125
☆ (8) فن اسماء الرجال و تاریخ	127
☆ (9) مختلف علوم و فنون اور متفرق کتب	126
☆ وصال	126
☆ (2) امام حافظ شمس الدین سخاوی شافعی	129
☆ (3) شارح بخاری امام احمد بن محمد قسطلانی شافعی	131

Marfat.com

عنوانات	صفحہ
☆ (4) شیخ الاسلام مفتی اعظم مکہ مکرمہ امام ابن حجر ہیتمی مکی شافعی	132
☆ (5) ولی الصالح امام علی المتقی بن حسام الہندی المکی حنفی	136
☆ **دسویں صدی کے بعض نامور محدثین کرام اور اُن کی کتب**	139
☆ (1) شیخ محقق علامہ شاہ عبدالحق محدث دہلوی حنفی	139
☆ (2) عمدۃ المحدثین علامہ ملاعلی القاری حنفی	142
☆ **گیارھویں صدی کے بعض محدثین اور اُن کی کتب**	147
☆ (1) علامہ شاہ ولی اللہ محدث دہلوی حنفی	147
☆ (2) علامہ شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی حنفی	149
☆ (3) علامہ سید غلام علی آزاد بلگرامی حنفی	150
☆ **بارھویں صدی کے بعض محدثین اور اُن کی کتب**	152
☆ (1) علامہ محمد عابد سندھی حنفی	152
☆ (2) اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خاں محدث بریلوی قادری حنفی	152
☆ وصال پُر ملال	155
☆ فقہ کا نادر ونایاب انسائیکلوپیڈیا	155
☆ **تیرھویں صدی ہجری کے بعض محدثین اور اُن کی کتب**	156
☆ (1) صدر الشریعہ بدر الطریقہ علامہ مفتی محمد امجد علی اعظمی قادری برکاتی حنفی	156
☆ آپ کی تصنیفات	159
☆ آپ کے چند مشہور ومعروف شاگردانِ رشید	159
☆ آپ کے خلفاء اور مریدین	162
☆ (2) حکیم الامت علامہ مفتی احمد یار خان نعیمی قادری حنفی	162
☆ (3) محدثِ اعظم پاکستان علامہ محمد سردار احمد چشتی قادری حنفی	167
☆ **علم الحدیث اور اُس کی تعریف**	171
☆ ابتداءً انواع علم الحدیث	172
☆ (1) علم روایتِ حدیث کی تعریف	172

Marfat.com

عنوانات	صفحہ

عنوانات	صفحہ
☆ (2)علم درایتِ حدیث کی تعریف	172
☆ علم درایتِ حدیث کی مزید دو قسمیں ہیں:	172
☆ (1)علم اصولِ حدیث کی تعریف	173
☆ (2)علم فقہ حدیث کی تعریف	173
☆ مصطلح الحدیث میں مشہور و معروف کتب اور اُن کے مصنفین	173
☆ علم الاسناد کی اہمیت اور اس کی وضاحت	176
☆ اقسامِ اسناد درجہ ذیل ہیں:	177
☆ عالی اسناد کی فضیلت پر آئمہ کی آراء	177
☆ متن کسے کہتے ہیں؟	178
☆ حدیث کے صحیح ہونے کیلئے درجہ ذیل شرائط ہیں:	179
☆ عدمِ صحت حدیث کے بارے میں محدثین کا موقف	179
☆ اثر کسے کہتے ہیں؟	180
☆ سند کسے کہتے ہیں؟	180
☆ مسند کا لغوی اور اصطلاحی معنی	181
☆ مسند	181
☆ محدث	181
☆ حافظ الحدیث کسے کہیں گے؟	181
☆ حاکم	181
☆ الحُجّہ	182
☆ حدثنا اور حدثنی میں فرق	182
☆ صحیح لذاتہٖ	182
☆ صحیح لغیرہٖ	182
☆ حسن لغیرہٖ	183
☆ حسن لذاتہٖ	183

Marfat.com

عنوانات	صفحہ
☆ مرسل	183
☆ مرسل کا حکم	183
☆ خبر	184
☆ خبر واحد	184
☆ خبر واحد کی اقسام	184
☆ خبرِ متواتر	184
☆ (1)خبرِ مشہور	185
☆ (2)خبرِ عزیز	185
☆ (3)خبرِ غریب	185
☆ حدیثِ معضل	185
☆ حدیثِ مرسل خفی	186
☆ حدیثِ منقطع	186
☆ حدیثِ مدلس	186
☆ حدیثِ معنعن	186
☆ حدیثِ متروک	187
☆ حدیثِ منکر	187
☆ حدیثِ موضوع	187
☆ حدیثِ معلعل	187
☆ حدیثِ مقلوب	188
☆ حدیثِ مدرج	188
☆ حدیثِ مضطرب	188
☆ حدیثِ مصحّف	188
☆ حدیثِ ضعیف	189
☆ تفاوت	189
☆ مجہول کی اقسام	190

Marfat.com

عنوانات	صفحہ
☆ حدیثِ قدسی	191
☆ حدیثِ مرفوع	191
☆ نوع اوّل: مرفوع قولی صریحاً	191
☆ نوع دوم: مرفوع فعلی تصریحاً	192
☆ نوع سوم: مرفوع تقریری تصریحاً	192
☆ نوع چہارم: مرفوع وصفی	192
☆ حدیثِ موقوف	192
☆ حدیثِ مقطوع	193
☆ صحابی کی تعریف	193
☆ تابعی کی تعریف	193
☆ تبع التابعین کی تعریف	193
☆ نقدالحدیث کسے کہتے ہیں؟	194
☆ ناقدین محدثین کے طبقات	194
☆ امیرالمؤمنین فی الحدیث	195
☆ اصحاب الالف	195
☆ اصحاب الالوف	196
☆ اصحاب العشرات	196
☆ اصحاب المائة	196
☆ اصحاب المئتین	197
☆ اصحاب المئین	197
☆ علم الحدیث اور فقہ الحدیث کے درمیان فرق	198
☆ محدث اور فقیہہ کے درمیان فرق	198
☆ سیدالمحدثین	199
☆ سیئ الحفظ	199
☆ اختتامِ کتاب	200

☆☆☆☆☆

Marfat.com

مقدمہ امجدی اور حجیتِ حدیث

ان الحمد للّٰہ نحمدہ ونستعینہ ونستغفرہ ونعوذ باللّٰہ من شرور انفسنا ومن سیات اعمالنا من یہدہ اللّٰہ فلامضل لہ ومن یضلل فلا ھادی لہ وأشھد أن لا الٰہ الا اللّٰہ وحدہ لا شریك لہ وأشھد أن محمدًا عبدہ ورسولہ' قال اللّٰہ تعالٰی: یا ایھا الذین آمنوا اتقوا اللّٰہ حق تقاتہ ولا تموتن الا وانتم مسلمون' قال اللّٰہ تعالٰی: یا ایھا الناس اتقوا ربکم الذی خلقکم من نفس واحدۃ وخلق منھا زوجھا وبث منھما رجالًا کثیرًا ونساء واتقوا اللّٰہ الذی تساء لون بہ والارحام ان اللّٰہ کان علیکم رقیبا' قال اللّٰہ تعالٰی: یا ایھا الذین امنوا اتقوا اللّٰہ وقولوا قولًا سدیدًا یصلح لکم اعمالکم ویغفرلکم ذنوبکم ومن یطع اللّٰہ ورسولہ فقد فاز فوزًا عظیمًا ۔ قال اللّٰہ تعالٰی: قل ان کنتم تحبون اللّٰہ فاتبعونی' قال اللّٰہ تعالٰی: لقد کان لکم فی رسول اللّٰہ اسوۃ حسنۃ' قال اللّٰہ تعالٰی: اطیعوا اللّٰہ واطیعوا الرسول' قال اللّٰہ تعالٰی: ما اتکم الرسول فخذوہ وما نھکم عنہ فانتھوا ۔ قال اللّٰہ تعالٰی: ویعلمھم الکتاب والحکمۃ ۔

اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم سے اور حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی عطاء راقم کو اللہ تعالیٰ نے یہ شرف نصیب کیا ہے' اس کو خدمتِ حدیثِ پاک کی توفیق دی ہوئی ہے کیونکہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اقوال واحوال اور آپ کے دن ورات کے لیے معمولاتِ شریفہ

Marfat.com

مسلمانوں کے لیے سرمایۂ حیات ہے کیونکہ اصحاب کرام نے آپ ﷺ کی حیاتِ طیبہ کے ایک ایک لمحہ خواہ وہ سفر ہو یا حضر ہو' اُسے حفظ کیا ہوا ہے خواہ وہ آپ کی ذاتی زندگی ہو یا معاملاتِ دینی ہو یا دنیاوی' آپ ﷺ کی زندگی مبارکہ مسلمانوں کیلئے سرچشمہ حیات ہے۔ سو حجیتِ حدیثِ مبارکہ کیلئے قرآن کریم سے خطبہ میں چند آیات بیان کی ہیں' اُن کا مطالعہ کریں۔ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے: (ترجمہ:) ''اے ایمان والو! اللہ سے ڈرو! جیسا اُس سے ڈرنے کا حق ہے اور ہرگز نہ مرنا مگر مسلمان'' (آل عمران:102)۔ اور اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے: (ترجمہ:) ''اے لوگو! اپنے رب سے ڈرو جس نے تمہیں ایک جان سے پیدا کیا اور اسی میں سے اس کا جوڑا بنایا' ان دونوں سے بہت مرد وعورت پھیلا دیئے اور اللہ سے ڈرو جس کے نام پر مانگتے ہو اور رشتوں کا لحاظ رکھو' بے شک اللہ ہر وقت تمہیں دیکھ رہا ہے'' (النساء:1)۔ اور اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے: (ترجمہ:) ''اے ایمان والو! اللہ سے ڈرو اور سیدھی بات کہو' تمہارے اعمال تمہارے لیے سنوار دے گا اور تمہارے گناہ بخش دے گا اور جو اللہ اور اُس کے رسول کی فرمانبرداری کرے اس نے بڑی کامیابی پائی'' (الاحزاب:71-70)۔ اور اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے: (ترجمہ:) ''اے محبوب! تم فرما دو کہ لوگو! اگر تم اللہ کو دوست رکھتے ہو تو میرے فرمانبردار ہو جاؤ'' (آل عمران:31)۔ اور اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے: (ترجمہ:) ''بے شک تمہیں رسول اللہ کی پیروی بہتر ہے'' (الاحزاب:21)۔ ایک اور مقام پر اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے: (ترجمہ:) ''حکم مانو اللہ اور رسول کا'' (آل عمران:32)۔ اسی طرح ربِ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: (ترجمہ:) ''اور جو کچھ تمہیں رسول عطا فرمائیں وہ لو اور جس سے منع فرمائیں باز رہو'' (الحشر:۷)۔ اور اللہ تعالیٰ نے ایک مقام پر ارشاد فرمایا ہے: (ترجمہ:) ''اور انہیں کتاب وحکمت سکھاتا ہے'' (آل عمران:164)۔

Marfat.com

میرے پیارے آقا و مولا محمد مصطفیٰ ﷺ کو رب تعالیٰ نے اَن پڑھ لوگوں کی جانب عزت وعظمت والا اپنا رسول ومحبوب نبی ﷺ بنا کر مبعوث فرمایا' آپ آیات کی تلاوت کرتے اور ان کا تزکیۂ نفس بھی کرتے اور انہیں کتاب وحکمت کا علم سکھاتے جیسا کہ قرآن کریم میں ہے: قال اللہ تعالیٰ: ''هو الذی بعث فی الامیین رسولًا منهم یتلوا علیهم ایٰته ویزکیهم ویعلمهم الکتاب والحکمة'' (الجمعہ:2) (ترجمہ:) ''جس نے اَن پڑھوں میں انہیں میں سے ایک رسول بھیجا کہ ان پر اس کی آیتیں پڑھتے ہیں اور انہیں پاک کرتے ہیں اور انہیں کتاب وحکمت کا علم عطا فرماتے ہیں''۔

اللہ تعالیٰ نے حضور نبی کریم ﷺ کو اپنی کتاب عطا فرمائی اور یہ بھی فرمایا کہ اس میں جو کچھ ہے وہ احکام آپ لوگوں تک پہنچائیں۔ قال اللہ تعالیٰ: ''وانزلنا الیك الذکر لتبین للناس ما نزل الیهم ولعلهم یتفکرون'' (النحل:44) (ترجمہ:) ''اور اے محبوب! ہم نے تمہاری طرف یہ یادگار اُتاری کہ تم لوگوں سے بیان کردو جو ان کی طرف اُترا اور کہیں وہ دھیان کریں۔ توفیقِ الٰہی سے راقم کہتا ہے: حجیتِ حدیث کیلئے اتنی آیات کافی ہیں۔

حضور نبی کریم ﷺ کے دور میں کتابتِ احادیث تاریخ سے

بے شک حضور نبی کریم ﷺ کے زمانہ مبارکہ میں کتابتِ احادیث کا مبارک سلسلہ شروع ہوگیا تھا جیسا کہ سنن ابوداؤد اور جامع ترمذی کی روایت ہے کہ فتح مکہ کے روز نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ ابوشاہ کو لکھ دو (یعنی احادیث مبارکہ)۔ (سنن ابوداؤد:2017' جامع ترمذی:2667) اسی طرح ایک اور روایت حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم میں مجھے سب سے زیادہ احادیث حفظ ہیں سوائے حضرت عبداللہ بن عمر

Marfat.com

رضی اللہ عنہما کے' وہ احادیث مبارکہ کو تحریر کر لیتے اور میں نہ لکھتا۔ (جامع ترمذی:2668)
ایک اور حدیث میں ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا: احادیث کو تحریر کر لیا کرو' اس ذات کی قسم جس کے قبضۂ قدرت میں میری جان ہے کہ ان دونوں ہونٹوں سے حق و سچ کے سوا کچھ نہیں نکلتا۔ (سنن ابوداؤد:3646' جامع الصغیر للسیوطی:1196) اور جن احادیث مبارکہ میں یہ بیان ہوا ہے کہ احادیث لکھنے کی ممانعت ہے وہ ابتدائی دور کی بات ہے جبکہ قرآن پاک کا بھی نزول ہو رہا تھا کہ کہیں قرآن اور احادیث آپس میں مل جل نہ جائیں' جب یہ معاملہ ختم ہوا تو خود بخود اس کی منسوخیت کا حکم ختم ہوا۔
حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے اپنے اصحاب کو یوں ارشاد فرمایا: آج تم مجھ سے دین کی گفتگو سماعت فرماتے ہو' کل تم سے دین کی باتیں سماعت کی جائیں گی۔ پھر ان لوگوں سے دین کی باتیں سماعت کی جائیں گی جن لوگوں نے تم سے دین کی گفتگو سماعت کی تھیں۔ (سنن ابوداؤد:3659) اس کے سوا اور بھی سرکاری معاملات و دستاویزات ہیں جو آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے لکھنے کا حکم مرحمت فرمایا ہے۔ اسلام میں سب سے پہلی مردم شماری یوں ہوئی ہے: حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا: مجھے ان حضرات کے نام تحریر کر دو جو اسلام قبول کر چکے ہیں' اس پر ہم نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو 1500 مردوں کے نام تحریر کر دیئے۔
صحیح بخاری میں اس کے فوراً بعد ایک حدیث یوں ہے: پس ہم نے ان کو پانچ سو کی تعداد میں پایا (یعنی مسلمانوں کو)۔

(صحیح البخاری:3060' صحیح مسلم:271' صحیح ابن حبان:6273)

صحابہ کرام کے دور میں کتابتِ احادیث تاریخ سے

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے صحابہ میں سے مجھے سب سے زیادہ احادیث یاد تھیں سوائے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے'

Marfat.com

اس کی وجہ یہ ہے کہ وہ لکھ لیا کرتے تھے اور میں نہ لکھا کرتا تھا۔ (سنن دارمی:500) اسی طرح ایک اور حدیث یوں ہے: حضرت عبداللہ ابن عمرو رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ وہ حضور نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا: یارسول اللہ! میں یہ چاہتا ہوں کہ میں آپ ﷺ کے بارے سے حدیث روایت کروں' میں نے ارادہ یہ کیا ہے کہ اس بارے میں اپنا حفظ یا اپنی کتابوں سے مدد حاصل کروں' اگر آپ اجازت دیں؟ حضور اقدس ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم میری حدیث کو محفوظ کرو' اس بارے میں اپنے دماغ کے ساتھ اپنے ہاتھ سے بھی مدد حاصل کرو (یعنی حدیثیں لکھو)۔ (سنن دارمی:502) حدیث مصطفیٰ ﷺ یوں ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: کتابتِ حدیث کے بارے میں کہ آپ نے ایک بڑی کتاب تیار کی جس کا نام اُنہوں نے صادقہ رکھا تھا اور یہ کتاب آپ کو بہت محبوب تھی' اکثر فرمایا کرتے تھے: ''مایرغبنی فی الحیوۃ الا الصادقہ والوھط '' مجھے زندگی میں صرف دو ہی چیزیں محبوب ہیں: صادقہ اور وھط' صادقہ وہ صحیفہ ہے جس کو میں نے نبی پاک ﷺ سے سماعت کر کے تحریر کیا اور وھط وہ زمین ہے جسے حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ نے صدقہ کیا تھا اور حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ اس کی دیکھ بھال کرتے تھے۔ یہ صحیفہ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ کے وصال پر ان کے پوتے شعیب بن محمد بن عبداللہ کو ملا تھا۔

(سنن دارمی:513' جامع بیان العلم' باب ذکر الرخصۃ فی کتاب العلم)

امام ابوعیسیٰ محمد بن عیسیٰ ترمذی رحمہ اللہ متوفی 279ھ' اپنی ''جامع ترمذی'' میں سلیمان تیمی سے نقل کرتے ہیں کہ امام حسن بصری اور حضرت قتادہ رضی اللہ عنہما' حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ کے صحیفہ سے حدیثیں روایت کیا کرتے تھے۔ (جامع ترمذی.1312' باب ما جاء فی ارض المشترک یرید الخ) حضرت عمر فاروق رضی

Marfat.com

اللہ عنہ فرماتے ہیں: علم کو لکھ کر قید (یعنی محفوظ) کر لو۔ (سنن دارمی:514) بے شک حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ' حضور اقدس ﷺ کے عہد مبارک میں احادیث کو نہیں لکھا کرتے تھے مگر بعد میں اُنہوں نے اپنی تمام روایت شدہ کو لکھ کر محفوظ کر لیا تھا' جیسے ابن وہب نے حسن بن عمرو بن امیہ ضمری رضی اللہ عنہما کا بیان نقل کرتے ہیں کہ میں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے ایک حدیث بیان فرمائی تو وہ میرا ہاتھ پکڑ کر مجھے اپنے گھر پر لے گئے اور کتب احادیث دکھلا کر فرمانے لگے: یہ حدیث دیکھو میرے پاس بھی لکھی ہوئی ہے۔ (فتح الباری' باب کتابۃ العلم' رقم الحدیث:113' صفحہ 344' بیت الافکار الدولیۃ السعودیۃ) حضرت سعید بن جبیر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کی زبانی جو احادیث رات کو سماعت کرتا انہیں پالان کی لکڑی پر تحریر کر لیتا۔ (سنن دارمی:512) اب تک ان مرویات سے روزِ روشن کی طرح عیاں ہوا کہ دورِ صحابہ میں بھی کتابتِ احادیث ہوئیں۔

تابعین عظام کے دور میں کتابتِ احادیث تاریخ سے

جب تک نزولِ قرآن کا سلسلہ جاری وساری تھا' تب تک احادیث کو لکھنے کی ممانعت تھی تاکہ کہیں قرآن کریم میں غلط ملط نہ ہو جائے' معاملہ سو تکمیلِ قرآن کے بعد احادیث لکھنے کی اجازت صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو عطا ہو گئی' جیسا کہ راقم نے وضاحت بیان کر دی' پھر یہ کام مزید ترقی پا کر صحابہ کرام تک پہنچا' دورِ اصحاب میں بھی تدوینِ حدیث کا کام جوں کا توں ترقی پاتا گیا جیسا کہ دورِ صحابہ میں تدوینِ حدیث کے موضوع پر تحقیق گزر چکی' سو صحابہ کرام کے بعد آپ کے فاضل تلمیذانِ تابعین نے اس سلسلے کو جاری رکھا جس کی وضاحت آپ عنقریب انشاء اللہ مطالعہ کریں گے۔ سو اب تدوین حدیث کا تیسرا دور شروع ہوا چاہتا ہے۔

Marfat.com

امام جلال الدین سیوطی شافعی رحمہ اللہ متوفی 911ھ لکھتے ہیں کہ عہد اموی میں سب سے اوّل حضرت عمر بن عبدالعزیز رضی اللہ عنہ متوفی 101ھ نے حضرت ابوبکر بن حزم رضی اللہ عنہ جو کہ عامل مدینہ طیبہ تھے' لکھ کر بھیجا کہ تم حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی جتنی بھی احادیثِ مبارکہ ملیں ان سب کو لکھ لو کیونکہ مجھے خوف ہے کہ علماء کرام کے وصال کے بعد کہیں علمِ دین نہ مٹ جائے اور ہاں یہ خیال رہے کہ صرف حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی حدیثِ مبارکہ ہی قبول کرنا۔ (تاریخ الخلفاء صفحہ 68' وزارۃ الاوقاف والشوؤن الاسلامیہ' قطر)

حضرت عبداللہ بن دینار رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: حضرت عمر بن عبدالعزیز رضی اللہ عنہ نے ابوبکر بن محمد کو خط میں یہ تحریر کیا کہ آپ کے نزدیک جو ثابت شدہ احادیث ہیں' آپ وہ تحریر کر کے میرے پاس بھجوا دیں اور عمرہ کی احادیث بھی بھجوائیں کیونکہ مجھے یہ خوف ہے کہ علم رخصت ہو جائے گا۔ (سنن دارمی: 504) امام ابن عبدالبر مالکی رحمہ اللہ متوفی 463ھ لکھتے ہیں کہ امام زہری رحمہ اللہ نے فرمایا: ہم کو حضرت عمر بن عبدالعزیز رضی اللہ عنہ نے سنن کو اکٹھا کرنے کا حکم دیا تو ہم نے دفتر کے دفتر تحریر کر ڈالے اور پھر اُنہوں نے ہر اس سرزمین پر جہاں پر ان کی حکمرانی تھی' ایک دفتر بھجوا دیا۔ (جامع بیان العلم' باب ذکر الرخصۃ فی کتاب العلم) یہ بات ذہن نشین رہے کہ سب سے پہلے جس نے علم کو تدوین کیا وہ امام زہری رحمہ اللہ کی شخصیت تھی جسے امام مالک رحمہ اللہ نے یوں بیان کیا: ''اول من دوّن العلم ابن شهاب'' سب سے پہلے جس نے علم کو مدوّن کیا وہ ابن شہاب ہیں۔ مدینہ طیبہ کے امام عبدالعزیز دراوردی بھی فرماتے ہیں کہ ''أول من دوّن العلم و كتبه ابن شهاب'' سب سے پہلے جس نے علم کو تحریر کیا وہ امام زہری ابن شہاب ہیں۔ (جامع بیان العلم' باب ذکر الرخصۃ فی کتاب العلم) امام ابن حجر عسقلانی شافعی رحمہ اللہ متوفی 852ھ لکھتے ہیں کہ تیسرے طبقہ کے مدوین احادیث کے نام یہ ہیں: ابن جریج عبدالملک بن عبدالعزیز متوفی 150ھ مکہ

Marfat.com

مکرمہ میں، یمن میں معمر بن راشد متوفی 154ھ ملک شام میں عبدالرحمٰن بن عمرو الاوزاعی متوفی 157ھ، کوفہ میں سفیان بن سعید الثوری متوفی 161ھ اور بصرہ ہی میں حماد بن سلمہ متوفی 167ھ، امام مالک بن انس متوفی 179ھ، مدینہ طیبہ میں اور خراسان میں امام عبداللہ بن المبارک متوفی 181ھ اور رَے میں جریر بن عبدالحمید متوفی 188ھ ان سب میں سے کسی ایک کو بھی اول مدون نہ کہا جائے گا، علی الاطلاق البتہ اپنے اپنے علاقوں کے اعتبار کی وجہ سے ان کو مدوّن اول قرار دیا جا سکتا ہے۔ (مقدمہ فتح الباری ابن حجر عسقلانی، الفصل الثانی صفحہ 16) حضرت عبداللہ بن حنش فرماتے ہیں: میں نے لوگوں کو دیکھا کہ وہ (صحابی) حضرت البراء بن عازب رضی اللہ عنہ کی موجودگی میں (احادیث) کو لکھا کرتے تھے۔ (سنن دارمی:520) ہشام بن غاز فرماتے ہیں: اُنہوں نے امام عطاء بن ابی رباح رحمہ اللہ سے کچھ سوالات دریافت کیے، انہوں نے جو جوابات مرحمت فرمائے، ان کی ہی موجودگی میں ان جوابات کو تحریر کیا گیا۔ (سنن دارمی:523) امام جلال الدین سیوطی شافعی رحمہ اللہ متوفی 911ھ لکھتے ہیں: آپ امام شعبی رحمہ اللہ کے بارے میں لکھتے ہیں: ''اما جمع حديث الى مثله فقد سبق اليه الشعبى فإنه روى عنه أنه قال هذا باب من الطلاق جسيم وساق فيه أحاديث ''ایک جیسی حدیثوں کو جمع کرنے کا کام سب سے اول امام شعبی رحمہ اللہ نے کیا ہے کیونکہ ان سے روایت شدہ ہے کہ انہوں نے فرمایا: یہ طلاق کا ایک بڑا باب ہے۔ پھر اس کے متعلق احادیث کو روایت کیا۔ (تدریب الراوی فی شرح تقریب النواوی صفحہ 82، قدیمی کتب خانہ، کراچی، پاکستان) یہ بات ذہن نشین رہے کہ امام شعبی رحمہ اللہ احادیث کو لکھنے کے قائل نہ تھے، سو اُنہوں نے احادیث کو جمع کرنے کا کام خلیفہ عادل کے حکم کی بجا آوری میں کیا ہوگا، خاص طور پر جبکہ امام یحییٰ بن معین رحمہ اللہ کی صراحت پر حضرت عمر بن عبدالعزیز رضی اللہ

Marfat.com

عنہ نے ان کو جب قاضی (جج) مقرر کیا۔

(تہذیب التہذیب جلد 3 صفحہ 340/341' رقم:3594)(دارالکتب العلمیہ' بیروت' لبنان' 1425ھ)

کیا کتاب الآثار پہلے ہے یا مؤطا امام مالک

امام جلال الدین سیوطی شافعی رحمہ اللہ متوفی 911ھ لکھتے ہیں: امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ کے خصوصی حالات میں سے یہ بھی ہے کہ جن میں وہ منفرد اور الگ ہیں' ایک یہ بھی ہے کہ وہی وہ پہلے شخص ہیں جنہوں نے علمِ شریعت کو مدوّن کیا اور اس کو ابواب پر مرتب کیا' پھر امام مالک بن انس رضی اللہ عنہ نے مؤطا کو مرتب کیا' اسی ترتیب پر ان کی اتباع کرتے ہوئے اور اس بارے میں امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ پر کسی کو سبقت حاصل نہیں۔ (تبیض الصحیفہ فی مناقب امام ابی حنیفۃ صفحہ 36)

چونکہ علامہ مغلطائی رحمہ اللہ کے ہاں اس بارے میں اوّلیت کا سہرا امام مالک رحمہ اللہ کے سر ہے جب کہ راقم توفیقِ الٰہی سے یہ کہتا ہے کہ کتاب الآثار' امام اعظم ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ کی علمِ حدیث میں ایک اہم ترین خدمت ہے اور آپ نے احکام والی احادیث میں سے صحیح اور معمول بہ احادیث کا انتخاب فرما کر ایک مستقل جامع تصنیف فرمائی' پھر ان کو ابواب پر مرتب کیا اور اس کا نام ''کتاب الآثار'' رکھا' البتہ امام صاحب سے قبل جتنے بھی احادیث کی کتب تیار ہوئی یا صحائف تو اُن کی فنی ترتیب کچھ بھی نہ تھی' البتہ اس باب میں امام شعبی رحمہ اللہ کی اوّلین کوشش تھی لیکن وہ بعض موضوعات پر ایک ہی باب لکھا تھا جیسا کہ امام شعبی رحمہ اللہ کا قول ہے: ''ھذا باب من الطلاق جسیم'' پہلے بیان کر دیا' سو ثابت ہوا کہ احادیث مبارکہ کو کتب اور ابواب میں مرتب کرنے کا سب سے پہلے باقاعدہ کام امام اعظم ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ کے مرہونِ منت ہے۔ یعنی بعد میں آنے والے آئمہ کیلئے آپ نے ایک سانچہ ترتیب دے دیا۔ صدر الآئمہ امام موفق بن احمد مکی رحمہ اللہ متوفی 568ھ لکھتے ہیں:

Marfat.com

امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ نے ''کتاب الآثار'' کو چالیس ہزار احادیث سے منتخب کیا۔(مناقب الامام الاعظم جلد1 صفحہ95) یہ مسئلہ یاد رہے کہ چالیس ہزار متن احادیث نہیں بلکہ چالیس ہزار اسانید مراد ہیں۔ امام بخاری اور امام ابوداؤد رحمہما اللہ کے اُستاذِ حدیث امام علی بن الجعد جوہری رحمہ اللہ فرماتے ہیں: امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ جب حدیث بیان کرتے تو موتی کی طرح آب دار ہوتی۔(جامع مسانید الاعظم جلد2 صفحہ 308' مطبوعہ دائرۃ المعارف) امام صاحب کی فضیلت اور آپ کی سوانح عمری کے متعلق راقم کی کتاب ''انوار الصحیفہ فی مناقب امام ابی حنیفہ'' کا مطالعہ کریں۔ علمِ حدیث میں امام صاحب کا مقام ومرتبہ کی تفصیل انشاء اللہ عزوجل عنقریب بیان ہو گی۔

تبع تابعین کے دَور میں کتابتِ احادیث تاریخ سے

اَب تک جتنی بحث گزر چکی ہے' اس سے یہ واضح ہوگیا کہ حضور نبی کریم ﷺ کا کلام مبارک کی نشر واشاعت اور تدوینِ حدیث کا کام آپ ﷺ کے عہد مبارک سے ہی شروع ہو گیا تھا' سو یہ سفر چلتے چلتے مزید آگے بڑھ کر تبع تابعین تک پہنچا ہے۔ اور یہ وہ حضرات ہیں جنہوں نے بالمشافہ تابعین سے ملاقات کی ہو۔ سو اس زمانے میں کثرت کے ساتھ کتبِ احادیثِ کریمہ کے صحائف تیار ہوئے اور کتبِ احادیث مرتب ہوئیں۔

(1) امام محمد بن بِشر عَبدِی کوفی رحمہ اللہ آپ کی کنیت ابوعبداللہ آپ کوفہ کے قابلِ اعتماد حافظ الحدیث ہیں۔ ابونعیم فرماتے ہیں: میں نے محمد بن بشر سے مسعر کی احادیث کے بارے میں تذکرہ کیا تو اُنہوں نے (70) ایسی احادیث بیان کیں کہ میرے علاوہ ایک کے ان میں سے کوئی بھی نہیں تھا۔

(تذکرۃ الحفاظ للذہبی جلد1 صفحہ 322' رقم:302' دارالکتب العلمیہ' بیروت' لبنان)

Marfat.com

(2) امام مسعر بن کدام الھلالی الاحول آپ کی کنیت ابوسلمہ ہے۔ آپ کوفہ کے رہنے والے ممتاز و معروف حافظ الحدیث اور بلند پایہ عالم ہیں۔ محمد بن بشر فرماتے ہیں: مسعر کے پاس تقریباً ایک ہزار حدیثیں تھیں جو میں نے دس کے علاوہ ساری تحریر کرلیں۔ (تذکرۃ الحفاظ للذہبی جلد 1 صفحہ 188 رقم: 183)

(3) امام وہب بن مُنبّہ آپ کی کنیت ابوعبداللہ ہے، شہر صنعاء میں رہائش پذیر اور اہل یمن کے بڑے عالم ہیں۔ ان کی احادیث کریمہ ان کے برادر ہمام کے واسطہ سے صحیح بخاری میں موجود ہے۔ ہمام کے پاس لکھا ہوا احادیث کا ایک مشہور و معروف مجموعہ تھا جو کہ ان سے معمر روایت کرتے ہیں اور صحاح ستہ میں اس کا بہت سا حصہ موجود ہے۔ (تذکرۃ الحفاظ للذہبی جلد 1 صفحہ 100 رقم: 93)

(4) شیخ الاسلام امام حماد بن دینار بصری، آپ کی کنیت ابوسلمہ ہے۔ آپ بصرہ کے مشہور و معروف حافظ الحدیث ہیں، جس نے بصرہ میں سعید بن ابی عروبہ کے ساتھ مل کر علمِ حدیث میں بہت ساری کتابیں تصنیف کی ہیں۔

(تذکرۃ الحفاظ جلد 1 صفحہ 202 رقم: 197)

(5) امام ابوعوانہ وضّاح بن خالد یشکری واسطی، آپ واسطہ کے رہنے والے مشہور و معروف حافظ الحدیث اور قابلِ اعتماد صاحبِ علم ہیں، آپ تجارت کرتے تھے کپڑوں کی، امام یحییٰ بن معین سے مروی ہے کہ آپ لکھنا نہ جانتے تھے، البتہ قراءت کر لیتے مگر حدیث لکھوانے میں کسی سے مدد لیتے تھے۔

(تذکرۃ الحفاظ جلد 1 صفحہ 236 رقم: 223)

(6) امام شعیب بن ابی حمزہ الحمصی الکاتب آپ کی کنیت ابوبشر ہے، فنِ حدیث میں حجت اور اس کے ضبط کرنے والے ہیں۔ آپ نے خلیفہ ہشام کیلئے امام زہری رحمہ اللہ سے بہت بڑی تعداد میں احادیث لکھیں، امام احمد بن حنبل رحمہ

Marfat.com

اللہ فرماتے ہیں: میں نے شعیب بن ابی حمزہ کی تصنیف شدہ کتابیں دیکھی ہیں۔ (تذکرۃ الحفاظ جلد 1 صفحہ 221' رقم:207)

(7) امام عبدالعزیز ماجشون مدنی آپ کی کنیت ابوعبداللہ ہے۔ آپ مدینہ طیبہ کے بلند وبالا فقیہہ ہیں۔ احمد بن کامل فرماتے ہیں کہ آپ نے بہت ساری کتب تصنیف کی ہیں اور یہ سب کتابیں ابن وہب نے آپ سے روایت کی ہیں۔

(تذکرۃ الحفاظ جلد 1 صفحہ 222' رقم:208)

ان تمام دلائل سے روزِ روشن کی طرح عیاں ہوا کہ تبع تابعین کے دَور میں کتابت حدیث کی بہت سی کتب تصنیف ہوئیں۔

امام اعظم ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ کا علمِ حدیث میں مقام ومرتبہ اور تحقیق

امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ کی ولادت جمہور علماء کرام کے نزدیک 80ھ میں ہوئی جیسا کہ آپ کے پوتے حضرت اسماعیل بن حماد رحمہ اللہ متوفی 212ھ فرماتے ہیں: میرے دادا 80ھ میں پیدا ہوئے۔ (سیر أعلام النبلاء جلد 6 صفحہ 395' بیروت' لبنان' مؤسسۃ الرسالۃ' 1413ھ) امام ابراہیم بن علی شیرازی رحمہ اللہ متوفی 476ھ لکھتے ہیں: امام ابوحنیفہ نعمان بن ثابت بن زوطیٰ بن ماہ تیھم اللہ بنو ثعلبہ کے آزاد کردہ غلام 80ھ میں ولادت ہوئی اور بغداد میں رجب یا شعبان 150ھ میں 70 سال کی عمر میں وصال فرما گئے۔ (طبقات الفقہاء شیرازی جلد 1 صفحہ 87' بیروت' لبنان' دار القلم) مزید تفصیل کیلئے راقم کی اس موضوع پر کتاب کا مطالعہ کریں' یہاں پر صرف راقم آپ کا علمی مقام فقط علمِ حدیث شریف میں بیان کرے گا۔ امام شافعی رحمہ نے ایک بار امام مالک رحمہ اللہ متوفی 174ھ سے دریافت کیا' آپ نے امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ کو دیکھا ہے؟ تو آپ نے جواب دیا: جی ہاں! میں نے اس مرد کو ایسا دیکھا ہے' اگر وہ آپ کے ساتھ اس ستون کو سونے کا بھی ثابت کرنے پر گفتگو کرتے تو اس پر دلیل

۱۶۲۳۶۵

Marfat.com

قائم کر دیتے۔ (تاریخ بغداد الخطیب جلد 13 صفحہ 338' بیروت' لبنان' دارالکتب العلمیہ) اس سے امام صاحب کی علمی جلالت ثابت ہوگئی ہے۔ صاحب مذہب اور صاحب مؤطا رحمہما اللہ کے کلام سے ظاہر ہو گیا ہے۔ فقہ شافعیہ کے بانی امام شافعی رحمہ اللہ متوفی 204ھ فرماتے ہیں: جو آدمی فقہ کی معرفت حاصل کرنا چاہے' وہ امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ اور ان کے شاگردوں کی صحبت لازمی اپنائے کیونکہ تمام لوگ فقہ میں امام صاحب کے عیال ہیں۔ (تاریخ بغداد الخطیب جلد 13 صفحہ 346' سیر أعلام النبلاء جلد 6 صفحہ 403) امام ابوعبدالرحمٰن عبداللہ بن یزید المقر ی رحمہ اللہ متوفی 213ھ' آپ امام بخاری اور امام احمد بن حنبل رحمہما اللہ کے اُستاذ ہیں۔ آپ امام صاحب کے بارے میں یوں رائے دیتے ہیں۔ میں نے کسی ایک جوان کو بھی امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے زیادہ فقیہ نہیں دیکھا۔ (تاریخ بغداد الخطیب جلد 13 صفحہ 345) امام سفیان بن عیینہ اور امام عبدالرزاق بن ہمام رحمہما اللہ کے شاگرد اور امام بخاری' امام ابوداؤد رحمہما اللہ کے اُستاذ امام یحیٰی بن معین رحمہ اللہ متوفی 233ھ فرماتے ہیں: میرے نزدیک حمزہ کی قراءت اور امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ کی فقہ معتبر و محبوب ہے۔ میں نے تمام لوگوں کو اسی پر کاربند پایا ہے۔ (اخبار أبی حنیفہ وأصحابہ صیمر ی صفحہ 80 'مطبعۃ المعارف الشرقیہ' حیدرآباد' انڈیا' 1394ھ) اب تک دلائل و براہان سے ظاہر ہوا کہ امام صاحب اہلِ علم طبقات میں بھی نامور آئمہ میں سے تھے۔

فرامینِ مصطفیٰ ﷺ سے آپ کے حق میں بشارتیں

اس حدیث شریف۔ صحاح ستہ میں سے صحیح مسلم میں امام مسلم رحمہ اللہ نے روایت کیا ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اگر دین ثریا کی بلندی پر بھی ہوا تو اہلِ فارس میں سے ایک شخص اسے وہاں سے بھی پا لے گا۔

(صحیح مسلم کتاب فضائل الصحابہ باب فضل فارس: 2546)

Marfat.com

آپ نے علمِ حدیث کیلئے کس کس جگہ ومقام سے فائدہ نہ اُٹھایا

امام اعظم ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ نے طلبِ علمِ حدیثِ پاک کیلئے جہاں دیگر ممالک کے اسفار کیے، وہاں پر خاص کر ان چار مقامات پر خصوصیت کیساتھ طلبِ علم حدیث کیلئے اسفار کیے، وہ چار مقامات درجہ ذیل ہیں: (1) مکہ مکرمہ (2) مدینہ طیبہ (3) کوفہ اور (4) بصرہ۔

کوفہ میں طلبِ علمِ حدیث امام صاحب کا

چونکہ امام صاحب کا مولد ومسکن شہر کوفہ ہے، اس لیے پہلے پہل کوفہ کا علمی مرکز ہونے اور صحابہ کرام وتابعین رضی اللہ عنہم کا مقیم ہونا اور شہر کوفہ کا علمی مرکز جاہ وجلال و مرتبہ پہلے مطالعہ کر لیں۔ امام ابراہیم بن یزید نخعی رضی اللہ عنہ متوفی 96ھ جو کہ کبار تابعین میں سے ہیں، فرماتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دستِ مبارکہ پر درخت تلے بیعتِ رضوان کرنے والے صحابہ کرام میں سے تین سو غزوہ بدر میں شامل ہوئے، ان میں سے 70 صحابہ کرام کوفہ میں آ کر آباد ہو گئے۔ (طبقات ابن سعد جلد 6 صفحہ 9، بیروت، لبنان، دار صادر) چونکہ صحابی حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کو شہر کوفہ میں علم کی تبلیغ کیلئے بھیجا گیا ہو، چونکہ آپ قرآن وحدیث کے عالم ہیں جیسے کہ حضرت علی کرم اللہ وجہہ الکریم سے سوال کیا گیا تو آپ نے فرمایا: حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ "عالم القرآن والسنة" یعنی آپ قرآن اور سنت کے عالم ہیں۔ (مصنف ابن ابی شیبہ: 32238) اور ایک مقام پر یوں ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے کوفہ میں حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ کے شاگردوں کو دیکھ کر یوں ارشاد فرمایا: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے شاگرد شہرِ کوفہ کے چراغ ہیں۔ (طبقات ابن سعد جلد 6 صفحہ 10) تابعی عظیم امام ابراہیم بن یزید تیمی رضی اللہ عنہ متوفی 93ھ، حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ کے شاگردوں کی تعداد بیان کرتے ہوئے یوں ارشاد فرماتے ہیں: ہم میں

Marfat.com

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے اصحاب میں سے 60 شیوخ تھے۔(طبقات ابن سعد جلد 6 صفحہ 10) اس سے ثابت ہوا کہ آپ کے شاگردوں کا یہ علمی مقام ہے کہ اُن میں سے 60 علماء کرام کا شمار اساتذہ میں سے ہوتا تھا۔ محدث الوقت امام شعبی رضی اللہ عنہ یوں فرماتے ہیں کہ میں کوفہ کے فقہاء کرام میں صرف حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے شاگردوں کو جانتا پہچانتا ہوں۔(تذکرۃ الحفاظ للذہبی جلد 1 صفحہ 83' بیروت' لبنان' دارالکتب العلمیہ) تابعی کبیر امام محمد بن سیرین بصری رضی اللہ عنہ متوفی 110ھ کوفہ میں موجود طلباء حدیث وفقہاء کا حال یوں بیان کرتے ہیں۔

میں نے کوفہ آ کر دیکھا کہ چار ہزار طلباء کرام علمِ حدیث حاصل کر رہے ہیں اور چار سو فقیہہ ہو چکے ہیں۔(المحدث الفاصل' رامہرمزی جلد 1 صفحہ 560' بیروت' لبنان' دارالفکر' 1404ھ) امام ابن عبدالبر المالکی رحمہ اللہ متوفی 463ھ' امام مالک رحمہ اللہ کا یہ قول نقل کرتے ہیں کہ کوفہ کے علم کی اس شان کا تاج امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ ان کے شاگردوں اور امام سفیان ثوری رحمہ اللہ کے سر پر ہے۔(جامع بیان العلم وفضلہ جلد 2 صفحہ 305' بیروت' لبنان' دارالکتب العلمیہ) کوفہ میں علم الحدیث کے بارے میں امام عفان بن مسلم رحمہ اللہ بصری متوفی 220ھ فرماتے ہیں: ہم نے کوفہ پہنچ کر چار مہینے قیام کیا' اگر ہم ایک لاکھ احادیث بھی تحریر کرنا چاہتے تو لکھ لیتے لیکن ہم نے صرف پچاس ہزار احادیث تحریر کی ہیں۔(المحدث الفاصل' رامہرمزی جلد 1 صفحہ 559) صاحبِ سنن ابوداؤد کے بیٹے شیخ عبداللہ رحمہ اللہ متوفی 316ھ فرماتے ہیں: میں کوفہ میں داخل ہوا تو امام سعید الاشج سے ایک ہزار احادیث تحریر کرتا (روزانہ) اس طرح ایک مہینے تک میں نے تیس ہزار احادیث تحریر کر لیں۔(تاریخ بغداد جلد 9 صفحہ 466-467) صاحب الجامع الصحیح البخاری کے مصنف امام بخاری رحمہ اللہ اپنے علمی اسفار کو یوں بیان کر رہے ہیں جو کہ انہوں نے طلبِ حدیث کے لیے مختلف ممالک کی جانب کیے اور خاص کر کے کوفہ کی

Marfat.com

طرف۔ میں ملک شام‘ مصر اور جزیرہ میں طلبِ حدیث کیلئے دو دفعہ گیا ہوں۔ بصرہ چار دفعہ گیا ہوں اور میں نے چھ سال تک حجاز میں سکونت اختیار کی لیکن میں محدثین کے ساتھ کوفہ اور بغداد حدیث لینے کیلئے کتنی مرتبہ گیا ہوں‘ اس کا شمار بھی نہیں کر سکتا۔ (مقدمہ فتح الباری ابن حجر عسقلانی صفحہ 478‘ بیروت‘ لبنان‘ دار المعرفۃ) یہ بات ذہن میں رہے کہ امام صاحب کا وصال 150ھ میں ہوا اور امام بخاری رحمہ اللہ کی ولادت 194ھ میں ہوئی‘ سو یہ ثابت ہوا کہ کوفہ میں امام بخاری رحمہ اللہ کا طلبِ حدیث کیلئے بار بار آنا یہ ثابت کرتا ہے کہ آپ امام صاحب کے شاگردوں کے شاگرد ہیں۔ سو امام بخاری رحمہ اللہ نے صحیح بخاری میں امام صاحب کے معتبر قریباً 70 شاگردوں سے سینکڑوں احادیث روایت کی ہیں۔ مزید تحقیق کیلئے راقم کی بخاری کی شرح معین الباری جلد اوّل کے مقدمے کا مطالعہ کریں‘ انشاء اللہ عزوجل تفصیل سے وضاحت ہو جائے گی۔ بے شک امام صاحب اہلِ کوفہ کے حدیث اور فقہ کے عالم تھے جیسا کہ امام حسن بن صالح رحمہ اللہ متوفی 169ھ فرماتے ہیں: امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سارے اہلِ کوفہ کے علم الحدیث اور فقہ الحدیث کے عالم تھے اور اپنے شہر کے رہنے والے محدثین کرام تک نبی کریم ﷺ کے آخری افعال سے متعلق پہنچنے والی تمام احادیث کے حافظ تھے۔ (اخبار أبي حنيفة وأصحابہ صیمری صفحہ 11)

ان تمام قرائن سے یہ ثابت ہوا کہ شہر کوفہ میں امام صاحب کا علمی مقام و مرتبہ کیا ہے اور طلبِ حدیث میں آپ کا کیا مقام ہے اور اہل علم و محققین و مفکرین و محدثین و مفسرین کے نزدیک آپ کی علمی جلالت کس درجہ فضیلت پر ہے۔

مکہ مکرمہ اور مدینہ طیبہ میں امام صاحب کا طلبِ حدیث کیلئے سفر کرنا

شہر کوفہ چونکہ آپ کا مولد و مسکن ہے‘ اس لیے علمِ حدیث کا حاصل کرنا اور علمی مشاغل کی وضاحت بیان امام ابن عبد البر مالکی رحمہ اللہ لکھتے ہیں کہ 96ھ میں آپ

Marfat.com

نے اپنے والد محترم کے ساتھ مکہ مکرمہ میں پہلا حج کیا' پھر اس کے بعد آپ نے ہر سال حج کیا اور ایک روایت کے مطابق آپ نے 55 حج کیے' یعنی 96ھ سے لے کر 150ھ وصال تک۔ (جامع بیان العلم وفضلہ جلد 1 صفحہ 101) امام ذہبی رحمہ اللہ لکھتے ہیں کہ "وعنی بطلب الآثار وارتحل فی ذلک "امام صاحب نے طلبِ حدیث کی جانب خصوصی توجہ کی اور اس کیلئے اسفار کیے۔ اور ایک مقام پر مزید لکھتے ہیں: "ان الامام ابا حنیفة طلب الحدیث واکثر منه سنة مئة وبعدها" امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ نے حدیث کو حاصل کرنے کیلئے خاص طور پر 100ھ اور اس کے بعد کے زمانہ سے اخذ وطلب میں بہت زیادہ کوشش کی۔

(سیر اعلام النبلاء للذہبی جلد 6 صفحہ 392/396)

شیخ حبیب الرحمٰن اعظمی دیوبندی لکھتے ہیں: 130ھ سے خلیفہ منصور عباسی کے زمانہ تک جس کی مدت چھ سال کی ہوتی ہے' آپ کا مستقل قیام مکہ معظّمہ ہی میں رہا۔ ظاہر ہے کہ اس دور کے طریقۂ رائج کے مطابق دورانِ حج اور اس چھ سالہ مستقل قیام کے زمانہ میں آپ نے شیوخ حرمین شریفین اور واردین وصادرین اصحابِ حدیث سے خوب خوب استفادہ کیا ہوگا' طلبِ علم کے اسی والہانہ اشتیاق اور بے پناہ شغف کا ثمرہ ہے کہ آپ کے اساتذہ وشیوخ کی تعداد چار ہزار تک پہنچ گئی۔ (علم حدیث میں امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ کا مقام ومرتبہ' صفحہ 5' جمعیۃ علماء ہند' نئی دہلی) امام صاحب کا طلبِ علمِ حدیث کا ذوق وشوق اور لگن ظاہر وبیان ہے۔

بصرہ میں طلبِ علمِ حدیث کے لیے امام اعظم ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ کا سفر کرنا

کوفہ اور مکہ مکرمہ اور مدینہ طیبہ کے بعد اب علمِ حدیث کا تیسرا بڑا مرکز بصرہ تھا۔ جہاں پر امام صاحب نے 20 دفعہ سفر کیا۔ آپ کا طلبِ علم حدیث بیان کرنے سے قبل بصرہ میں مقیم اُس وقت کے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے اسماء درج ذیل ہیں۔

Marfat.com

چونکہ امام صاحب کے اکابر شیوخ انہی صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے شاگردانِ رشید تھے: (1) حضرت عتبہ بن غزوان (2) حضرت عمران بن حصین (3) حضرت ابو برزہ اسلمی (4) حضرت عبداللہ بن مغفل المزنی (5) حضرت معقل بن یسار (6) حضرت عبدالرحمٰن بن سمرہ (7) حضرت ابوبکرہ (8) حضرت انس بن مالک (9) حضرت ابوزید انصاری (10) حضرت عمرو بن اخطب (11) حضرت ثابت بن زید (12) حضرت عبداللہ بن الشخیر (13) حضرت اقرع بن حالبس (14) حضرت قیس بن عاصم (15) حضرت عبداللہ بن سرجس (16) حضرت میسرہ الفجر (17) حضرت سلمان بن عامر الضبی اور دیگر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اجمعین نے بصرہ میں سکونت اختیار کی۔

(معرفۃ علوم الحدیث حاکم جلد 1 صفحہ 192/193 'بیروت' لبنان' دارالکتب العلمیہ' 1397ھ)

امام موفق بن احمد بن محمد مکی متوفی 568ھ' امام محمد بن شہاب' ابن بزار کردری متوفی 827ھ' امام عبدالقادر بن محمد بن محمد بن ابی الوفا قرشی مصری رحمہم اللہ متوفی 775ھ لکھتے ہیں: امام یحییٰ بن شیبان رحمہ اللہ' امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں' آپ نے فرمایا: بصرہ میں' میں 20 دفعہ سے زائد گیا ہوں' ان اسفار کے دوران میں وہاں پر سال یا سال سے کم یا سال سے زیادہ عرصہ تک قیام کرتا رہا۔ (مناقب الامام اعظم ابی حنیفۃ موفق جلد 1 صفحہ 59 'کوئٹہ' پاکستان' مکتبہ اسلامیہ 1407ھ) (الجواہر المضیئۃ فی طبقات الحنفیۃ' القرشی جلد 1 صفحہ 468 'بیروت' لبنان' دارالکتب العلمیہ 1426ھ) (مناقب الامام اعظم ابی حنیفۃ' کردری جلد 1 صفحہ 121 'کوئٹہ' پاکستان' مکتبہ اسلامیہ 1407ھ)

خلاصۂ کلام مذکورہ بالا ساری بحث کا یہ ہے کہ آپ نے اوّلین اپنے مولد ومسکن یعنی کوفہ کے اہل علم اکابرین شیوخ سے استفادہ حاصل کیا' پھر آپ مکہ مکرمہ اور مدینہ طیبہ کے اکابرین محدثین وشیوخ سے مستفیذ ہوئے' پھر بعد میں آپ کی اگلی منزل

Marfat.com

اور سفر علم بصرہ کی طرف تھا' سو بصرہ کے اکابرین صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے شاگردوں سے جو کہ امام صاحب کے اکابرین شیوخ تھے' اُن سے اپنے علم کی پیاس کو بجھایا' سو اس طرح اس علم بحر بیکراں کے اندر غوطہ زن ہو کر ساری دنیا تک اپنے علمی معاملات و مشاغل کو جاری و ساری رکھا' جس کی مثال نہیں۔

فقط علمِ حدیث میں امام اعظم ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ کے شیوخ اور اُن کی تعداد

علمِ حدیث میں امام اعظم ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ کے اساتذہ کی اتنی تعداد ہے جو کہ صحاح ستہ کے آئمہ میں سے کسی شیخ کے اُستاذ نہیں ہیں۔ آئمہ کرام نے آپ کے اساتذہ کی تعداد 4000 تک گنوائی ہے۔ امام سیف الائمہ سابلی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ اس میں شک نہیں کہ امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ نے 4000 شیوخ آئمہ تابعین سے ناتوتلمذ طے کیا۔ (جامع المسانید الخوارزمی جلد 1 صفحہ 32' بیروت' لبنان' دار الکتب العلمیہ)

امام محمد بن یوسف الصالحی الشامی رحمہ اللہ متوفی 942ھ نے امام ابوحفص الکبیر کے واسطے سے امام صاحب کے شیوخ و اساتذہ کی تعداد 4000 بیان کی ہے۔ (عقود الجمان الصالحی صفحہ 63' کراچی' پاکستان' مکتبۃ الشیخ) امام ابن حجر مکی ہیتمی شافعی رحمہ اللہ متوفی 973ھ لکھتے ہیں: امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ کے اساتذہ کی تعداد کثرت سے ہیں' جن کا شمار اس مختصر کتاب میں نہیں سما سکتی۔ امام ابوحفص الکبیر رضی اللہ عنہ اُن میں سے آپ کے چار ہزار شیوخ کا تذکرہ کیا ہے۔ بعض نے فرمایا ہے: صرف آپ کے تابعین شیوخ کی تعداد 4000 ہے۔ ان کے سوا کا اندازہ آپ خود کرلیں۔

(الخیرات الحسان ابن حجر مکی صفحہ 36' بیروت' لبنان' دار الکتب العلمیہ' 1403ھ)

امام شعرانی رحمہ اللہ کا فیصلہ کن قول

امام عبدالوہاب احمد بن علی الانصاری شافعی رحمہ اللہ متوفی 973ھ لکھتے ہیں:

امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ ثقات اور عدول اور خیار تابعین کے علاوہ کسی سے ایک

Marfat.com

حدیث روایت نہ کرتے' یہ تابعین وہ ہیں جن کو نبی کریم ﷺ کی زبانِ مبارکہ سے خیرالقرون (بہتر زمانے) میں شمار کیا گیا ہے' ان میں امام اسود' امام عقلمہ' امام عطاء' امام عکرمہ' امام مجاہد' امام مکحول' امام حسن بصری رحمہم اللہ اوران ہی کی طرح دوسرے اکابرینِ تابعین شامل ہیں۔ رضی اللہ عنہم اجمعین! پس نبی اکرم ﷺ اوران کے مابین سارے رواۃ عدول' ثقات' نہایت بلند و بالا اور بہترین اوصاف کے حامل تھے۔ اُن میں کوئی بھی کذاب (جھوٹا) اور متہم بالکذب نہ تھا۔

(میزان الکبریٰ شعرانی جلد 1 صفحہ 68' قاہرہ' مصر' مکتبۃ مصطفیٰ البابی الحلبی 1359ھ)

امام شعرانی رحمہ اللہ کے کلام سے یہ ظاہر ہوا کہ امام صاحب کے شیوخ زیادہ تر آئمہ تابعین میں سے تھے جن کے بارے میں نبی کریم ﷺ کا فرمان وارد شدہ ہے۔ سو آپ کے علم میں کسی طرح بھی شک کرنا جہالت اور کم علمی ہے۔

اُحادیاتِ امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ

اُصولِ حدیث میں ایک واسطے سے روایت شدہ حدیث کو اصطلاح میں وحدان کہتے ہیں۔ سو امامِ اعظم رضی اللہ عنہ کی سندِ عالی میں وحدان ہیں۔ جبکہ دیگر آئمہ محدثین کی عالی سند میں وحدان نہیں ہیں۔ یعنی امام صاحب کی روایت شدہ احادیث فقط ایک واسطے صحابی سے مرویات شدہ ہیں اور یہ رُتبہ اور علمی مرتبہ کسی اور امام کے حق میں نہیں۔ اس کے علاوہ امام صاحب سے دو واسطوں سے اور تین واسطوں سے روایت شدہ احادیث کی بہت مثالیں ہیں۔

امام اعظم ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ کے معمولاتِ زندگی پر ایک نظر

امام ابوبکر احمد بن علی الخطیب البغدادی رحمہ اللہ متوفی 463ھ لکھتے ہیں کہ حضرت حفص بن عبدالرحمٰن رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ امام صاحب تیس سال تک پوری رات قرآنِ پاک کی تلاوت فرماتے' حضرت اسد بن عمرو رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ

Marfat.com

امام صاحب نے عشاء کے وضو سے فجر کی نماز ادا کی چالیس سال تک' امام شمس الدین محمد بن احمد الذہبی رحمہ اللہ متوفی 748ھ لکھتے ہیں کہ حضرت قاسم بن معن رحمہ اللہ نے فرمایا کہ ایک دفعہ امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ اس آیت کی تلاوت فرمار ہے تھے: "بَلِ السَّاعَةُ مَوْعِدُهُمْ وَالسَّاعَةُ اَدْهٰى وَاَمَرُّ "(القمر:46)(ترجمہ:) بلکہ ان کا وعدہ قیامت پر ہے اور قیامت نہایت کڑی اور سخت کڑوی۔ اور آپ صبح تک اسی کی تلاوت فرماتے رہے اور گریہ زاری کرتے رہے۔ (تاریخ بغداد جلد 13 صفحہ 355 تا 352' رقم:7297' دارالکتب العلمیہ' بیروت)(سیر أعلام النبلاء جلد 6 صفحہ 535' دارالفکر' بیروت)

وصالِ امام اعظم ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ

احمد بن کامل اور عبدالباقی بن قانع رحمہ اللہ علیہما فرماتے ہیں کہ امام اعظم ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ کا وصال مبارکہ رجب المرجب یا شعبان المعظم کے مہینے 150ھ بغداد شریف میں ہوا' اس وقت آپ رضی اللہ عنہ کی عمر مبارک 70 سال تھا۔ (تاریخ بغداد جلد 13 صفحہ 424' رقم:7297) امام موفق بن احمد مکی رحمہ اللہ لکھتے ہیں۔ ایک قول یہ بھی ہے کہ آپ کو زہر دیا گیا جس کی وجہ سے آپ کا وصال ہو گیا' اور آپ رضی اللہ عنہ کا نمازِ جنازہ چیف جسٹس حسن بن عمارہ رحمہ اللہ نے بہت کثیر جماعت کی موجودگی میں پڑھائی۔ حضرت جعفر بن حسن رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں نے امام صاحب کو خواب میں دیکھ کر پوچھا' یعنی اللہ تعالیٰ نے آپ کے ساتھ کیا معاملہ کیا؟ جواب دیا: میری بخشش ہو گئی۔

(مناقب الامام اعظم للموفق جلد 2 صفحہ 186' کوئٹہ' پاکستان)

پہلی صدی ہجری کی تالیفات

جیسا کہ تفصیل پہلے بھی گزر چکی ہے' اس میں حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ کا مجموعہ صادقہ تھا۔ پھر نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے عہد مبارکہ میں حضرت علی رضی

Marfat.com

اللہ عنہ کا ایک صحیفہ تھا اور آپ وہ صحیفہ چمڑے کے تھیلے میں آپ کی تلوار مع نیام رکھا کرتے تھے پھر حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ جو کہ احادیث کو لکھا کرتے تھے' جیسا کہ اس سے قبل وضاحت بیان ہو چکی ہے۔ اسی طرح حضرت جابر رضی اللہ عنہ کا بھی ایک صحیفہ تھا۔ یہ چند ایک مثالیں ہیں کیونکہ تحقیق پہلے گزر چکی ہے۔

دوسری صدی ہجری کی تالیفات

یہ مسئلہ ذہن نشین رہے کہ دوسری صدی کے وسط تک حدیث کی تدوین کا کام خوب ترقی پذیر ہو گیا چونکہ اُس دَور میں ہر شیخ نے یا تو اپنا مجموعہ حدیث مرتب کر لیا یا پھر کسی دوسرے شیخ کا مجموعہ اپنے پاس رکھ کر ان سے استفادہ حاصل کیا۔ ذیل میں چند نام ہیں' جن کی کتابوں کا ذکر مصادر میں دستیاب ہے۔ ڈاکٹر علی اصغر چشتی صاحب لکھتے ہیں:

(1) یحییٰ بن کثیر (متوفی 129ھ) آپ کے پاس روایات کا مجموعہ تھا۔

(2) زید بن اسلم (متوفی 136ھ) آپ کے پاس تفسیری روایات پر مشتمل ایک صحیفہ تھا۔

(3) موسیٰ بن عقبہ (متوفی 141ھ) آپ کے پاس نافع مولیٰ ابن عمر رضی اللہ عنہما کی روایات کتابی شکل میں موجود تھیں۔

(4) اشعث بن عبدالملک الحرانی (متوفی 142ھ) آپ کے پاس روایات کا مجموعہ تھا جو سلیمان البصری نے حاصل کیا تھا اور اُنہوں نے اس کی روایت کی۔

(5) عقیل بن خالد بن عقیل (متوفی 142ھ) آپ امام زہری کے شاگرد ہیں۔ امام زہری سے آپ نے خوب استفادہ کیا اور روایات لکھیں۔

(6) یحییٰ بن سعید انصاری (متوفی 143ھ) آپ کے پاس روایات کا مجموعہ تھا جو حماد بن زید کو ملا اور انہی کی روایت سے متداول ہوا۔

Marfat.com

(7) عوف بن ابی جمیلۃ العبدی (متوفی 146ھ) آپ نے اطرافِ حدیث پر کام کیا۔ آپ نے امام حسن بصری کی روایات قلم بند کیں۔ اطراف پر آپ نے جو کام کیا تھا وہ یحییٰ بن سعید القطان (متوفی 198ھ) کے پاس رہا۔

(8) امام جعفر صادق بن محمد باقر (80-148ھ) آپ کے پاس رسائل، روایات کے مجموعے اور نسخے تھے۔

(9) یونس بن یزید بن ابی النجاد (متوفی 152ھ) آپ کے پاس روایات کا مجموعہ تھا، اس مجموعے کے بارے میں عبداللہ بن المبارک کا کہنا ہے کہ اس کی روایات صحیح اور قابلِ استدلال تھیں۔

(10) عبدالرحمٰن بن عبداللہ بن عتبہ مسعودی (متوفی 160ھ) آپ کے پاس روایات کے کئی مجموعے شعبہ کے پاس رہے۔

(11) زائدۃ بن قدامۃ (متوفی 161ھ) آپ کے پاس حدیث کی کئی کتابیں تھیں۔ یہ کتابیں آپ نے تصدیق کیلئے امام سفیان ثوری کی خدمت میں پیش کی تھیں۔ روایات کی صحت وسقم کی پہچان میں آپ شعبہ بن الحجاج کے ہمسر کہلاتے تھے۔

(12) سفیان بن سعید ثوری (97-161ھ) آپ اپنے دور کے بڑے فقیہہ اور محدث تھے۔ آپ کی جامع اوّلین مجموعہ ہائے حدیث میں شمار ہوتی ہے۔ بعد کے محدثین نے اس کتاب کی روایات کو اخذ کیا اور ان کی روایت کی۔

(13) ابراہیم بن طہمان (متوفی 162ھ) آپ کے پاس صحیح روایات پر مشتمل کتابیں تھیں۔ جن کی تصدیق عبداللہ بن المبارک نے کی تھی۔

(14) شعبہ بن الحجاج (متوفی 160ھ) آپ نے روایات کا جو مجموعہ تیار کیا تھا اس کا نام الغرائب رکھا تھا۔ بعد کے علمائے حدیث نے اس کتاب کی روایات کو

Marfat.com

اخذ کیا اوران کی روایت کی۔

(15) عبدالعزیز بن عبداللہ الماجشون (متوفی 164ھ) آپ کے پاس اپنی تالیف کردہ کتابیں تھیں۔جن کی روایت ابن وہب نے کی ہے۔

(16) عبداللہ بن عبداللہ بن اویس (متوفی 169ھ) آپ امام مالک رحمہ اللہ کے چچازاد بھائی تھے۔آپ نے روایات کو کتابی شکل دی تھی۔ان روایات کو آپ کے بیٹے اسماعیل بن عبداللہ نے روایت کیا۔

(17) سلیمان بن بلال (متوفی 232ھ) آپ کے پاس کتابوں کا اچھا خاصہ ذخیرہ تھا' آپ نے وفات سے پہلے وصیت کی تھی کہ یہ کتابیں عبدالعزیز بن ابی حازم کو دے دی جائیں۔

(18) علی بن لہیعہ (متوفی 124ھ) آپ دیارِ مصر کے مشہور محدث ہیں۔آپ کے پاس احادیث کا مجموعہ تھا۔جو صحیفہ کے نام سے متداول تھا۔علماءِ حدیث اس سے باقاعدہ اپنے حلقوں میں استفادہ کرتے تھے۔

(19) لیث بن سعد (94-175ھ) آپ دیارِ مصر کے معروف ومشہور محدث ہیں۔روایات کے کئی مجموعے آپ نے تالیف کئے تھے۔ان مجموعوں کا درس آپ اپنے تلامذہ کو التزام کے ساتھ دیتے تھے۔

(20) علی بن عبداللہ المدینی (161-234ھ) آپ دوسری صدی ہجری کے معروف ومشہور ناقد' رجال کے ماہر اور حدیث کے حافظ ہیں۔امام بخاری رحمہ اللہ نے آپ سے استفادہ کیا۔آپ نے حدیث کے مختلف پہلوؤں پر کام کیا اور تالیفات کیں۔آپ کی کتابیں' رجال' غریب الحدیث' شاذ وعِلل حدیث پر مشتمل ہیں۔آپ کی تالیفات کی تعداد ایک سو سے زیادہ بتائی جاتی ہے۔جن میں پینتیس (35) سے زیادہ کتب کا ذکر محمد بن صالح ہاشمی نے کیا

Marfat.com

ہے اور امام ابوعبداللہ حاکم نیشاپوری نے بھی اپنی کتاب معرفۃ علوم الحدیث میں متعدد کتابوں کے نام لیے ہیں۔ ہر کتاب کئی اجزاء اور بعض کتابیں تیس اجزاء پر مشتمل ہیں۔

دوسری ہجری کے کبار محدثین

دوسری صدی ہجری میں وہ محدثین جو حدیث کے ساتھ ساتھ رجالِ حدیث کے علم میں بھی بہت زیادہ بصیرت اور مہارت رکھتے تھے' ان کے نام یہ ہیں:

(1) امام مالک بن انس (متوفی 179ھ) (2) امام اوزاعی (متوفی 156ھ) (3) امام سفیان ثوری (متوفی 161ھ) (4) امام سفیان بن عیینہ (متوفی 193ھ) (5) امام عبدالرحمٰن بن مہدی (متوفی 128ھ) (6) یحیٰی بن سعید القطان (متوفی 189ھ) (7) امام ابوحنیفہ (متوفی 150ھ) (8) امام عبدالرزاق بن ہمام صنعانی (متوفی 212ھ) (9) شعبہ بن الحجاج (متوفی 160ھ) (10) امام محمد بن ادریس الشافعی (متوفی 202ھ) (11) امام وکیع بن الجراح (متوفی 192ھ) (12) معمر بن راشد یمنی (متوفی 153ھ) (13) ہشام الدستوائی (متوفی 154ھ) (14) حماد بن سلمہ (متوفی 167ھ) (15) لیث بن سعد (متوفی 175ھ) (16) عبداللہ بن المبارک (متوفی 181ھ) (17) ہشیم بن بشیر (متوفی 188ھ) (18) ابواسحاق فزاری (متوفی 185ھ) (19) معافی بن عمران موصلی (متوفی 185ھ) (20) بشیر بن مفضل (متوفی 204ھ) (21) ابوعاصم النبیل (212ھ)۔

(تاریخ حدیث صفحہ 98 تا 102 ' علامہ اقبال اوپن یونیورسٹی' اسلام آباد)

دوسری صدی ہجری میں مسانید کی تاریخ وتالیف

دوسری صدی ہجری کے وسط میں بعض علماء کرام نے مسانید کے نام سے

Marfat.com

کتابیں مرتب کرنا شروع کیں۔ کیونکہ مسانید میں اُنہوں نے اس بات کا خاص خیال رکھا کہ ایک صحابی سے جس قدر بھی احادیث مرویات شدہ مختلف مضامین کی ہیں' اس کی روایت شدہ احادیث کو تحریر کیا گیا' جیسے امام الحافظ اُبی عبداللہ محمد بن عبداللہ بن محمد بن حمدویہ الحاکم النیسابوری رحمہ اللہ متوفی 405ھ لکھتے ہیں: اسلام میں جو مسانید تصنیف کی گئیں وہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے روایت شدہ ہیں' ان کا سلسلہ سند معتبر اور مجروح ہر قسم کے راویوں پر مشتمل ہے۔ جیسے: (i) مسند عبیداللہ بن موسیٰ اور (ii) مسند اُبی داؤد سلیمان بن داؤد طیالسی' یہ دونوں اوّلین شخص ہیں جنہوں نے اسلام میں تراجم رجال پر مسندیں تصنیف کیں' ان دونوں حضرات کے بعد (iii) امام احمد بن حنبل (iv) اسحاق بن ابراہیم حنظلی (v) ابوخیثمہ زہیر بن حرب اور (vi) عبیداللہ بن عمر قواریری نے مسانید تحریر کی ہیں' پھر تو بہت زیادہ تراجم رجال پر مسانید کو تخریج کیا گیا اور ان سب کو جمع وتدوین کرنے میں صحیح وسقیم کے مابین کوئی فرق نہ رکھا گیا۔

(کتاب المدخل الی معرفۃ کتاب الاکلیل صفحہ 62' بیروت' لبنان' دار ابن حزم' 1423ھ)

چند مسانید کے نام درجہ ذیل ہیں

ان مسانید میں چند معروف اور غیر معروف مسانید کے اسماء درجہ ذیل ہیں:

(1) مسند ابن الجعد' الحافظ الثبت اُبی الحسن علی بن الجعد بن عبیداللہ الجوہری متوفی 230ھ (2) مسند اُبی العباس محمد بن اسحاق والسراج متوفی 313ھ (3) مسند الامام الزاھد ابراہیم بن اُدھم للامام الحافظ محمد بن اسحامہ بن مندہ الاصبہانی متوفی 395ھ (4) مسند الامام زید' امام زید بن علی بن الحسین بن علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہم متوفی 122ھ (5) مسند الامام اُبی حنیفۃ' الامام اُبی نعیم احمد بن عبداللہ الاصبہانی متوفی 430ھ (6) مسند حمیدی' الامام ابی بکر عبداللہ بن الزبیر القرشی

Marfat.com

الحمیدی متوفی 219ھ (7) مسند امام احمد بن حنبل متوفی 241ھ (8) مسند اسحاق بن راھویہ امام اسحاق بن راھویہ متوفی 238ھ۔ الحمدللہ! یہ سب مسانید راقم کے پاس موجود ہیں۔ (9) مسند اسد بن موسیٰ متوفی 212ھ المعروف با سد السنۃ (10) مسند عبیداللہ بن موسیٰ العبسی متوفی 213ھ (11) مسند مسدد بن مسرہد بصری متوفی 228ھ (12) مسند نعیم بن حماد نزاعی بصری متوفی 228ھ (13) مسند عثمان بن ابی شیبہ متوفی 239ھ (14) مسند ابویعلیٰ امام اَبی یعلیٰ احمد بن علی بن المثنی الموصلی متوفی 307ھ (15) مسند عبد بن حمید امام الحافظ اَبی محمد عبد بن حمید متوفی 249ھ (16) مسند شافعی، یہ مجموعہ امام شافعی رحمہ اللہ متوفی 204ھ کے شاگرد امام ربیع بن سلیمان مراری نے امام شافعی رحمہ اللہ سے سن کر مرتب کیا گیا اور اس کو مسند شافعی کہا گیا۔ (17) مسند البزار امام ابوبکر احمد بن عمرو بن عبدالخالق البصری متوفی 210ھ رحمہم اللہ علیہم اجمعین، اللہ ورسولہ اعلم (راقم) (18) مسند الشہاب، امام قاضی اَبی عبداللہ محمد بن سلامہ القضاعی متوفی 454ھ (19) مسند حارث بن ابی اسامہ متوفی 282ھ (20) مسند دارمی (جس کو سنن دارمی بھی کہتے ہیں) (21) مسند العدنی، امام ابوعبداللہ محمد بن یحیٰ بن ابی عمرو عدنی متوفی 243ھ، اللہ ورسولہ اعلم (راقم) (22) مسند الشاشی امام الہیثم الشاشی۔

راقم کے پاس کتنی مسانید موجود ہیں

الحمدللہ توفیقِ الٰہی سے راقم کے پاس درجہ ذیل مسانید ذاتی موجود ہیں چونکہ اسماء اوپر گزر چکے ہیں، فقط نمبرز کا اشارہ دے دوں گا: 1 سے لے کر 9 تک، پھر نمبر 13، پھر 20,18,17,16,15,14۔ یعنی کل میرے پاس 16 مسانید موجود ہیں۔ یہ سب میرے اللہ عزوجل کا کرم، اُس کے حبیب کے تصدق سے ہے۔ (راقم)

Marfat.com

تیسری صدی ہجری میں صحاح ستہ کی تدوین اوران کے مصنفین کے حالاتِ زندگی

اہل سنت میں احادیث کی 6 مشہور و معروف کتابوں کو جو کہ احادیث میں تدوین شدہ ہیں' ان کو صحاح ستہ کہتے ہیں' یا پھر کتب ستہ یا پھر اُصولِ ستہ وغیرہ۔ یہ بات ذہن نشین رہے کہ ان کتب سے پہلے بھی کافی وافر مقدار میں ذخیرہ ہزاروں محدثین کرام کے سینوں اور کتب وصحائف واجزاء پر منتشر طور پر محفوظ و مامون تھے' جن تاریخ پہلے گزر چکی ہے۔ البتہ ان کتب میں صحیح وسقیم کا فرق بیان کیا گیا اور ابواب کی صورت میں ان کو ترتیب دیا گیا اور ہر اک امام نے اپنے اوپر شرائط وضوابط باندھے ہوئے تھے جن کو وہ ملحوظ خاص رکھ کر احادیث کو جمع و تدوین کا کام کرتے تھے۔ ان کتب کے اسماء درجہ ذیل ہیں:

(1) صحیح بخاری

اس کے مصنف کا نام محمد بن اسماعیل بن ابراہیم بن المغیرہ بن بَرْدِزْبَہ ہے اور آپ کی کنیت ابوعبداللہ ہے' آپ 13 شوال 194ھ کو جمعہ کے روز نمازِ جمعہ کے بعد پیدا ہوئے۔ آپ کا وصال 256ھ میں ہوا' آپ کی عمر صرف 63 سال ہوئی۔ اس کا اصل نام یوں ہے: ''الجامع المسند الصحیح المختصر من امور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وسننہ وایامہ'' اتنی مشہور ومعروف ہوئی کہ صحیح بخاری سے مشہور ہو گئی۔ آپ نے چھ لاکھ حدیثوں کے اس ذخیرہ میں سے جو ان

Marfat.com

کے پاس موجود تھا' انتخاب شروع کیا جو اُن میں صحیح ترین تھیں ان پر اکتفاء کیا۔ اور بعض وہ احادیث ہیں جو اس درجہ پر صحیح تھیں' ان کو طوالت کے خوف یا کسی دوسرے سبب سے چھوڑ بھی گئے۔ جب کسی حدیث کے لکھنے کا ارادہ کرتے تھے تو اوّل غسل کر کے دو رکعت نفل ادا کرتے اور پھر اسے لکھتے۔ چنانچہ سولہ سال کے عرصہ میں اس انتخاب سے فراغت پائی۔ ترجمۃ الباب کو مدینہ طیبہ میں قبرِ مبارک اور منبر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے درمیانی مقام اس اہم کام کو انجام دیا۔ ہر ترجمہ پر دو رکعت نفل ادا کرتے تھے۔ وقتِ شدت' خوفِ دشمن' سخت مرض' قحط سالی اور دیگر بلاؤں میں اس جامع صحیح (بخاری) کا پڑھنا تریاق کا کام دیتا ہے۔ الغرض (امام) بخاری کی حُسنِ نیت کا نتیجہ تھا کہ یہ جامع اس قدر مقبول ہوئی کہ ان کی زندگی میں ہی اُسے نوّے ہزار آدمیوں نے آپ سے بلاواسطہ سنا جن میں سب سے آخری فِرَبری ہیں۔ اور آج کل ان کی روایت، ہی علو اسناد کی وجہ سے شائع ومشہور ہے۔ انٹرنیشنل نمبرنگ کے تحت موجودہ صحیح بخاری کے نسخے میں کل 7563 احادیث مرفوعہ ومکررات ہیں۔

(2) صحیح مسلم

امام مسلم بن الحجاج القشیری نیشاپوری کی کنیت ابوالحسین اور لقب عساکرالدین ہے۔ بنی قشیر عرب کے مشہور قبیلہ کی طرف منسوب تھے' نیشاپور خراسان کا ایک بہت خوبصورت اور بڑا شہر ہے۔ اس لحاظ سے نیشاپوری بھی کہے جاتے تھے۔ امام مسلم فن حدیث کے اکابرین میں شمار کیے جاتے ہیں۔ امام مسلم کی بہت سی تالیفات ہیں جن میں تحقیق وامعان کامل طور سے کیا گیا ہے۔ حافظ ابوعلی نیشاپوری ان کی اس صحیح کو تمام تصانیف علمِ حدیث پر ترجیح دیا کرتے تھے' یعنی علم حدیث میں روئے زمین پر مسلم سے بڑھ کر صحیح ترین اور کوئی کتاب نہیں ہے۔ امام مسلم نے یہ شرط لگائی ہے کہ وہ اپنی صحیح میں صرف وہ حدیث بیان کریں گے جس کو کم از کم دو ثقہ تابعین نے دو

Marfat.com

صحابیوں سے روایت کیا ہو اور یہی شرط تمام طبقاتِ تابعین و تبع تابعین میں ملحوظ رکھی ہے یہاں تک کہ سلسلہ اسنادان (مسلم) تک ختم ہو۔ دوسرے یہ کہ وہ راویوں کے اوصاف میں صرف عدالت پر ہی اکتفا نہیں کرتے بلکہ شرائطِ شہادت بھی پیش نظر رکھتے ہیں' بخاری کے نزدیک اس قدر پابندی ہے۔ صحیح وسقیم حدیث کی پہچان میں اپنے تمام اہلِ عصر میں ممتاز تھے۔ امام مسلم 202ھ میں پیدا ہوئے۔ بعض نے کہا ہے کہ 204ھ اور بعض نے کہا کہ 206ھ میں بیان کرتے ہیں۔ ان کی وفات پر سب کا اتفاق ہے کہ ان کا انتقال ایک شنبہ کی شام کو ہوا اور 25 رجب 261ھ میں دو شنبہ کے روز دفن کیے گئے۔ انٹرنیشنل نمبرنگ کے تحت صحیح مسلم میں کُل (7457) مرفوعہ ومکررات احادیث ہیں۔

(3) سنن ابی داوٗد

امام ابوداوٗد کی ولادت 202ھ میں ہوئی۔ آپ نے بلادِ اسلامیہ میں عموماً اور مصر' شام' حجاز' عراق' خراسان اور جزیرہ وغیرہ میں خصوصیت کے ساتھ کثرت سے گشت کر کے علمِ حدیث حاصل کیا۔ حفظِ حدیث' اتقانِ روایت' عبادت وتقویٰ اور صلاح واحتیاط میں بلند درجہ رکھتے تھے۔ جب وہ اس سنن کی تصنیف سے فارغ ہوئے اور امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ کی خدمت لے گئے تو امام احمد نے اسے دیکھ کر بہت پسند فرمایا۔ اس سنن کی تالیف کے وقت ابوداوٗد کے پاس پانچ لاکھ حدیثوں کا مجموعہ تھا' ان سب سے انتخاب کر کے اس کتاب کو مرتب کیا جو ان چار ہزار آٹھ سو احادیث پر مشتمل ہے۔ امام ابوداوٗد نے اس کا بھی التزام کیا ہے کہ اپنی اس کتاب میں صرف وہ حدیث بیان کریں گے جو صحیح ہو گی یا حسن۔ اس کتاب کے تین نسخے مشہور ہیں: (i) نسخہ لولوی (ii) نسخہ ابن داسہ (iii) نسخہ ابن الاعرابی۔ امام ابوداوٗد کا 16 شوال 275ھ میں انتقال ہوا اور بصرہ میں دفن کیے گئے تہتر سال کی عمر میں۔

Marfat.com

انٹرنیشنل نمبرنگ کے تحت سنن ابوداؤد میں کل احادیث:5274 ہیں جن میں سے 600 مراسیل ہیں۔

(4) جامع ترمذی

امام ابوعیسیٰ محمد بن عیسیٰ بن سورۃ بن موسیٰ بن الضحاک السلمی البوغی' یہ ایک گاؤں کا نام ہے جو کہ ترمذ کے دیہات میں سے ہے اور اس سے چھ فرسخ کے فاصلہ پر واقع ہیں۔ ترمذ اس پرانے شہر کا نام ہے جو اموداریا (جس کو جیحون اور نہر بلخ بھی کہتے ہیں) کے کنارے پر واقع ہے۔ ترمذی' امام بخاری رحمہما اللہ کے سب سے مشہور تلامذہ میں شمار ہوتے ہیں اور مسلم وابوداؤد رحمہما اللہ اور اُن کے شیوخ سے بھی روایت رکھتے ہیں۔ علمِ حدیث کی طلب میں بصرہ' کوفہ' واسط' رَے' خراسان اور حجاز میں بہت سال گزارے اور اس فن میں بہت سی تصانیف ان کی یادتازہ کرتی ہیں۔ جامع ترمذی ان کی بہت مشہور اور مقبول تصنیف ہے۔ آپ کی ولادت 209ھ میں ہوئی اور آپ کا وصال 17 رجب 279ھ میں شب دوشنبہ کو خاص ترمذ میں ہوئی۔ مجموعی حدیثی فوائد کے لحاظ سے اس کتاب کو تمام حدیثوں پر فوقیت حاصل ہے۔ اوّل اس وجہ سے کہ اس کی ترتیب عمدہ ہے اور تکرار نہیں ہے۔ دوم اس باعث کہ اس میں فقہاء کا مذہب اور اس کے ساتھ ساتھ ہر ایک کا استدلال بیان کیا گیا ہے۔ سوم اس وجہ سے کہ اس میں حدیث کی انواع مثلاً صحیح' حسن' ضعیف' غریب اور معلل یہ عِلل وغیرہ کو بیان کیا گیا ہے۔ چہارم اس وجہ سے کہ اس میں راویوں کے نام' ان کے القاب اور کنیت کے سوا ان فوائد کو بھی بیان کیا گیا جن کا علم الرجال سے تعلق ہے۔ انٹرنیشنل نمبرنگ کے تحت جامع ترمذی میں کل احادیث:3956 ہیں' جبکہ اس میں کتاب العلل موجود نہیں ہے۔

Marfat.com

(5) سنن نسائی

اس میں دو کتابیں ہیں' یعنی سنن صغریٰ اور سنن کبریٰ' یہ دونوں تالیف امام ابوعبدالرحمٰن احمد بن شعیب بن علی بن بحر بن سنان بن دینار نسائی کی ہیں۔ لفظ نسائی یہ نسبت نساء کی طرف ہے جو کہ خراسان کا ایک مشہور شہر ہے۔ ان کی ولادت 214ھ میں ہوئی' بعض کے نزدیک 215 سن ولادت ہے۔ خراسان' حجاز' عراق' جزیرہ' شام' مصر اور ان کے علاوہ شہروں میں گشت کر کے بہت سے اکابر شیوخ سے ملاقات کی۔ ان کے مناسک سے پتہ چلتا ہے کہ یہ شافعی المذہب تھے اور بایں ہمہ کثیر الجماع تھے' چنانچہ چار عورتیں آپ کے نکاح میں تھیں اور ہر ایک کے پاس ایک ایک شب رہتے تھے۔ ان کے علاوہ لونڈیاں بھی موجود تھیں۔ 13 صفر 303ھ پیر کے دن آپ کا انتقال ہوا۔ انٹرنیشنل نمبرنگ کے تحت سنن نسائی کبریٰ میں کل احادیث 11827 ہیں۔ البتہ سنن نسائی صغریٰ میں کل احادیث: 5769 ہیں۔

(6) سنن ابن ماجہ

یہ کتاب امام ابوعبداللہ محمد بن یزید بن عبداللہ ابن ماجہ قزوینی ربعی کی تصنیف ہے۔ قزوین' عراقِ عجم کا مشہور شہر ہے۔ امام ابن ماجہ نے بہت سی مفید اور نافع کتابیں تصنیف فرمائی ہیں۔ ان میں سے ایک یہ سنن ہے جس کا صحاح ستہ میں شمار ہے۔ علامہ شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی رحمہ اللہ کے مطابق اس میں 32 کتابیں ہیں۔ ایک ہزار پانچ سو باب (1500) اور کل چار ہزار (4000) احادیث پر مشتمل ہے۔ امام ابن ماجہ 209ھ میں پیدا ہوئے۔ انہیں عراق' بصرہ' کوفہ' بغداد' مکہ مکرمہ' ہرات' مصر' واسط' رَے اور دیگر اسلامی شہروں میں سفر کرنے کا اتفاق ہوا۔ حدیث کے تمام علوم سے واقفیت اور شناسائی رکھتے تھے۔ 22 رمضان المبارک 273ھ میں دوشنبہ کے روز امام ابن ماجہ کا انتقال ہوا اور سہ شنبہ کے دن دفن ہوئے۔ انٹرنیشنل نمبرنگ کے

Marfat.com

تحت سنن ابن ماجہ میں کُل احادیث: 4341 ہیں اور 37 کتابیں ہیں۔

(بستان المحدثین صفحہ 300 تا 266 'انداز اپنا راقم' ایچ۔ایم سعید کمپنی' کراچی' پاکستان)

تیسری صدی ہجری کے مشہور ومعروف شیوخ واساتذہ

تیسری صدی ہجری میں حدیث شریف کے مشہور ومعروف اور صاحب کمال شیوخ اور اساتذہ پیدا ہوئے جنہوں نے حدیث شریف کی نشر واشاعت کی تاریخ اور علل کی پہچان میں نمایاں خدمات سرانجام دیں۔ اُن میں سے مشہور ومعروف شیوخ و اساتذہ کے اجمالی حالاتِ زندگی کا مطالعہ کریں۔

(1) امام علی بن مدینی بصری

آپ کی کنیت ابوالحسن ہے۔ نسب یہ ہے کہ علی بن عبداللہ بن جعفر بن نجیح سعدی۔ آپ کی ولادت 161ھ میں ہوئی' آپ نے اپنے پیچھے بہت سی تصانیف چھوڑی ہیں۔ امام بخاری' امام ابوداؤد' امام ابویعلیٰ' امام بغوی رحمہم اللہ اور بہت سے لوگوں نے استفادہ کیا۔ آپ کا وصال سامرا میں ذیقعد 234ھ میں ہوا۔ امام نووی شافعی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: انہوں نے 200 تصانیف چھوڑی ہیں۔ امام ابوحاتم فرماتے ہیں: علی بن مدینی لوگوں میں حدیث اور اس کی علل کی معرفت میں علم کا پہاڑ تھے۔ امام نسائی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: آپ کو علم حدیث ہی کیلئے پیدا کیا گیا۔

(تذکرۃ الحفاظ للذہبی جلد 1 صفحہ 428' رقم:436)

امام ابن حجر عسقلانی شافعی رحمہ اللہ متوفی 852ھ نے آپ کا ذکر خیر تحریر کیا ہے' قریباً مذکورہ بالا کلام ہی ہے اور کچھ اضافہ بھی ہے۔ مطالعہ کریں۔

(تہذیب التہذیب جلد 4 صفحہ 622' رقم:5584)

Marfat.com

(2) امام یحییٰ بن معین

آپ کا نام امام یحییٰ بن معین بغدادی ہے' کنیت ابوزکریا ہے' آپ کے والد کاتب تھے' آپ کے اساتذہ میں عبداللہ بن مبارک' اسماعیل بن مجالد' یحییٰ بن ابی زائدہ' معتمر بن سلیمان اور ان کے سوا اس طبقہ کے اہل علم حضرات سے سماع حدیث کیا' آپ کے شاگردوں میں امام احمد' امام بخاری' امام مسلم' امام ابوداؤد' امام ابوزرعہ' امام ابویعلیٰ اور امام احمد بن حسن صوفی اور دیگر بہت سی اہل علم شخصیات ہیں۔ امام ابن مدینی فرماتے ہیں: ہم نے آدم سے لے کر آج تک جتنی احادیث امام یحییٰ نے لکھی ہیں۔ امام یحییٰ بن معین فرماتے ہیں: میں نے اپنے ہاتھ سے دس لاکھ احادیث لکھی ہیں۔ امام احمد فرماتے ہیں: یحییٰ علم الرجال ہم سب سے زیادہ جانتے ہیں۔ آپ کا وصال ذیقعد 233ھ میں بحالتِ سفر مدینہ میں وصال فرمایا۔ (تذکرۃ الحفاظ جلد 1 صفحہ 429' رقم: 437) (تہذیب التہذیب جلد 7 صفحہ 109-108' رقم: 8952)

(3) امام ابوبکر بن اَبی شیبہ الکوفی

آپ کا نام عبداللہ اور والد کا نام محمد ہے' سلسلۂ نسب یوں ہے: ابوبکر عبداللہ بن محمود بن ابی شیبۃ ابراہیم بن عثمان بن خواشی العبسی مولاھم الکوفی' کوفہ کے رہنے والے بے مثل حافظِ حدیث اور اس فن میں ماہر ہیں۔ آپ کی کتاب مسند' مصنف (ابن ابی شیبہ) اور دیگر بہت سی کتابوں کے مصنف ہیں۔ آپ نے سماع حدیث میں شریک قاضی' ابوالاحوص' ابن المبارک' ابن عیینہ' جریر بن عبدالحمید اور ان کے طبقہ سے احادیث کو سماع کیا۔ اور آپ کے شاگردوں میں امام ابوزرعہ' امام بخاری' امام مسلم' امام ابوداؤد' امام ابن ماجہ' امام ابوبکر بن عاصم' بقی بن مخلد' امام بغوی' جعفر فریابی اور دوسرے بہت سے لوگ روایت کرتے ہیں۔ امام احمد فرماتے ہیں: ابوبکر صدوق ہیں اور یہ میرے نزدیک اپنے بھائی عثمان سے زیادہ محبوب ہیں۔ امام عجلی کہتے ہیں: آپ ثقہ اور حافظ

Marfat.com

ہیں۔ امام ابوعبیدہ فرماتے ہیں کہ کتاب تصنیف کرتے وقت ابوبکر بن ابی شیبہ کی ترتیب سے اعلیٰ ہوتی ہے۔ امام خطیب فرماتے ہیں. ابوبکر متقن اور حافظ ہیں' مسند احکام اور تفسیر میں متعدد کتابوں کے مصنف ہیں۔ امام مسلم نے اپنی صحیح میں آپ کی روایات بیان کی ہیں۔ امام بخاری فرماتے ہیں: آپ کا وصال محرم 235ھ میں ہوا۔

(تذکرۃ الحفاظ جلد 1 صفحہ 432' رقم الحدیث:439)

انٹرنیشنل نمبرنگ کے تحت آپ کی کتاب میں یعنی مصنف ابن ابی شیبہ میں احادیث وآثار اور فتاویٰ تابعین کی کل تعداد:38957 ہیں اور کل 13 جلدات میں چھپی ہے۔ الفاروق الحدیثۃ للطباعۃ والنشر القاہرہ۔

(4) امام ابوزرعہ رازی

آپ کا نام عبیداللہ بن عبدالکریم بن یزید بن فروخ المخزومی' آپ شہر رَے کے نامور حافظ الحدیث ہیں۔ آپ نے ابوعاصم' ابونعیم' قبیصہ بن عقبہ اور مسلم بن ابراہیم' ابوالولید الطیالسی' احمد بن یونس' ثابت بن محمد الزاہد' خلاد بن یحییٰ اور ان کے طبقہ سے سماع حدیث کیا ہے۔ حرمین' شام' عراق' جزیرہ اور خراسان اور مصر کا سفر کیا۔ امام ابوزرعہ سے سنا ہے' فرماتے تھے: میں نے ابن ابی شیبہ سے ایک لاکھ اور ابراہیم بن موسیٰ سے بھی ایک لاکھ احادیث تحریر کی ہیں۔ امام ابویعلیٰ موصلی فرماتے ہیں کہ ابوزرعہ کا دیکھنا ان کا غائبانہ ناموری سے بہت زیادہ ہے' ان کے پاس مسائل' رجال' اور تفسیر کا بہت زیادہ علم محفوظ ہے۔ امام ابوحاتم فرماتے ہیں کہ ابوزرعہ نے اپنے پیچھے اپنی طرح کا کوئی آدمی نہیں چھوڑا۔ امام نسائی نے ان کو ثقہ کہا ہے۔ امام خطیب بغدادی کے نزدیک آپ امام' ربانی' حافظ اور بہت کثرت سے احادیث بیان فرمانے والے ہیں۔ امام ذہبی کے نزدیک آپ کا وصال 264ھ میں ہوا جبکہ امام ابن حجر عسقلانی شافعی رحمہ اللہ کے نزدیک 268ھ ہے۔ آپ سے روایت کرنے

Marfat.com

والوں میں امام مسلم' امام ترمذی اور امام نسائی اور امام ابن ماجہ رحمہم اللہ اور بہت سے آئمہ ہیں۔(تہذیب التہذیب جلد 4 صفحہ 333 تا 330' رقم:5067) (تذکرۃ الحفاظ جلد 2 صفحہ 557' رقم الحدیث:579)

(5) الحافظ الکبیر امام ابو حاتم رازی

آپ کا اسم گرامی محمد بن ادریس بن منذر بن داؤد بن مہران الحنظلی ہے۔ رَے کے بہت بڑے حافظ الحدیث اور کبیر عالم ہیں۔ آپ کی ولادت 195ھ میں ہوئی اور خود فرماتے ہیں کہ میں نے 209ھ میں حدیث شریف لکھنا شروع کی۔ آپ محمد بن عبداللہ الانصاری' عثمان بن الہیثم' عفان بن مسلم اور ابونعیم' عبیداللہ بن موسیٰ' عبداللہ بن صالح کاتب لیث' عبداللہ بن صالح العجلی اور اسی طبقہ سے تعلق رکھنے والے سے روایت کی' آپ کے شاگردوں میں امام ابوداؤد' امام نسائی اور امام ابن ماجہ' امام ابوعوانہ اسفرائنی' امام محمد بن عوف طائی اور دیگر بہت سے آئمہ نے اکتسابِ فیض پایا ہے۔ امام نسائی نے ثقہ کہا' امام ابونعیم نے امام الحفاظ کہا' امام اللالکائی نے آپ کو امام' عالمِ حدیث اور حافظ ثبت کہا۔ امام ابوحاتم رازی 82 سال کی عمر پا کر شعبان المعظم 277ھ میں وصال فرمایا۔

(تہذیب التہذیب جلد 5 صفحہ 464 تا 462' رقم:6742) (تذکرۃ الحفاظ جلد 2 صفحہ 567' رقم:592)

(6) امام محمد بن جریر بن کثیر طبری

آپ کی ولادت 224ھ میں ہوئی۔ امام ابوجعفر طبری اکابر علماء میں سے ہیں' آپ عالم' امام اور علم کا منفرد پہاڑ ہیں۔ بہت ساری کتابیں بھی تصنیف کی ہیں۔ آپ طبرستان کے شہر آمل کے رہائشی تھے' آپ حصولِ علم کیلئے قریہ قریہ اور بستی بستی گھومے اور محمد بن عبدالملک بن ابی الشوارب' ابوہمام سکونی' اسحاق بن ابی اسرائیل' اسماعیل بن موسیٰ سدی' محمد بن حمید رازی' احمد بن منیع' ابوکریب' ہناد بن سری اور دیگر

Marfat.com

بہت سے علماء کرام سے آپ نے سماع حدیث کیا ہے۔آپ نے علم القراءت بہت سارے قاریوں سے حاصل کیا ہے۔آپ کے شاگردوں میں ابوالقاسم طبرانی' احمد بن کامل' مخلد باقرحی' عبدالغفار حفینی' ابوعمرو بن حمدان اوران کے سوا بہت سے لوگوں نے اکتسابِ فیض پایا ہے۔ امام ابوبکر خطیب بغدادی لکھتے ہیں کہ امام ابن جریر اماموں میں سے ایک بلند مرتبہ امام تھے' ان کا فتویٰ مرجع تھا۔آپ حافظ القرآن' واقف معانی القرآن اور احکام القرآن کے جاننے والے تھے۔احادیث میں صحیح' ضعیف اسانید اوران میں ناسخ اور منسوخ کے عالم تھے۔صحابہ کرام اور تابعین عظام کے حالات سے بھی واقف اور علم رکھنے والے تھے۔آپ کی ایک تفسیر بھی تھی قرآن کریم کی۔فرغانی کہتے ہیں کہ آپ کی درجہ ذیل تصانیف ہیں: (1) تفسیر ابن جریر (2) تاریخ ابن جریر (3) کتاب القرأت (4) کتاب العدد والتنزیل (5) کتاب اختلاف العلماء (6) کتاب تاریخ الرجال (7) کتاب لطیف القول فی الفقه (8) کتاب الخفیف (9) کتاب التبصیر فی الاصول۔ امام ابن خزیمہ سے سنا ہے' فرماتے تھے: میں روئے زمین پر کوئی ایسا آدمی نہیں جانتا جو امام ابن جریر سے زیادہ علم رکھتا ہو اوران کے خلاف حنابلہ ان کے پاس جانے نہیں دیتے تھے۔اہلِ علم اور اہلِ دین آپ کے علم وفضل اور آپ کے زہد اور ترکِ دنیا کے معترف تھے۔کہا جاتا ہے کہ آپ بڑے لکھنے والے تھے اور لاتعداد کتابوں کے مصنف تھے۔کہتے ہیں کہ آپ کی چالیس سالہ لکھائیوں کا اندازہ کیا گیا تو معلوم ہوا کہ آپ ہر دن چالیس صفحات لکھتے تھے۔علامہ ابوحامد اسفرائینی فرماتے ہیں کہ اگر کسی آدمی کو امام ابن جریر رحمہ اللہ کی تفسیر حاصل کرنے کیلئے چین تک کا سفر کرنا پڑے تو اس کیلئے یہ سودا مہنگا نہیں۔امام ابن جریر طبری رحمہ اللہ کا وصال 310ھ میں ماہ شوال کے اختتام پر ہوا۔آپ نے اپنے بالوں کو کبھی خضاب نہ لگایا۔(تذکرۃ الحفاظ جلد2 صفحہ 715تا711' رقم:728)

Marfat.com

(7) امام ابن خزیمہ

آپ کا نام محمد بن اسحاق ابن خزیمہ ہے' کنیت ابوبکر ہے' خُراسان آپ کی رہائش ہے' حافظ الحدیث' شیخ الاسلام' امام الآئمہ ہیں۔ 223ھ میں ولادت ہوئی۔ آپ کے اساتذہ میں امام اسحاق بن راھویہ' محمد بن حمید' محمود بن غیلان' ثعلبہ بن عبداللہ الحمیدی مروزی' محمد بن ابان مستملی' اسحاق بن موسیٰ خطمی' علی بن حجر' احمد بن منیع' ابوقدامہ سرخسی' بشر بن معاذ' ابوکریب' عبدالجبار اور انہی کے طبقہ سے سماع حدیث کیا۔ امام بخاری' امام مسلم' ابوعلی نیشاپوری' اسحاق بن سعید نسوی' ابوعمرو بن حمدان' اور بہت سے لوگوں نے آپ سے فیض پایا۔ ابوعثمان حیری فرماتے ہیں کہ امام ابن خزیمہ نے ہمیں یہ بتایا کہ میں جب کوئی کتاب تصنیف کرنا چاہتا تو اوّلاً نماز میں مشغول ہوتا پھر دعائے استخارہ کرتا۔ امام ابوعلی نیشاپوری فرماتے ہیں: میں نے امام ابن خزیمہ جیسا کوئی عالم نہیں دیکھا۔ امام دارقطنی فرماتے ہیں: امام ابن خزیمہ پختہ کار اور بے نظیر عالم تھے۔ ابوحاتم محمد بن حبان تمیمی فرماتے ہیں: میں نے روئے زمین پر بجز امام ابن خزیمہ جیسا کوئی ایسا آدمی نہ دیکھا جسے فنِ حدیث میں اس قدر مہارت ہو کہ اسے صحیح الفاظ اور زیاداتِ حدیث اس طرح یاد ہوں کہ گویا حدیث کی ساری کتابیں آپ کے سامنے کھلی پڑی ہیں۔ آپ نے 89 سال کی عمر پا کر 311ھ ذیقعدہ کی 2 تاریخ میں وصال فرمایا۔ (تذکرۃ الحفاظ جلد 2 صفحہ 930 تا 721' رقم: 734)

آپ کی حدیث شریف کی کتاب اَب دستیاب ہے' مختلف مقامات سے چھپ چکی ہے' البتہ میرے پاس جو چھاپا بہ ہے وہ المکتب الاسلامی' بیروت والوں کا ہے جو کہ دو مجلدات پر مشتمل ہے اور اس میں کل: 3079 احادیث ہیں۔

اللہ ورسولہ اعلم! (راقم)

Marfat.com

(8) امام محمد بن سعد بصری کاتبِ واقدی

آپ حافظ الحدیث اور بحر العلم ہیں' بنوہاشم سے نسبتِ ولاء رکھتے ہیں۔ طبقاتِ کبیر (المعروف طبقاتِ ابن سعد) طبقاتِ صغیر اور تاریخ کے مصنف ہیں۔ مشہور ومعروف کاتبِ واقدی کے لقب سے ہیں' آپ نے ہشیم' ولید بن مسلم' ابن عیینہ' ابن عُلَیَّہ' ابن فدیک' ابی ضمرة' معن بن عیسیٰ' ابی ولید الطیالسی اور خلق کثیر سے سماع حدیث کیا ہے۔ آپ کے شاگردوں میں احمد بن عبید' ابن ابی الدنیا' احمد بن یحیٰ جابر البلاذری' حارث بن ابی اسامہ' حسین بن محمد بن الفہم اور بہت سے لوگوں نے آپ سے اکتسابِ فیض پایا ہے۔ امام خطیب بغدادی لکھتے ہیں کہ آپ اہلِ علم وفضل فہم وعدالت اور بہت ساری کتابوں کے مصنف ہیں' 72 سال کی عمر پاکر جمادی الآخر 230ھ میں آپ کا وصال ہوا۔ (تہذیب التہذیب جلد 5 صفحہ 598-597' رقم:6978) (تذکرة الحفاظ جلد 2 صفحہ 425' رقم:431) آپ کی کتاب طبقات ابن سعد الکبیر مختلف ناشرین نے اس کو نشر کردیا ہے' البتہ جو نسخہ میرے پاس ہے وہ ''الناشر مکتبة الخانجی بالقاہرہ 1421ھ'' نشر ہے اور اس کی 15 عدد مجلدات ہیں۔ اللہ ورسولہ اعلم! (راقم)

(9) امام اسحاق بن ابی اسرائیل مروزی

آپ کا اسم گرامی ابراہیم بن کامجر' آپ کی کنیت ابویعقوب المروزی' بغداد کے ممتاز محدث عالم ہیں۔ آپ کے اساتذہ میں حماد بن زید' جعفر بن سلیمان' کثیر بن عبداللہ ابلی اور دوسرے لوگوں سے روایت کرتے ہیں۔ آپ کے شاگردوں میں سے امام بخاری نے ادب المفرد میں' ابوالعباس سراج' ابویعلیٰ موصلی' ابن ناجیہ بغوی' حسن بن سفیان' ان کے شیخ عبدالرحمٰن بن مہری اور دوسرے حضرات نے اکتسابِ فیض پایا۔ امام ابن معین اور امام دارقطنی نے آپ کو ثقہ کہا ہے۔ امام ابوالقاسم بغوی کہتے ہیں: ثقہ اور مامون ہیں۔ امام احمد بن حنبل سے سنا ہے' فرماتے تھے کہ اسحاق

Marfat.com

بن ابی اسرائیل مشہور ومعروف توقف کرنے والے ہیں لیکن حدیث کے عالم اور صاحبِ عقل ہیں۔ زکریا ساجی نے آپ کو صدوق کہا ہے' محدثین نے انہیں توقف کی وجہ سے ترک کیا ہے۔ امام یحیٰ بن معین نے ان سے بہت سی احادیث کو تحریر کیا ہے۔ امام بخاری اور ابن قانع اور علماء کی ایک جماعت نے بیان کیا ہے کہ آپ شعبان المعظم' 245ھ میں وصال فرما گئے تھے۔ (تہذیب التہذیب جلد 1 صفحہ 212-211' رقم:415)(تذکرۃ الحفاظ جلد 2 صفحہ 485-484' رقم:499)

(10) امام اسحاق بن راھویہ نیشاپوری

آپ کا نام اسحاق' کنیت ابو یعقوب' نسب یوں ہے: اسحاق بن ابراہیم بن مخلد بن ابراہیم بن مطر' ابن راہویہ سے معروف ہیں۔ آپ نیشاپور کے عالم' اہلِ مشرق کے شیخ ہیں۔ 166ھ اور ایک قول کے مطابق 161ھ میں ولادت ہوئی۔ آپ کے اساتذہ میں ابن عیینہ' ابن عُلَیَّہ' جریر' بشر بن المفضل' حفص بن غیاث' سلیمان بن نافع العبدی' معتمر بن سلیمان' ابن ادریس' ابن مبارک' عبدالرزاق' والدراوردی' عتاب بن بشیر' عیسیٰ بن یونس' ابی معاویہ' غندر' شعیب بن اسحاق اور آپ کے شاگرد درج ذیل ہیں۔ امام ابن ماجہ' جملہ اصحابِ صحاح ستہ' امام احمد بن حنبل' امام یحیٰ بن معین وغیرہ اور خلقِ کثیر نے آپ سے فیض پایا۔ امام احمد بن حنبل فرماتے ہیں کہ عراق میں ان کی مثل نہیں۔ امام نسائی فرماتے ہیں: اسحاق ثقہ' مامون اور امام ہیں۔ امام ابن راہویہ خود فرماتے ہیں کہ میری کتابوں میں ایک لاکھ احادیث اس طرح لکھی ہوئی ہیں جیسے میری آنکھوں کے سامنے ہوں۔ ابوداؤد خفاف فرماتے ہیں کہ ایک دفعہ امام اسحاق بن راھویہ نے ہمیں گیارہ ہزار احادیث زبانی لکھوائیں پھر ان کو قرأت کر کے سنایا اور ایک حرف میں بھی کمی بیشی نہ کی۔ امام ابوزرعہ رازی فرماتے ہیں: امام اسحاق سے زیادہ پختہ حافظہ والا میں نے کوئی نہ دیکھا۔ امام ابوحاتم رازی

Marfat.com

فرماتے ہیں کہ قوتِ حفظ کے ساتھ ساتھ ان کے حدیث ضبط کرنے اور غلطیوں سے محفوظ رہنے پر تعجب ہوتا ہے۔ امام بخاری فرماتے ہیں کہ آپ 77 سال کی عمر پاکر نصف شعبان 238ھ میں وصال فرمایا۔ (تہذیب التہذیب جلد 1 صفحہ 208-207' رقم:408)(تذکرۃ الحفاظ جلد 2 صفحہ 435 تا 433' رقم:440)

(11) شیخ الاسلام والمسلمین امام احمد بن حنبل شیبانی بغدادی

آپ کی کنیت ابوعبداللہ ہے' بلند پایہ حافظ الحدیث اور حجت ہیں' آپ کی ولادت مرو میں ہوئی' بغداد میں رہنے کی وجہ سے مروزی اور پھر بغدادی کہلاتے ہیں۔ 164ھ میں پیدا ہوئے' آپ کے اساتذہ میں ہشیم' ابراہیم بن سعد' سفیان بن عینیہ' عباد بن عباد' یحیٰ بن ابی زائدہ اور ان کے طبقہ سے حدیث سماع کی ہیں۔ آپ کے شاگردوں میں سے امام بخاری' امام مسلم' امام ابوداؤد' امام ابوزرعہ' مطین' عبداللہ بن احمد' امام ابوالقاسم بغوی اور خلقِ کثیر نے آپ سے اکتسابِ فیض پایا۔ عبداللہ بن احمد (جو کہ امام احمد بن حنبل کے بیٹے ہیں) فرماتے ہیں کہ میں نے ابوزرعہ سے سنا ہے کہ فرماتے تھے: تمہارے والد کو دس لاکھ احادیث حفظ تھیں۔ حرملہ فرماتے ہیں: میں نے امام شافعی سے سنا ہے کہ فرماتے تھے: میں بغداد سے نکلا تو میں نے اپنے پیچھے کوئی ایسا آدمی نہ چھوڑا جو علم وفضل اور فقہ میں امام احمد سے عقل ودانش میں بڑھا ہو۔ ابوعبیدہ فرماتے ہیں: سب لوگوں کو علم چار آدمیوں کے پاس جمع کر دیا اور ان سب سے احمد زیادہ فقیہہ ہیں۔ علامہ شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی رحمہ اللہ لکھتے ہیں کہ مسند امام احمد بن حنبل اگرچہ خود امام عالی مقام کی تصنیف اور آپ ہی کی لکھی ہوئی ہے۔ لیکن اس میں بہت سے زیادات ان کے بیٹے عبداللہ کے ہیں۔ اور بعض زیادات ابوبکر قطیعی کے بھی ہیں' جو اس میں ان کے بیٹے سے روایت کرتے ہیں' یہ کتاب مستطاب اٹھارہ مسندوں پر مشتمل ہے: (i) مسند عشرہ مبشرہ (ii) مسند اہل

Marfat.com

بیت نبوی (iii) مسند ابن مسعود (iv) مسند عبداللہ بن عمر (v) مسند عبداللہ بن عمرو بن العاص وابی رمثہ (vi) مسند حضرت عباس اور ان کے نامور صاحبزادوں کا (vii) مسند عبداللہ بن عباس (viii) مسند ابی ہریرہ (ix) مسند انس بن مالک خادم رسول اللہ ﷺ (x) مسند ابی سعید خدری (xi) مسند جابر بن عبداللہ انصاری (xii) مسند مکیاں (xiii) مسند مدنیاں (xiv) مسند کوفیاں (xv) مسند بصریاں (xvi) مسند شامیاں (xvii) مسند انصار (xviii) مسند عائشہ معہ مسند النساء اور تمام کتابوں کو ایک سو بہتر (172) اجزاء پر تقسیم کیا ہے۔ مشہور ہے کہ مسند امام احمد میں اصل میں تیس ہزار حدیثیں (30,000) ہیں اور اگر ان کے بیٹے عبداللہ کی زیادات کو ملایا جائے تو چالیس ہزار (40,000) احادیث ہوتی ہیں، لیکن بعض محدثین نے اپنے شیوخ اور بعض ثقات سے یہ نقل کیا ہے کہ کل تیس ہزار (30,000) احادیث ہیں۔ ان اقوال میں اس طرح تطبیق ہوسکتی ہے کہ جن لوگوں نے مکرر احادیث کو شمار کیا ہے، اُنھوں نے چالیس ہزار کہہ دیا اور جس نے انہیں ساقط کر دیا وہ تیس ہزار (30,000) کہتے ہیں۔ پس دونوں قول اس طرح صحیح ہو گئے۔ امام احمد جب اس مسند کے مسودہ سے فارغ ہو گئے تو اُنھوں نے اپنی تمام اولاد کو جمع کیا اور انہیں یہ مسند سنا کر فرمایا کہ یہ وہ کتاب ہے جسے میں نے جمع کیا ہے اور سات لاکھ پچاس ہزار روایتوں سے انتخاب کیا ہے، اگر رسول اللہ ﷺ کی حدیثوں میں سے کسی حدیث میں مسلمانوں کا اختلاف ہو تو وہ اپنا مرجع اور معیار اس کتاب کو بنائیں۔ اگر اس کتاب میں اس کی اصل پائیں تو فبہا ورنہ اسے غیر معتبر خیال کریں۔ امام ذہبی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں کہتا ہوں کہ امام بیہقی نے امام احمد کی سوانح پر ایک مستقل کتاب لکھی ہے۔ اسی طرح امام ابن الجوزی حنبلی رحمہما اللہ نے بھی، آپ کا وصال 77 سال کی عمر پا کر 12 ربیع الاول 241ھ کو ہوا۔ (تذکرۃ

Marfat.com

الحفاظ جلد 2 صفحہ 432 تا 431' رقم: 438) (بستان المحدثین صفحہ 83 تا 79) مسند امام احمد آپ کی یہ کتاب مختلف ناشرین نے نشر کی ہے' البتہ راقم کے پاس جو مسند امام احمد بن حنبل ہے' اُسکی مقدمہ سمیت ملا کر کُل 11 مجلدات ہیں جو کہ بیروت' لبنان' عالم الکتب سے چھپی ہے اور اس میں کُل احادیث کی تعداد 28199 ہے۔ اللہ ورسولہ اعلم! (راقم)

(12) امام الآئمہ شیخ الاسلام امام دارمی سمرقندی

نام آپ کا عبداللہ بن عبدالرحمٰن ہے' کنیت ابو محمد ہے' ممتاز ومعروف سمرقند کے حافظ الحدیث اور صاحب مسند (یا سنن) ہیں۔ آپ کی یہ کتاب عبد بن حمید کی مسند کے انتخاب پر ہے۔ 181ھ میں آپ کی ولادت ہوئی اور اسی سال خراسان کے مشہور ومعروف محدث امام عبداللہ بن مبارک (جو کہ امام اعظم ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ کے شاگرد ہیں) کا وصال ہوا۔ آپ کے اساتذہ میں نضر بن شمیل' ابی نضر ہاشم بن قاسم' مروان بن محمد الطاطری' یزید بن ہارون' اشہل بن حاتم' حبان بن ہلال' اسود بن عامر شاذان' جعفر بن عون' سعید بن عامر الضبعی' ابوعلی الحنفی' عثمان بن عمر بن فارس' وہب بن جریر بن حسان' یعلیٰ بن عبید' ابوعاصم' ابونعیم ہیں۔ آپ نے علم کے حصول کے لیے حرمین شریفین' خراسان' شام' عراق اور مصر کا سفر کیا' آپ کے شاگردوں میں امام مسلم' امام ابوداؤد' امام ترمذی' مطین' جعفر فریابی' عمر بن بجیر' عبداللہ بن احمد بن حنبل' عیسیٰ بن عمر بن العباس سمرقندی الحافظ اور دیگر بہت سے لوگوں نے آپ سے فیض پایا۔ امام خطیب بغدادی لکھتے ہیں کہ آپ عقل مند' عالم فاضل' دیانت دار' بردبار' اجتہاد' عبادت گزار اور دنیاوی تھوڑے مال پر قناعت کرنے والے ضرب المثل تھے۔ ایک مسند' تفسیر اور کتاب الجامع کے مصنف ہیں۔ امام ابن ابی حاتم رازی فرماتے ہیں کہ میں نے اپنے والد سے سنا ہے کہ عبداللہ بن عبدالرحمٰن دارمی اپنے زمانے کے امام الوقت ہیں۔ آپ سمرقند کے جج مقرر ہوئے مگر ایک ہی فیصلہ

Marfat.com

کرنے کے بعد مستعفی ہو گئے۔ امام دارمی کا وصال 8 ذی الحجہ 255ھ میں ہوا۔
علامہ شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی رحمہ اللہ لکھتے ہیں کہ موجودہ نسخہ مسند دارمی (یا سنن دارمی) میں تین ہزار پانچ سو ستاون (3557) حدیثیں درج ہیں۔ یہ حدیثیں ایک ہزار چار سو آٹھ (1408) باب میں متفرق طور پر جمع کی گئی ہیں۔

(تذکرۃ الحفاظ جلد 2 صفحہ 536-534 تا 534، رقم: 552، تہذیب التہذیب جلد 3 صفحہ 549-548، رقم: 3987) (بستان المحدثین صفحہ 118)

امام دارمی کی حدیث کی کتاب، آپ کی یہ کتاب مختلف اداروں نے چھاپی ہوئی ہے، لیکن راقم کے پاس سنن دارمی یا مسند دارمی یا الجامع یہ سب ایک ہی کتاب کے نام ہیں۔ بیروت، لبنان، دارالبشائر الاسلامیۃ کی ہے اور اس میں کُل احادیث کی تعداد: 3833 ہیں۔ اللہ ورسولہ اعلم! (راقم)

(13) حافظ کبیر امام عبدالرزاق صنعانی

آپ کی کنیت ابوبکر ہے۔ حمیر قبیلہ کی طرف نسبتِ ولا کی وجہ سے حمیری کہلاتے ہیں۔ صنعاء کے ممتاز ومعروف حافظ الحدیث ہیں، آپ کے اساتذہ میں ابن جریج، ثور بن یزید، معمر، اوزاعی، سفیان ثوری اور بہت سے ہیں۔ ان کے شاگردوں میں امام احمد بن حنبل، امام اسحاق، امام ابن معین، امام ذہلی، احمد بن صالح وغیرہ کے نام ہیں۔ امام عبدالرزاق خود فرماتے ہیں کہ میں نے معمر کے درس میں سات سال گزارے ہیں۔ امام احمد فرماتے ہیں کہ عبدالرزاق کو معمر کی حدیثیں یاد تھیں۔ امام ذہبی کہتے ہیں: آئمہ فن نے ان کی تصدیق وتوثیق کی ہے، ان کی احادیث کتب صحاح ستہ میں موجود ہیں۔ سلمہ بن شبیب فرماتے ہیں کہ میں نے عبدالرزاق الامام سے سنا ہے کہ فرماتے تھے: بخدا! میں اس بات پر کبھی راضی نہیں ہوں کہ میں حضرت علی کو حضرت ابوبکر، حضرت عمر رضی اللہ عنہم پر فضیلت دوں۔

Marfat.com

امام ابن سعد فرماتے ہیں کہ آپ کا وصال نصف شوال 211ھ میں ہوا۔

(تہذیب التہذیب جلد 4 صفحہ 167/168' رقم: 4761) (تذکرۃ الحفاظ جلد 2 صفحہ 364' رقم: 357) (بستان المحدثین صفحہ 127-126)

آپ کی احادیث و آثار صحابہ کی مشہور و معروف کتاب ''المصنف عبدالرزاق'' ہے۔ یہ کتاب بھی مختلف جگہ سے نشر شدہ ہے۔ البتہ راقم کے پاس جو نسخہ ہے وہ المجلس العلمی' کراچی والوں کا ہے' 12 مجلدات پر مشتمل یہ کتاب کل احادیث و آثار کی تعداد 21033 ہے۔ ان کی اکثر احادیث ثلاثی ہیں۔ البتہ انہوں نے اپنی مصنف کو شمائل نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر مکمل کیا اور آخری یہ حدیث شریف بیان کی: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے موئے مبارک (بال) آپ کے کانوں کے نصف حصے تک پہنچتے تھے۔ (مصنف عبدالرزاق: 21033) اللہ ورسولہ اعلم! (راقم)

(14) شیخ الاسلام امام ابویعلیٰ موصلی تمیمی

آپ کا اسم گرامی احمد بن علی بن مثنیٰ ہے۔ آپ موصل کے رہنے والے قابلِ اعتماد حافظ الحدیث' جزیرہ کے محدث اور مسند کبیر کے مصنف ہیں۔ آپ کے اساتذہ میں علی بن جعد' یحییٰ بن معین' محمد بن منہال ضریر' غسان بن ربیع' شیبان بن فروخ' یحییٰ حمانی اور دیگر بہت سے لوگوں سے حدیث کا سماع کیا اور اپنے شیوخ کے حالات میں معجم شیوخ نامی ایک کتاب تین جلدوں میں تحریر کی۔ اور آپ کے شاگردوں میں ابوحاتم بن حبان' ابوعلی نیشاپوری' حمزہ بن محمد کنانی' ابوبکر اسماعیلی' ابوبکر بن مقری' ابوعمرو بن حمدان' نصر بن احمد مرجی' محمد بن نصر نحاس اور دیگر بہت سے علماء کرام نے آپ سے اکتسابِ فیض پایا۔ امام ابن حبان نے ان کی توثیق کی۔ امام حاکم فرماتے ہیں: امام ابویعلیٰ ثقہ اور مامون ہیں۔ علامہ شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: مسند ابویعلیٰ موصلی کی کتاب مسند کی ترتیبِ ابواب و

Marfat.com

اسماءِ صحابہ ہر دو پر رکھی گئی ہے۔ اس کے اوّل میں کتاب الایمان ہے اور اس طرح بیان کرتے ہیں: ''فی احادیث الایمان من مسند ابی بکر'' وعلیٰ ھذا القیاس! یعنی اس میں ایمان کے متعلق جو روایت مسندات ابی بکر سے ہیں' وہ بیان کی جائیں گی اور دیگر اُمور کو اسی پر قیاس کیا جائے' اس پوری مسند کے 36 جزو ہیں۔ امام ابویعلیٰ کی ایک معجم بھی ہے جسے اُنہوں نے اپنے شیوخ کے اسماء پر مرتب کیا۔ آپ کی ولادت شوال 210ھ میں ہوئی اور آپ کا وصال 307ھ میں ہوا۔ جس روز ان کا انتقال ہوا ہے' موصل کے تمام بازار بند ہو گئے تھے اور تمام لوگ گریاں اور سوزاں اور ان کے جنازہ کے ساتھ ساتھ تھے' اپنی تصنیف وترویجِ علم میں نیت صالحہ رکھتے تھے۔ محض حبۃً للہ علمِ حدیث کی تعلیم میں مشغول رہتے تھے' ان کے ثلاثیات بھی ہیں' پندرہ سال کی عمر میں علمِ حدیث کی طلب اور اس کے شوق میں سفر اختیار کیا' ان کی عمر بہت ہوئی۔ امام ابویعلیٰ کی حدیث کی جو کتاب جو مسمّٰی ہے (مسند ابویعلیٰ) کے نام سے اور اس مسند کو مختلف ناشرین نے نشر کیا ہے' البتہ جو نسخہ راقم کے پاس ہے اس میں کل احادیث کی تعداد 7555 ہیں' میرے پاس جو نسخہ ہے وہ ایک جلد میں ہے اور اس کے کل صفحات 1373 ہیں اور یہ کتاب بیروت' لبنان' دارالمعرفہ سے چھپی ہوئی ہے۔ (تذکرۃ الحفاظ جلد 2 صفحہ 709 تا 707' رقم: 726) (بستان المحدثین صفحہ 95 تا 92)

مسند کبیر کا میرے پاس جو نسخہ ہے وہ مکتبۃ العلوم والحکم مدینۃ المنورہ کا نشر کردہ ہے' اس کے علاوہ اور ناشرین نے بھی اس کو نشر کیا ہے۔ میرے پاس جو نسخہ ہے اُس کی 17 مجلدات ہیں اور کل احادیث کی تعداد 10082 ہیں۔ اور مسند کا نام ''البحر الزخار المعروف بمسند البزار'' ہے۔ اللہ ورسولہ اعلم! (راقم)

(15) الحافظ امام ابوبکر احمد بن عمرو بن عبدالخالق المروف البزّار

آپ کی کنیت ابوبکر' نام احمد بن عمرو بن عبدالخالق' آپ بصرہ کے عالم کبیر اور

Marfat.com

حافظ الحدیث ہیں اور صاحب المسند الکبیر المعلل کے مصنف ہیں۔ بزّار لغت میں پنساری کو کہتے ہیں۔آپ کے اساتذہ میں ہدبہ بن خالد' عبدالاعلیٰ بن حماد' حسن بن عمار بن علی بن راشد' عبداللہ بن معاویہ جمحی' محمد بن یحیٰی بن فیض زمانی سے اکتسابِ فیض پایا۔ آپ کے شاگرد درجہ ذیل ہیں: عبدالباقی بن قانع' محمد بن عباس بن نجیح' ابوبکر ختلی' عبداللہ بن حسن' ابوالشیخ اور خلق کثیر نے آپ سے فیض پایا۔ مسند البزّار کو مسند کبیر بھی کہتے ہیں' اس کے شروع میں مسند ابوبکر ہے۔ یہ مسند کبیر معلل ہے یعنی ایسے اسباب جو صحتِ حدیث میں قادح ہیں' انہیں بھی بیان کرتے جاتے ہیں' عرف میں اس قسم کی کتاب کو معلل کہتے ہیں۔ امام دارقطنی رحمہ اللہ نے اوّل ان کا ذکر کیا ہے اور ان کی تعریف و توصیف کے بعد کہتے ہیں کہ چونکہ ان کو اپنے حفظ و یاد پر وثوق زیادہ تھا اور نسخہ صحیحہ کو دیکھے بغیر روایت کرتے تھے۔ اس وجہ سے روایت میں خطا ہوئی تھی اور اکثر خطا واقع ہونے کا سبب یہی ہے۔ ملکِ شام کے شہر رملہ میں 294ھ میں ان کی وفات ہوئی۔

تیسری صدی ہجری کی مشہور و معروف تالیفات

توفیقِ الٰہی سے راقم اس فہرست میں اُن کتابوں کا تذکرہ کرے گا جو کہ علماءِ محدثین و مفسرین اور طلباء کے ہاں متداول ہیں حالانکہ ایسی بات نہیں ہے کہ جو فہرست میں تحریر کر رہا ہوں وہ بس وکافی وافی نہیں بلکہ اس صدی میں احادیث جمع و تدوین پر بہت بڑی تعداد میں کتابیں لکھی گئیں اور میں نے یہ بھی کوشش کی کہ اس صدی کے مشہور و معروف اساتذہ و شیوخ کے حالاتِ زندگی پہلے بیان کروں تاکہ صاحبِ کتاب کی اہمیت اور اُجاگر ہو کہ وہ کس قدر صاحبِ علم اور اپنے فن میں ماہر ہیں۔ چند کتابوں کی فہرست درج ذیل ہیں:

(1) صحیح البخاری متوفی 251ھ (2) صحیح مسلم متوفی 261ھ (3) سنن

Marfat.com

ابوداؤد متوفی 275ھ (4)سنن نسائی متوفی 303ھ (5) جامع ترمذی متوفی 279ھ (6)سنن ابن ماجہ متوفی 273ھ (7) مسند امام احمد بن حنبل متوفی 251ھ (8)المنتقی امام ابن الجارود متوفی 307ھ (9) مصنف امام ابن ابی شیبہ متوفی 235ھ (10) کتاب امام محمد بن نصر المروزی متوفی 294ھ (11)سنن امام سعید بن منصور متوفی 227ھ (12) تہذیب الآثار امام جریر طبری متوفی 310ھ (13) مسند امام بقی بن مخلد قرطبی متوفی 276ھ (14) مسند امام عبیداللہ بن موسیٰ متوفی 213ھ (15) مسند امام اسحاق بن راھویہ متوفی 237ھ (16) مسند امام عبد بن حمید متوفی 249ھ (17) مسند' سنن' امام عبداللہ داری متوفی 255ھ (18) مسند امام ابویعلی موصلی متوفی 302ھ (19) مسند امام ابن ابی اسامہ متوفی 282ھ (20) مسند امام ابن ابی عاصم متوفی 227ھ (21) مسند امام ابن ابی عمرو مدنی متوفی 243ھ (22) مسند امام شعیب نسائی متوفی 303ھ (23) مسند امام ابراہیم بن اسماعیل طوسی متوفی 280ھ (24) مسند امام مسدد بن مسرھد متوفی 228ھ (25) مسند امام محمد بن مہدی متوفی 272ھ (26) مسند امام الحمیدی متوفی 219ھ (27) مسند امام ابراہیم بن معقل نسفی متوفی 295ھ (28) مسند امام ابراہیم بن یوسف متوفی 301ھ (29) مسند امام حسن بن سفیان متوفی 303ھ (30) مسند امام ابوبکر البزار متوفی 222ھ (31) مسند امام یعقوب بن ابی شیبہ متوفی 262ھ (32) مسند امام علی بن مدینی متوفی 234ھ (33) مسند امام ابن ابی عزرہ احمد بن حازم متوفی 276ھ (34) مسند امام عثمان بن ابی شیبہ متوفی 239ھ (35) مسند الصحابہ امام ابوبکر بن محمد بن ہارون الرویانی متوفی 307ھ (36) صحیح ابن خزیمہ امام محمد بن اسحاق بن خزیمہ متوفی 311ھ (37) مسند ابوعوانہ امام ابوعوانہ متوفی 316ھ (38) مسند الطحاوی' امام ابوجعفر محمد بن احمد طحاوی متوفی 321ھ (39) سنن دارقطنی متوفی 285ھ (40) مراسیل ابوداؤد' امام ابوداؤد متوفی 275ھ۔

Marfat.com

چوتھی صدی ہجری کے مشہور ومعروف محدثین کرام کے اسماء اور اُن کی کتبِ احادیث

(1) امام ابوعبداللہ بن محمد بن حمدویہ بن نعیم نیشاپوری الحاکم رحمہ اللہ ولادت 321ھ‘ وفات 405ھ‘ آپ کی حدیث شریف کی کتاب ’’المستدرك علی الصحیحین‘‘ جو میرے پاس مستدرک الحاکم کا نسخہ ہے‘ وہ 6 مجلدات پر مشتمل ہے اور اس میں کل احادیث کی تعداد 8839 ہیں‘ دار المعرفہ‘ بیروت‘ لبنان سے۔

(2) امام علی بن عمر بن احمد بن مہدی بن مسعود بن دینار بن عبداللہ دارقطنی رحمہ اللہ ولادت 306ھ‘ مذہبِ شافعی‘ وصال آپ کا 8 ذوالقعدہ جمعرات 385ھ۔ البتہ جو میرے پاس سنن دارقطنی کا نسخہ ہے‘ وہ تین مجلدات میں ہے اور اس میں کل احادیث کی تعداد 4750 ہیں۔ یوں تو یہ مختلف اداروں نے نشر کی ہے‘ البتہ میرے پاس جو کتاب ہے وہ دار المعرفۃ‘ بیروت‘ لبنان کی ہے۔

(3) امام ابوحاتم محمد بن حبان بن احمد بن حبان بن معاذ بن معبد ہے۔ آپ تیمی اور بُستی بھی کہلاتے ہیں۔ آپ کا وصال شوال میں 254ھ کو ہوا۔ آپ کی بہت سی مشہور ومعروف کتب ہیں جن میں سے دو کتابوں کو اہل علم کی بہت پذیرائی ملی‘ اُن کتابوں کے یہ نام ہیں: (1) الثقات اور (2) الصحیح ابن حبان‘ البتہ صحیح ابن حبان کا جو نسخہ میرے پاس ہے وہ بیروت‘ لبنان‘ دار المعرفۃ کا ہے اور اس

Marfat.com

میں کل احادیث کی تعداد 7494 ہیں اور ایک ہی جلد ہے۔

(4) امام ابوالقاسم طبرانی' آپ کی کنیت ابوالقاسم ہے' نام سلیمان احمد بن ایوب بن مطیر لخمی طبرانی کے صاحبزادے ہیں' ملک شام کے شہر عکہ میں صفر 260ھ میں پیدا ہوئے' آپ کی بہت ساری تصنیفات ہیں جن میں سے تین معاجم کو اہلِ علم کے ہاں بہت سراہا گیا۔ ایک معجم الکبیر' دوسری معجم الصغیر اور تیسری معجم الاوسط ہے۔ معجم کبیر صحابہ کی مسانید کو حروفِ معجم کی ترتیب کے مطابق جمع کیا جبکہ معجم الاوسط کو امام طبرانی نے اپنے شیوخ اور اساتذہ کے ناموں کی ترتیب کے مطابق تالیف کیا ہے۔ اور ان شیوخ کی تعداد تقریباً 2000 ہے۔ اس معجم میں تیس ہزار روایات آئی ہیں۔ معجم الکبیر طبرانی کا جو نسخہ میرے پاس ہے وہ مکتبہ ابن تیمیہ' القاھرہ کا ہے اور 25 مجلدات پر مشتمل ہے اور ہر جلد کی نمبرنگِ حدیث مختلف ہیں' یکجا اور مسلسل الرقم نہیں ہے۔ البتہ آپ کی ایک کتاب الدعاء ہے' یہ نسخہ جو میرے پاس ہے یہ دارالحدیث' القاھرہ کا نشر کردہ ہے اور اس میں کل احادیث کی تعداد 3251 ہیں اور ایک جلد میں ہے۔

(5) امام ابوعوانہ یعقوب بن اسحاق بن ابراہیم بن یزید اسفرائینی' آپ حافظ الحدیث' عادل اور ثقہ تھے' آپ شافعی المذہب تھے۔ آپ کی وفات 316ھ میں ہوئی۔ قبر اسفرائین نیشاپور میں ہوئی ہے۔ آپ کی حدیث شریف کی کتاب کا نام ''الصحیح المسند'' ہے جس کو اب ''مسند ابوعوانہ'' بھی کہتے ہیں۔ مختلف اداروں نے اس کی اشاعت کی ہے البتہ جو نسخہ راقم کے پاس ہے وہ دارالمعرفۃ' بیروت' لبنان کا ہے اور 5 مجلدات پر مشتمل ہے اور اس میں کل احادیث کی تعداد 8717 ہیں' البتہ پانچویں جلد ہی میں فہرست وغیرہ بھی ہے۔

Marfat.com

(6) امام ابوجعفر محمد بن احمد بن احمد الطحاوی الحنفی ہیں' آپ کی ولادت 239ھ میں ہوئی' نہایت ہی پرہیزگار' فقیہہ اور دانش مند تھے۔ مصر میں ریاستِ حنیفہ کا سہرا انہیں کے سر تھا' آپ پہلے شافعی تھے' بعد مذہبِ حنفی اختیار کر لیا۔ امام طحاوی' امام مزنی شافعی کے بھانجے تھے۔ مذہبِ حنفی میں آپ کی بہت مفید کتابیں ہیں۔ جس میں سب سے زیادہ مشہور و معروف تصنیف ''شرح معانی الآثار طحاوی'' ہے۔ ''بیان مشکل الآثار'' ''مختصر فی الفقہ'' ''تفسیر احکام القرآن''۔ آپ کا وصال 82 سال کی عمر میں ذی القعدہ 321ھ کو ہوا۔

البتہ راقم کے پاس موجود شرح معانی الآثار کا جو نسخہ ہے وہ 4 مجلدات پر مشتمل ہے اور اس میں احادیث و آثار صحابہ کی تعداد: 7467 ہیں اور ان کی شرح بہت اعلیٰ وارفع آپ کے قلم سے مزین بھی ہے۔ یہ مختلف اداروں نے نشر کی ہے' البتہ جو نسخہ میرے پاس ہے وہ عالم الکتب' بیروت' لبنان کا ہے۔ علامہ شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی رحمہ اللہ لکھتے ہیں کہ مختصر الطحاوی کے دیکھنے سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ حنفی مذہب کے محض مقلد ہی نہ تھے بلکہ مجتہد منتسب تھے کیونکہ اس مختصر میں بہت سے ایسے مسائل لکھے ہیں جو حنفی مذہب کے خلاف ہیں اور یہی وجہ ہے کہ فقہائے حنفیہ میں اس مختصر کا اس قدر چرچا و شہرت نہیں ہے۔

(بستان المحدثین صفحہ 230)

(7) ابن السنی' آپ کی کنیت ابوبکر' نام احمد ہے۔ ابوبکر احمد بن محمد بن اسحاق بن ابراہیم دینوری' آپ ابن السنی سے مشہور و معروف ہیں' آپ حافظ الحدیث' امام' ثقہ اور عادل تھے' امام ابن السنی ''سنن نسائی'' کے راوی ہیں' آپ نے 80 سال سے زیادہ عمر پائی ہے۔ 364ھ کے اخیر میں آپ کا وصال ہوا۔ آپ کی تصنیف کا نام ''عمل الیوم واللیلۃ ابن السنی'' ہے۔ راقم کے پاس جو

Marfat.com

اس کتاب کا نسخہ ہے اس میں کل احادیث کی تعداد: 773 ہیں اور یہ کتاب دارالکتاب العربی' بیروت' لبنان سے نشرشدہ ہے' اس ادارے کے علاوہ اور اداروں نے بھی اس کو چھاپا ہے۔ البتہ اس کتاب میں حضور نبی کریم ﷺ کے شب وروز کے اعمالِ شریفہ کا تذکرۂ خیر ہے۔

(8) امام حافظ ابواحمد عبداللہ بن عدی بن عبداللہ بن محمد بن مبارک جرجانی ہیں۔ آپ ابن عدی کے نام سے معروف ہیں۔ 277ھ میں ولادت ہوئی اور 365ھ میں وصال ہوا' آپ امام الوقت' حافظ الحدیث اور نقاد تھے' آپ امام نسائی کے شاگرد تھے' آپ کی مشہور ومعروف کتاب ''الکامل'' ہے جو کہ فنِ جرح وتعدیل ہے۔ آپ کی معجم ایک ہزار سے زیادہ شیوخ واساتذہ پر مشتمل ہے۔ امام ابن عدی کی کتاب ''الکامل فی ضعفاء الرجال'' جو نسخہ میرے پاس ہے وہ ایک کامل جلد ہے اور اس میں 17 اجزاء ہیں اور کُل اس کتاب کے صفحات: 2765 ہیں۔ البتہ مختلف اداروں نے اس کو نشر کیا ہے' البتہ جو نسخہ میرے پاس ہے وہ دارالفکر للطباعۃ والنشر والتوزیع' بیروت' لبنان کا ہے۔

(9) ابن الدمکن حافظ ابوعلی سعید بن عثمان بن سعید بن السکن بغدادی مصری' آپ اپنے وقت کے امام اور محدث تھے' علماءِ حدیث نے آپ کی کتاب ''الصحیح'' کو صحاح غیر مجردہ میں شمار کیا ہے' آپ نے اپنی کتاب میں تمام ضروری احکام ابواب کے مطابق ترتیب دیئے ہیں اور وہ روایات جمع کیں جن کا تعلق سنن ماثورہ سے ہے' آپ نے 353ھ میں مصر میں وفات پائی۔

(10) امام ابومحمد حسن بن عبدالرحمٰن بن خلّاد فارسی' آپ رامہرمز کے رہائشی تھے' اس لیے رامہرمزی مشہور ومعروف ہو گئے۔ آپ حافظ الحدیث' قاضی اور امام الوقت تھے۔ علم الحدیث میں آپ کی مشہور ومعروف کتاب ''المحدث الفاصل

Marfat.com

بین الراوی والواعی'' اور دوسری کتاب ''الامثال'' ہے۔ حافظ ابن مندہ نے اپنی کتاب ''الوفیات'' میں تحریر کیا ہے کہ رامہرمزی تقریباً 360ھ تک حیات رہے۔

تیسری صدی ہجری کے بعد راقم نے توفیقِ الٰہی سے چوتھی صدی ہجری کے چند مشہور و معروف محدثین کرام کے مختصر سے حالات و احوال بیان کرنے کا شرف پایا ہے' ان کے سوا بہت سے محدثین و مفکرین کے تذکرے اور تراجم محض طوالت کے خوف سے بچنے کیلئے نہ کیے گئے چونکہ طلباء کرام جن کو ربِ تعالیٰ حدیث اور شروحِ حدیث کا مطالعہ کرنے کی توفیق دیتا ہے' اکثر وہ حضرات محدثین کرام کے تراجم کا مطالعہ نہ کرنے کی وجہ سے حدیث صحیح اور سقیم میں فرق نہ کر سکتے ہیں' سو اس کی ایک وجہ یہ بھی ہے کہ تراجم و سوانح عمری محدثین کی کتابیں زیادہ تر مواد عربی میں ہے' سو بہت سارے طلباء عربی سے ناواقف ہونے کی وجہ سے اِدھر توجہ نہیں دیتے' سو اس طرح وہ اپنے آپ میں وہ خوبی اُجاگر نہیں کر سکتے جو علم کا معیار ہے' سو اسی وجہ سے راقم چند ایک معروف محدثین کے احوال بیان کر رہا ہے' بمعہ صدی کے تاکہ ہمیں یہ علم ہو سکے کہ اوّلین پانچ صدیوں میں علم حدیث پر کتنا کام ہو چکا ہے' پھر مزید اس علم نے کیسے ترقی پائی۔ سو اس کے پیش نظر میرے مطالعہ میں جو کتابیں رہیں' امام ذہبی کی ''تذکرۃ الحفاظ'' امام عسقلانی کی ''تہذیب التہذیب'' اور علامہ شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی رحمہم اللہ علیہم کی ''بستان المحدثین'' جیسے کہ ان کے مطبوعات کی تحقیق پہلے گزر چکی ہے۔ (تذکرۃ الحفاظ جلد 2 رقم الحاکم: 914' رقم دارقطنی: 725' رقم ابن حبان: 879' رقم طبرانی: 875' ابوعوانہ رقم: 772' رقم امام طحاوی: 797' ابن السنی رقم: 792' رقم ابن عدی: 893' رقم ابن السکن: 840' رقم الرامہرمزی: 870' یہ ان سب سے خلاصۃً تحریر کیا گیا ہے نہ کہ تفصیلاً۔ بستان المحدثین صفحات: 95-101-118-137-140 وغیرہ)

Marfat.com

پانچویں صدی ہجری کے بعض معروف محدثین اور اُن کی کتبِ احادیث

چوتھی صدی ہجری کے بعد اب پانچویں صدی ہجری کے دَور کا آغاز ہوا چاہتا ہے جس میں عالم اسلام کے نامور محدثین کرام اور شارحینِ احادیث نے علمِ حدیث میں اپنا نام اور کتب کا مزید اضافہ کر کے فنِ علمِ حدیث کو مزید چار چاند لگا دیئے' سو مطالعہ کریں ان نامور ستاروں کا اور ان کی جمع وتدوین کتبِ احادیث کا!

(1) امام بیہقی

ان کی کنیت ابوبکر' نام احمد بن الحسین ہے۔ بیہقی کی نسبت بیہق کی طرف ہے اور بیہق نیشاپور کے گاؤں کا نام ہے' آپ کی ولادت ماہِ شعبان 384ھ کو ہوئی۔ آپ کے اساتذہ میں امام حاکم' ابوطاہر' ابن فورک متکلم اصولی' ابوعلی روزباری صوفی اور عبدالرحمٰن سلمی صوفی سے علوم کو حاصل کیا۔ امام بیہقی کی تصنیفات کی فہرست طویل ہے' تاہم چند آپ کی مقبول ترین کتابوں کا ذکر کرتا ہوں: (1) سنن الکبریٰ بیہقی (2) شعب الایمان بیہقی (3) دلائل النبوۃ بیہقی (4) دعوات الکبیر بیہقی (5) الآداب بیہقی (6) کتاب الاسماء والصفات بیہقی (7) کتاب البعث والنشور بیہقی وغیرھا (7) فضائل الاوقات۔ آپ فقہ شافعی کے ماننے والوں میں سے تھے۔ آپ کا وصال بیہق' نیشاپور میں 10 جمادی الاولیٰ کو 458ھ میں ہوا۔ آپ کی کتاب سنن الکبریٰ بیہقی کا جو نسخہ میرے پاس ہے وہ فہارس کو ملا کر کُل 15 مجلدات ہیں اور

Marfat.com

ان میں احادیث و آثار کی تعداد 22440 ہے۔ یوں تو یہ مختلف اداروں نے شائع کی ہے' البتہ جو میرے پاس ہے وہ دار الفکر للطباعۃ والنشر والتوزیع کی ہے۔ آپ کی دوسری کتاب ''الآداب بیہقی'' ہے جو نسخہ میرے پاس ہے وہ دار الکتب العلمیہ' بیروت' لبنان کا ہے اور اس میں کُل احادیث کی تعداد 1594 ہے۔ آپ کی تیسری کتاب ''الدعوات الکبیر'' جو نسخہ میرے پاس ہے وہ 2 مجلدات پر مشتمل ہے اور غراس للنشر والتوزیع الکویت کا ہے اور دونوں جلدوں میں کُل احادیث کی تعداد 671 ہے۔ آپ کی چوتھی کتاب ''فضائل الاوقات'' ہے جو نسخہ میرے پاس ہے وہ دار الکتب العلمیہ' بیروت' لبنان کا ہے اور ایک کامل جلد ہے اور اس میں کُل احادیث کی تعداد 350 ہے۔ آپ کی پانچویں کتاب ''الجامع لشعب الایمان بیہقی'' یہ کتاب فہارس کو ملا کر کُل 14 مجلدات پر مشتمل ہے اور اس میں احادیث کی تعداد 10756 ہیں جہاں پر اس کتاب کے مختلف ناشرین ہیں' البتہ جو نسخہ میرے پاس ہے وہ مکتبۃ الرشد للنشر والتوزیع' القاھرہ کا ہے۔ آپ کی چھٹی کتاب ''معرفۃ السنن والآثار بیہقی'' فہارس سمیت 15 مجلدات پر مشتمل ہے' البتہ اس میں کل احادیث کی تعداد 20879 ہے۔ سو جو نسخہ میرے پاس ہے وہ جامعہ الدراسات الاسلامیہ' کراچی' پاکستان' والآثار دار قتیبۃ للطباعۃ والنشر' دمشق' بیروت کا ہے۔ آپ کی ساتویں کتاب ''السنن الصغیر بیہقی'' ہے جو کہ 4 مجلدات پر مشتمل ہے' جو میرے پاس نسخہ ہے اس کی چار جلدوں میں کُل احادیث کی تعداد 4478 ہیں اور جامعہ الدراسات الاسلامیہ' کراچی' پاکستان سے نشر شدہ ہے۔ آپ کی آٹھویں کتاب سیرۃ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے موضوع پر بنام ''دلائل النبوۃ بیہقی'' اس کتاب کا جو نسخہ میرے پاس ہے اس کی 7 جلدیں ہیں اور یہ کتاب دار الکتب العلمیہ' بیروت' لبنان سے شائع ہوئی ہے۔ ان کا وصال دسویں جمادی الاولیٰ 458 کو شہر نیشاپور

Marfat.com

میں وصال ہوا۔ (تذکرۃ الحفاظ جلد2 صفحہ 1134 تا 1132، رقم:1014) (بستان المحدثین صفحہ 134-133 با اضافہ راقم)

(2) امام خطیب بغدادی

آپ کی کنیت ابوبکر، نام ونسب احمد بن علی بن ثابت بن احمد بن مہدی ہے۔ آپ حافظ کبیر، شام اور عراق کے محدث ہیں۔ آپ 24 ذیقعدہ 392ھ کو پیدا ہوئے، طلبِ علمِ حدیث کے لیے بصرہ، کوفہ، شام، نیشاپور، اصفہان، دینور، ہمدان، رے اور حجاز کے اسفار کیے۔ آپ کے اساتذہ میں ابوالحسن، ابوعمر مہدی، ابوالحسین ابن المیتم، ابوالقاسم عبدالرحمٰن بن محمد السراج القاضی، ابوالحسن بن عبدکویہ، محمد بن عیسیٰ اور بہت سے محدثین کرام سے۔ آپ کے شاگردوں میں ابوالفضل بن خیرون، فقیہہ نصر المقدسی، امام ابونصر بن ماکولا مشہور ومعروف محدث ہیں۔ عبداللہ ابن احمد سمرقندی، آپ کی کتابوں کی تعداد قریباً 60 ہے۔ پہلے راقم ان کی اُن کتب کا ذکر کر رہا ہے جو راقم کے پاس موجود ہیں: (1) ''الجامع لأخلاق الراوی وآداب السامع'' دارالکتب العلمیہ، بیروت، لبنان سے شائع کردہ ہے، اس میں 10 اجزاء ہیں اور کل صفحات کی تعداد 439 ہے۔ (2) ''الفصل للوصل المدرج فی النقل'' دارالہجرۃ للنشر والتوزیع سے شائع کردہ ہے، کل صفحات کی تعداد 1152 ہے۔ (3) ''الرحلۃ فی طلب الحدیث'' روائع تراثنا الاسلامی 1395ھ کی شائع کردہ ہے اور کل صفحات کی تعداد 254 ہے۔ (4) ''الکفایۃ فی علم الروایۃ'' کل صفحات کی تعداد 452 ہے۔ (5) ''تالی تلخیص المتشابہ'' آپ کی یہ کتاب 2 جلدوں پر محیط ہے اور اس کو نشر کیا ہے: دار الصمیعی للنشر والتوزیع السعودیہ نے، جلد 1 اور 2 کے صفحات 734 ہیں (6) امام خطیب بغدادی کی ایک اور کتاب کا نام ''تقیید العلم'' ہے اور ایک کامل جلد میں ہے، اس کے کل صفحات 227 ہیں اور اس کو طبع کیا ہے: دارالاستقامۃ، القاہرۃ،

Marfat.com

مصر نے۔(6)''کتاب البخلاء''اس کو طبع سے آراستہ کیا ہے: دار ابن حزم للطباعۃ والنشر والتوزیع' بیروت' لبنان' اور اس کتاب کے کل صفحات 228 ہیں۔(7) آپ کی سب سے زیادہ مشہور و معروف کتاب ''تاریخ بغداد'' ہے' البتہ جو نسخہ میرے پاس ہے اُس کی 17 مجلدات ہیں اور اس کو طبع کیا ہے: دار الغرب الاسلامی' بیروت' لبنان نے 1422ھ۔(8)''تہذیب شرف اصحاب الحدیث'' المکتب الاسلامی' بیروت' لبنان سے نشر شدہ ہے اور اس کے کُل صفحات 144 ہیں۔ان کے علاوہ آپ کی درج ذیل کتابیں ہیں: (9) السابق واللاحق (10) المتفق والمفترق (22) المؤتلف (12) کتاب الرواۃ عن مالک (13) غنیۃ المقتبس فی المتلبس (14) تمییز المتصل الاسانید (15) روایۃ الابناء عن الآباء۔ان کے علاوہ اور بہت سی مفید تصانیف ہیں جو محدثین کیلئے سرمایۂ معلومات کا کام دیتی ہیں۔تذکرہ نگاروں نے لکھا ہے کہ امام خطیب بغدادی نہایت دولت مند اور متمول تھے۔ اپنی دولت کو علمائے حدیث اور طلبہ پر خرچ کرتے تھے۔آپ کا وصال 7 ذی الحجہ 463ھ میں ہوا۔امام ابو اسحاق شیرازی شافعی رحمہ اللہ جو کہ شیخ شوافع ہیں' علم ظاہر و باطن کے جامع ہیں' ان کے جنازے کو کاندھے پر اُٹھایا۔(تذکرۃ الحفاظ جلد 2 صفحہ 1146 تا 1135' رقم:1015)(بستان المحدثین صفحہ 186,187,190 (راقم) بااضافہ)

(3) امام ابن عبد البر قرطبی اندلسی

امام شیخ الاسلام حافظ المغرب ابو عمر یوسف بن عبد اللہ بن عبد البر بن عاصم نمری' قبیلۂ نمر بن قاسط سے تعلق رکھنے کی وجہ سے نمری کہے جاتے ہیں۔آپ اُندلس میں ربیع الثانی 368ھ میں پیدا ہوئے۔طلبِ علم کیلئے آپ اُندلس' مصر اور مکہ مکرمہ کے شیوخ واساتذہ سے استفادہ کرتے ہیں۔آپ کے شاگرد حمیدی کہتے ہیں کہ ابن عبد البر فقیہہ' مفسر' علو حدیث اور رجال کے عالم کبیر تھے۔امام باجی کہتے ہیں کہ امام

Marfat.com

ابن عبدالبر کی طرح اُندلس میں حدیث میں کوئی شخص نہ تھا۔ آپ کی چند تصنیفات درج ذیل ہیں:

(1) ''التمهيد لما في الموطا من المعاني والاسانيد'' یہ موطا امام مالک کی مشہور و معروف شرح ہے۔

(2) ''الاستذکار'' یہ کتاب بھی موطا امام مالک کی شرح ہی ہے' البتہ تمہید کے مقابلے میں اجمال ہے' البتہ جو نسخہ راقم کے پاس ہے' یہ 9 مجلدات پر مشتمل ہے اوراس کو طبع کیا ہے: دارالکتب العلمیہ' بیروت' لبنان سے۔

(3) ''الکافی'' چونکہ آپ فقہ کے لحاظ سے مالکی تھے' اس لیے اس کتاب میں آپ نے فقہ سے متعلق احادیث کو جمع کیا ہے اور احکام پر بحث کی ہے۔ اس کتاب کا جو نسخہ میرے پاس ہے وہ طبع ہے' مكتبة الرياض المدينة' الرياض البطحاء کا ایک کامل جلد ہے' اس کتاب کے کُل صفحات ہیں: 1184۔

(4) ''جامع بيان العلم وفضله'' آپ کی یہ کتاب وہ عظیم تحفہ ہے اہل علم کیلئے جس میں علماء کرام سے متعلق روایات جمع شدہ ہیں۔ اور یہ کتاب جو میرے پاس نسخہ ہے وہ طبع ہے: دار ابن الجوزی المملكة العربية السعودية سے۔

(5) ''الاستيعاب في معرفة الاصحاب'' اس کتاب میں اصحاب کرام رضی اللہ عنہم اجمعین کی تاریخ و سیرت اور اعلیٰ کردار کے تذکرے بیان کیے گئے ہیں۔ اس کتاب کا جو نسخہ میرے پاس ہے وہ کامل ایک جلد کا ہے اور اس میں 4 مجلدات ہیں اور کل صفحات 2092 ہیں اور یہ کتاب طبع ہے: دارالجیل' بیروت' مصر سے۔

(6) ''کتاب الانتقاء'' اس کتاب میں امام ابوحنیفہ' امام مالک اور امام شافعی رضی اللہ عنہم کے فضائل و مناقب کا بیان ہے۔ آپ عرصے تک اُندلس کے مغربی حصے میں رہائش پذیر رہے' پھر اس کے بعد اُندلس کے مشرقی حصہ کی جانب

Marfat.com

منتقل ہو گئے۔ ربیع الآخر 464ھ میں آپ کا وصال ہوا' اُس وقت آپ کی عمر 95 سال تھی۔

(تذکرۃ الحفاظ جلد 3 صفحہ 1132 تا 1128' رقم:1013 با اضافہ (راقم))

(4) الامام ابوعبداللہ محمد الحمیدی اندلسی بغدادی

آپ کی کنیت ابوعبداللہ ہے' نام محمد ہے' المعروف حمیدی سے ہیں۔ (لیکن یاد رہے کہ یہ صاحبِ مسند الحمیدی نہیں ہیں۔ راقم) نام نسب یوں ہے: ابوعبداللہ محمد بن ابونصر فتوح بن عبداللہ بن فتوح ابن جہد بصل ازدی' اُندلس کے مشرق ایک جزیرہ ہے: میورقہ' اسی جزیرہ میں آپ کی ولادت 420ھ میں ہوئی۔ امام حمیدی نے اُندلس' شام' عراق' مصر اور دیگر شہروں کے اساتذہ سے علمِ حدیث حاصل کیا پھر آپ بغداد آ گئے اور یہی کے ہو کر رہ گئے۔ آپ کے اساتذہ درج ذیل ہیں:

ابن حزم اندلسی' امام ابن عبدالبر مالکی' امام ابوزکریا عبدالرحمٰن بخاری' امام ابوالقاسم الجیانی دمشقی' امام ابوبکر خطیب بغدادی اور ابوغالب بشران اموی ہیں۔

آپ متقی' ثقہ اور علل کے امام تھے۔ آپ نے درج ذیل کتب لکھی ہیں: (1) کتاب الجمع بین الصحیحین (صحیح بخاری اور صحیح مسلم کی احادیث کو یکجا کیا) (2) تاریخ اندلس (3) الذھب المسبوک فی وعظ الملوک (4) کتاب الرسل۔

آپ کا وصال 488ھ میں ہوا' آپ ظاہری بھی کہلاتے ہیں۔ حمیدی کی جب وفات ہوئی' ابوبکر شاشی الامام نے جو کہ مشہور و معروف فقیہہ شافعی ہیں' ان کا جنازہ پڑھایا' شیخ ابواسحاق شیرازی رحمہ اللہ کی قبر کے نزدیک انہیں دفن کیا گیا۔ سو آپ کو صفر 491ھ میں ولی کامل حضرت بشر حافی رحمہ اللہ کے پاس دفن کیا گیا۔ یہ حمیدی کی کرامت ہے کہ ان کا کفن تازہ' بدن بالکل صحیح سالم تھا (گلا سڑا نہ تھا) اور بہت دور تک اس کی خوشبو آ رہی تھی۔ (تذکرۃ الحفاظ جلد 4 صفحہ 1220 تا 1218' رقم:1041) (بستان المحدثین صفحہ 214)

Marfat.com

چھٹی صدی ہجری کے بعض مشہور ومعروف محدثین اور اُن کی کتب

اب تک آپ پانچ صدیوں میں علم حدیث شریف پر ہونے والے کام کی تفصیل وتحقیق کا مطالعہ کر چکے ہیں' ان صدیوں میں مرتب شدہ احادیث پاک کے مجموعوں کی بھی تفصیل کا مطالعہ کر چکے ہیں' یہ بات یاد رکھیں کہ یہ بعض معروف ومشہور علماءِ محدثین کا ذکر خیر کیا گیا ہے نہ کہ اس میں سارے کا سارے بیان گزرا ہے کیونکہ اس کیلئے دفتر درکار ہیں' اصل مقصود یہ تھا کہ مختصر طور پر اس علم کے اوپر ہونے والا کام اور محدثین کرام کے بعض احوال کا ذکر کر دیا جائے' سو اب توفیقِ الٰہی سے حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے بعض معروف محدثین کرام جو کہ چھٹی صدی میں گزرے ہیں' اُن کے احوال کا مطالعہ کریں:

(1) امام حافظ ابوالقاسم علی ابن عساکر

کنیت ابوالقاسم' نام ونسب: علی بن حسن بن ھبۃ اللہ بن عبداللہ بن حسین' دمشق کے رہائشی تھے اور ابن عساکر سے معروف تھے۔ آپ اپنے وقت کے حافظ الحدیث' امام' شیخ' حافظ الکبیر' فخر الآئمہ کے القابات سے مشہور ومعروف تھے۔ آپ کی ولادت 499ھ کے آغاز میں ہوئی' آپ علمِ حدیث کی طلب کیلئے بغداد' کوفہ' اصفہان' مرو اور ھرات کے علمی مراکز کا سفر کر کے فیض یاب ہوئے۔ آپ کے شیوخ اور اساتذہ کی تعداد 1300 ہے۔ امام ابن نجار کہتے ہیں کہ آپ اپنے وقت کے امام

Marfat.com

المحدثین تھے۔ حفظ' اتقان اور علمی ریاست کا ان پر خاتمہ ہوا۔ امام سمعانی کہتے ہیں کہ ابن عساکر حافظ' ثقہ' صاحبِ اتقان' دین دار اور صاحبِ علم وفضل تھے۔ امام حافظ عبدالقادر لکھتے ہیں کہ میں نے ابن عساکر سے زیادہ مضبوط حافظہ رکھنے والا نہ دیکھا۔ آپ کے بیٹے محدث بہاؤ الدین قاسم فرماتے ہیں کہ میرے والد جماعت کے پابند تھے' ہر روز رات کو تلاوتِ قرآن میں مصروف رہتے اور رمضان کے مہینہ کے لگا تار روزے رکھتے اور عبادت کرتے تھے' آپ کثیر التصانیف تھے' آپ کی کتب 105 ہیں لیکن جو شہرت اور مرتبہ ''تاریخ دمشق'' کے حصہ میں آیا وہ قابلِ ستائش۔ البتہ ''تاریخِ دمشق'' کا جو نسخہ راقم کے پاس ہے اُس کی 80 مجلدات ہیں اور اس کو طبع کی دولت سے آراستہ کیا ہے: دار الفکر للطباعۃ والنشر والتوزیع 1415ھ نے۔ آپ کا وصال 11 رجب 571ھ کو ہوا۔ آپ کو باب الصغیر میں دفن کیا گیا۔

(تذکرۃ الحفاظ جلد 4 صفحہ 1333 تا 1328' رقم: 1094)

(2) امام ابو سعد عبدالکریم سمعانی

آپ کی کنیت ابو سعد ہے اور آپ کا نام عبدالکریم ہے' نسب یوں ہے: ابو سعد عبدالکریم بن احمد الحافظ تاج الاسلام معین الدین بن ابی بکر بن العلاء المجتہد ابی المظفر منصور بن محمد بن عبدالجبار السمعانی المروزی ہیں۔ آپ کی ولادت 506ھ میں ہوئی' 509ھ میں آپ اپنے والد محترم کے ساتھ نیشاپور لے گئے۔ 510ھ میں ان کے والد محترم کا وصال ہو گیا۔ آپ حافظ القرآن تھے اور علم کیلئے مرو' اصفہان' بغداد' کوفہ' دمشق' بخارا' سمرقند اور بلخ کا سفر کر کے وہاں کے اہلِ علم سے استفادہ حاصل کیا۔ آپ کو جس کتاب کی وجہ سے شہرت ملی وہ آپ کی کتاب ''المعجم'' ہے جو کئی جلدوں پر مشتمل ہے۔ اور آپ کی دوسری کتاب ''التحبیر'' ہے جس میں اُنہوں نے اپنے شیوخ اور اساتذہ کا ذکرِ خیر کیا ہے۔ آپ نے 56 سال کی عمر پا کر

Marfat.com

562ھ میں وصال فرمایا۔ (تذکرۃ الحفاظ جلد 4 صفحہ 1318 تا 1316 'رقم:1090)

(3) امام محی السنۃ ابو محمد حسین بغوی

نام آپ کا حسین اور کنیت ابو محمد ہے۔ القابات: محی السنہ اور رکن الدین ہے۔ آپ کے والد کا نام مسعود بن محمد بن الفراء' امام محی السنہ بغوی۔ مجتہد' حافظ اور اپنے زمانے کے امام تھے۔ آپ کا شمار علماء ربانیین میں ہوتا تھا۔ آپ عبادت گزار' زاہد اور قناعت پسند تھے۔ آپ نے علم فقہ اور حدیث میں امام قاضی حسین سے خوب استفادہ حاصل کیا' آپ شافعی المذہب کے ماننے والے تھے۔ آپ نے 80 سال کی عمر پا کر 516ھ میں وصال فرما گئے اور اپنے شیخ امام قاضی حسین کی قبر کے پاس دفن کیے گئے۔

آپ کی چند مشہور و معروف اور یادگار تصانیف درج ذیل ہیں:

(1) ''تفسیر معالم التنزیل المعروف تفسیر بغوی'' جو نسخہ راقم کے پاس ہے' وہ ایک جلد میں کامل ہے' دار ابن حزم للطباعۃ والنشر والتوزیع' بیروت' لبنان کا ہے اور اس کے کل صفحات 1487 ہیں۔

(2) ''مصابیح السنۃ'' میرے پاس جو نسخہ ہے وہ 4 مجلدات پر مشتمل ہے اور یہ کتاب طبع ہوئی ہے: دار المعرفہ' بیروت' لبنان 1407ھ۔

(3) ''الانور فی شمائل النبی المختار'' اس کتاب کو طبع کیا ہے: دار المکتبی للطباعۃ والنشر والتوزیع 1416ھ' اس کتاب میں فضائل و مناقب حضور نبی کریم ﷺ کے بیان کیے گئے ہیں' کُل احادیث کی تعداد 1257 بیان کی گئی اور ایک کامل جلد میں ہے۔

(4) آپ کی ایک اور کتاب ''شرح السنۃ'' ہے جو میرے پاس نسخہ ہے وہ فہارس کو ملا کر کل 16 مجلدات پر مشتمل ہے اور اس میں کُل احادیث کی تعداد 4422 ہیں

Marfat.com

اور یہ کتاب طبع کی ہے: المکتب الاسلامی' بیروت والوں نے۔

(5) آپ کی ایک کتاب ''التھذیب'' بھی ہے۔

امام ابن ابی حاتم رازی فرماتے ہیں: ابوالقاسم بغوی اس قابل ہیں کہ ان کی حدیث صحیح میں داخل کی جائے۔ امام دارقطنی فرماتے ہیں: امام بغوی حدیث پر کم ہی کلام کرتے ہیں لیکن جب کلام کرتے ہیں تو یوں لگتا ہے جیسے لکڑی میں کیل ٹھونک دی۔ امام ابن عدی فرماتے ہیں: امام بغوی عالمِ حدیث اور اوراق تھے۔ معلوم ہوا کہ ابوالعباس ابن شحنہ دنیا میں وہ آخری شخص ہیں جنہوں نے امام بغوی کی عالی حدیث روایت کی ہے' ان دونوں کے درمیان صرف چار راویوں کا واسطہ ہے۔ امام خطیب بغدادی فرماتے ہیں: آپ قابلِ اعتماد' پختہ کار' سمجھ دار اور فنِ حدیث کے جاننے والے تھے۔ (تذکرۃ الحفاظ جلد 4 صفحہ 1259 تا 1257' رقم: 1062)

(4) حافظ الحدیث امام قاضی عیاض مالکی اُندلسی سبتی

نام: عیاض' کنیت: ابوالفضل' لقب: عالم المغرب۔ نسب یوں ہے: عیاض بن موسیٰ بن عمرو بن موسیٰ بن عیاض بن محمد بن موسیٰ بن عیاض۔ آپ سبتہ کے باشندے تھے۔ 476ھ میں ولادت ہوئی۔ خاندانی تعلق یمن کے مشہور قبیلہ حمر سے تھا۔ آپ امام' علامہ اور شیخ الاسلام ہیں۔ آپ کے چند مشہور ومعروف اساتذہ وشیوخ درج ذیل ہیں: (1) حافظ ابوعلی غسانی (2) امام قاضی ابوالولید بن رشد (3) قاضی ابوعبداللہ بن حمدین (4) ابومحمد بن عتاب عتابی (5) شیخ ابوبکر طوسی اور بہت سے آئمہ ہیں۔ امام ابوالعباس شمس الدین احمد بن محمد بن ابی بکر خلکان رحمہ اللہ متوفی 681ھ لکھتے ہیں کہ آپ اپنے زمانے میں امام الحدیث تھے اور اس کے متعلقہ علوم میں سب لوگوں سے زیادہ علم رکھتے تھے۔ علم نحو' علم لغت' کلام عرب اور ان کے ایام اور انساب میں بھی آپ صاحبِ علم تھے اور آپ نے بہت سی فائدہ دینے والی کتابیں لکھیں۔

Marfat.com

امام ابوالقاسم بن بشکوال فرماتے ہیں: وہ علوم وفنون کے ماہر صاحبِ فراست اور بیدار دانش مند تھے۔ ابن ابار فرماتے ہیں کہ وہ حافظ الحدیث' فقہاء محدثین اور ادباء کے امام تھے۔ ان کی کتابیں اور اشعار اس کی گواہی دیتی ہیں۔ امام ذہبی لکھتے ہیں کہ آپ نے بہترین کتابیں تصنیف کی ہیں جو اطراف واکناف عالم میں پھیل گئیں اور ان کی وجہ سے آپ کی شہرت اور پھیل گئی۔ آپ کا وصال 544ھ میں مراکش میں ہوا۔ آپ کی درج ذیل تصانیف ہیں:

(1) الشفاء بتعریف حقوق مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم' جتنی آپ کی اس کتاب کو پذیرائی ملی' یہ فقط اس کتاب کا ہی خاصہ ہے حتیٰ کہ اعلام ومحدثین نے اس کتاب کی شروحات بھی لکھی ہیں۔ اس کتاب کا جو نسخہ میرے پاس ہے وہ دارالکتب العلمیہ' بیروت' لبنان والوں کا ہے اور اس کی 2 مجلدات ہیں' یہ کتاب بارگاہ رسالت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں مقبول شدہ ہے۔ (2) ترتیب المدارک وتقریب المسالک فی ذکر فقہاء مذہب مالک (3) کتاب العقیدہ (4) شرح حدیث اُم زرع (5) جامع التاریخ (6) مشارق الانوار فی اقتضاء صحیح الآثار (7) اکمال المعلم بفوائد المسلم' یہ صحیح مسلم شریف کی شرح اور فوائد پر مشتمل ہے' میرے پاس جو نسخہ ہے وہ دارالوفاء للطباعۃ والنشر والتوزیع کا ہے اور 9 مجلدات پر مشتمل ہے۔ (8) التنبیہات المشبطہ فی شرح کلمات مشکلۃ والفاظ متعلقۃ (9) الاعلام بحدود قواعد الاسلام' اس کتاب کا جو نسخہ راقم کے پاس ہے وہ نشر ہے دارالفضیلۃ للنشر والتوزیع والتصدیر قاہرہ سے۔ (10) الالماع فی ضبط الروایۃ وتقیید السماع (11) المعجم فی شرح ابن السکر (12) نظم البرھان علی صحۃ حزم الاذان (13) مقائد الحسان فی ما یلزم الانسان (14) غنیۃ الکاتب بغیۃ الطالب (15) العیون الستۃ فی اخبار السبۃ (16) الاجوبۃ المعسرۃ عن الاء سلۃ المعیرۃ (17) رجوبۃ القرطبین (18) السیف المسلول علی من اسب اصحاب الرسول

Marfat.com

(19)الصفا بتحریر الشفاء (20) مصالح الافہام فی شرح الاحکام (21)غیریب الشہاب۔ (سیر اعلام النبلاء صفحہ 2884 تا2882' جز:2' بیت الافکار الدولیۃ' بیروت' 2004ء) (وفیات الاعیان جلد 3 صفحہ 485 تا483' رقم:511' دار صادر' بیروت' لبنان' 1970ء) (تذکرۃ الحفاظ جلد 4 صفحہ 1306 تا1304' رقم:1083۔ باضافہ (راقم) (بستان المحدثین صفحہ 346-345)

کتاب الشفاء کی شروحات

راقم اس کتاب کی وہ شروحات بیان کررہا ہے جو راقم کے پاس توفیقِ الٰہی سے ذاتی موجود ہیں۔ اللہ تعالیٰ اپنے حبیبِ کریم ﷺ کے صدقے مہربانی فرمائے۔

(1) نسیم الریاض' یہ شرح امام شہاب الدین احمد بن محمد بن عمر الخفاجی مصری رحمہ اللہ متوفی 1069ھ کی ہے' البتہ جو نسخہ میرے پاس ہے وہ دارالکتب العلمیہ' بیروت' لبنان والوں کا ہے اور اس کی 6 مجلدات ہیں۔ (2) شرح الشفاء للقاضی عیاض' یہ شرح علامہ علی القاری حنفی رحمہ اللہ متوفی 1014ھ کی ہے اور جو نسخہ میرے پاس ہے' وہ 2 مجلدات پر مشتمل ہے اور دارالکتب العلمیہ' بیروت' لبنان والوں کا ہے۔ اللہ ورسولہ اعلم! (راقم)

(5) امام ابوالحسن رزین اُندلسی

کنیت: ابوالحسن' نام: رَزِین' نسب یوں ہے: رزین بن معاویہ بن عمار عبدری اندلسی سرقسطی' مکہ مکرمہ میں لمبا قیام کیا۔ یہیں رہتے ہوئے مکتوم اور عیسیٰ بن ابوذر الہروی سے حدیث کا سماع کیا۔ اپنے زمانے کے حافظ الحدیث اور امام الحدیث اور شیخ تھے۔ امام رزین نے کئی کتابیں لکھیں مگر آپ کی شہرت اور مقبولیت ''کتاب التجرید'' سے ہوئی۔ اس کتاب میں سنن ابن ماجہ کے سوا صحاح کی پانچ کتابوں اور مؤطا امام مالک کی روایات کو ایک جگہ جمع کر دیا گیا' آپ کی دوسری کتاب ''اخبارِ مکۃ'' ہے۔ امام رَزِین نے احادیث کے مصادر اور تجرید میں بہت ہی محنت کی ہے۔

Marfat.com

سو آپ کا وصال 520ھ میں مکہ مکرمہ میں ہوا۔ (سیر اعلام النبلاء صفحہ 1692' جزء2)

(6) امام ابوالقاسم خلف ابن بشکوال

نام آپ کا خلف ہے' کنیت: ابوالقاسم اور اپنے پردادا بشکوال کی نسبت سے مشہور ومعروف ہیں۔ والد کا نام یہ ہے: عبدالملک' نسب یوں ہے: ابوالقاسم خلف بن عبدالملک بن مسعود بن موسیٰ بن بشکوال بن یوسف انصاری اُندلسی ہیں۔ امام ابوالقاسم ابن بشکوال اُندلس کے محدث اور مؤرخ تھے۔ 494ھ میں ولادت ہوئی اور اُندلس ہی کے محدثین سے علمِ حدیث حاصل کیا۔ روایت کے طرق اور وجوہ پر کامل دسترس رکھتے تھے۔ آپ اپنے شیوخ واساتذہ سے چار سو (400) چھوٹی بڑی کتابوں کی سند روایت کی ہے۔ آپ نہایت اعلیٰ اخلاق اور کردار کے مالک تھے۔ مختلف عنوانات پر آپ نے 50 کتابیں تحریر کی ہیں۔ اُندلس کے شہر اشبیلہ میں امام ابن العربی کی نیابت میں جج بھی رہے۔ آپ نے بعد میں اپنے آپ کو علمی خدمت کیلئے وقف کردیا۔ سو 84 سال کی عمر پاکر 8 رمضان المبارک 556ھ کو آپ کا وصال ہوا۔ آپ کو امام یحییٰ بن یحییٰ لیثی کے مقبرے میں دفن کیا گیا۔

(تذکرۃ الحفاظ جلد 4 صفحہ 1341 تا 1339' رقم: 1097)

(7) حافظ الحدیث امام عبدالرحمٰن ابن جوزی

آپ کا نام عبدالرحمٰن ہے' کنیت: ابن جوزی' نسب یوں ہے: عبدالرحمٰن بن ابوالحسن علی بن محمد بن علی بن عبیداللہ بن عبداللہ القرشی البغدادی۔ مزید آگے چل کر آپ کا نسب خلیفۂ اوّل حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ تک جاملتا ہے۔ آپ کے پردادا کے گھر میں جو کہ واسط میں تھا' ایک درخت جوزہ (اخروٹ) کا تھا' اس درخت کے سوا شہر واسط میں کوئی جوزہ کا درخت نہ تھا' اس لیے آپ جوزی کہلائے' آپ کی ولادت 508ھ میں بغداد میں ہوئی' تین سال کی عمر میں والد کا سایہ سر سے اُٹھ گیا

Marfat.com

پھر آپ کی تربیت آپ کی پھوپھی نے کی۔ آپ نے علم کی طلب کیلئے دور دراز کے سفر کیے اور چوٹی کے محدثین کرام سے علم حاصل کیا۔ آپ کے اساتذہ اور شیوخ کے نام درج ذیل ہیں: ابوالقاسم بن حصین، علی بن عبدالواحد دینوری، ابوعبداللہ حسین بن محمد بارح، ابوالسعادات احمد بن احمد متوکلی، اسماعیل بن ابی صالح مؤذن، فقیہہ ابوالحسن بن زاغونی، ھبۃ اللہ بن طبر، ابوغالب بن نباء، ابوبکر محمد بن حسین مرزفی، ابوغالب محمد بن حسن ماوردی، خطیب اصفہان ابوالقاسم عبداللہ بن محمد، ابن سمرقندی، ابوالوقت سجزی، ابن ناصر اور بہت سے نام ہیں۔ آپ کی مجلس وعظ بہت مشہور و معروف تھی اسی لیے آپ ''واعظ الآفاق'' کہلاتے تھے، ان کی مجلس میں عموماً ہزاروں کا مجمع ہوتا تھا۔ اور کبھی کبھار ایک لاکھ تک تعداد پہنچ جاتی، الموفق عبداللطیف کہتے ہیں کہ امام ابن جوزی خوبصورت اور خوش سیرت تھے۔ آپ کی تالیفات کی تعداد 285 سے بھی زیادہ ہے۔ آپ ہر فن کے ماہر تھے۔ آپ کی کتب تفسیر، حدیث، فقہ، تاریخ وغیرہ میں تھیں۔ آپ کی تالیفات اطراف واکناف میں پھیل گئی تھیں۔ امام ابن جوزی حافظ الحدیث، عالم عراق اور واعظ آفاق ہیں۔ امام ابن خلکان لکھتے ہیں کہ وہ اپنے زمانے کے ممتاز عالم اور حدیث و وعظ میں وقت کے امام تھے اور اُنہوں نے متعدد فنون میں کتابیں تحریر کیں۔ یوں تو آپ کے تلامذہ جمع غفیر ہیں مگر راقم اُن میں سے چند مشاہیر علماء محدثین کے اسماء تحریر کر رہا ہے:

(1) محی الدین بن امام ابن جوزی (2) شمس الدین یوسف بن فرغلی بن امام ابن جوزی (3) حافظ عبدالغنی (4) علامہ ابن نجار (5) علامہ ابن خلیل (6) علامہ تلق یلدانی (7) علامہ ابن عبدالدائم (8) علامہ نجیب (9) علامہ عبداللطیف (10) علامہ شیخ شمس الدین بن ابوعمر فخر علی اور خلفِ کثیر ہیں جو آپ سے فیض یاب ہوئے۔ امام ابن جوزی رحمہ اللہ کا وصال بروز جمعہ 13 رمضان المبارک 597ھ کو 90 سال کی عمر

Marfat.com

پا کر ہوا اور آپ باب حرب کے مقبرے میں مدفون کیے گئے۔ (تذکرۃ الحفاظ جلد 4 صفحہ 1348 تا 1342 ' رقم:1098) (وفیات الاعیان جلد 3 صفحہ 142 تا 140 ' رقم:370)

امام ابن جوزی کی گراں قدر تصانیف

چونکہ امام ابن جوزی ایک بالغ نظر متبحر عالم اور امام ہونے کے ساتھ ساتھ مصلح اُمت بھی تھے' سو آپ کا قلم بڑی خوبصورتی سے موتی پروتا ہوا دلکش اور دلائل سے بھرپور کتابوں کا خزانہ تیار کر کے گیا:

(1) تفسیر زاد المسیر فی علم التفسیر' جو نسخہ میرے پاس ہے' وہ ایک ہی کامل جلد کا ہے اور اس کو طبع کیا ہے: المکتب الاسلامی دار ابن حزم نے 1423ھ اور کل صفحات ہیں:1648۔

(2) المعنی فی علوم القرآن (3) تذکرۃ الاریب فی اللغہ (4) الوجوہ والنظائر' 1 جلد (5) فنون الافنان' 1 جلد (6) جامع المسانید ابن جوزی' میرے پاس جو نسخہ ہے وہ 8 مجلدات پر مشتمل ہے اور اس میں کل احادیث کی تعداد 7797 ہیں اور یہ نشر ہوئی ہے دار الرشد' بیروت' لبنان سے۔ (7) الحدائق' 2 جلدیں (8) نقی العقل' ایک ضخیم جلد (9) عیون الحکایات' 2 جلدیں (10) التحقیق فی مسائل الخلاف' 2 جلدیں (11) مشکل الصحاح' 4 جلدیں (12) الموضوعات' 2 جلدیں (13) الواھیات' 3 جلدیں (14) الضعفاء' 1 جلد (15) تلقیح فہوم الاثر' 1 جلد (16) المنتظم فی التاریخ' 10 جلدیں (17) المذہب فی المذہب' 1 جلد (18) الاشعار' 2 جلد (19) المواقیت فی الخطب الوعظیہ (20) نسیم السحر' 1 جلد (21) المنتخب' 1 جلد (22) المدہش فی المعاضرہ' 1 جلد (23) صفوۃ الصفوۃ' یہ کتاب جو میرے پاس ہے یہ دار الکتاب العربی سے طبع ہے' بیروت لبنان سے اور ایک کامل جلد ہے اور اس کے کل صفحات ہیں: 965۔ (24) اخبار الاخیار' 1 جلد (25) اخبار النساء' 1 جلد

Marfat.com

(26)الوفاء بفضائل المصطفیٰ ﷺ' جونسخہ میرے پاس ہے وہ کامل ایک جلد ہے اوراس میں کل احادیث کی تعداد:1624 ہیں' اس میں حضورﷺ کی سیرت اور فضائل و مناقب بیان ہوئے ہیں اور اس کو نشر کیا ہے: دارالکتب العلمیہ' بیروت' لبنان نے۔

اس کے علاوہ اور بہت سی کتب ہیں جن کو یہاں بیان کرنا ممکن نہیں ہے' سو مزید تفصیل کیلئے آپ کی سوانح کا مطالعہ کریں۔ اللہ تعالیٰ ہم سب پر رحم وکرم مہربانی فرمائے۔ آمین بجاطٰہٰ ویٰسین ﷺ!

(8)امام ابوالقاسم عبدالرحمٰن سہیلی

نام: عبدالرحمٰن' کنیت: ابوالقاسم اور ابوزید' والد کا نام: عبداللہ۔ نسب یوں ہے: ابوالقاسم عبدالرحمٰن بن عبداللہ بن احمد بن اصبغ بن حسین بن سعدون اُندلسی مالقی۔ آپ کا تعلق اُندلس کے مشہور شہر مالقہ سے متصل سہیل نامی ایک گاؤں سے ہے۔ اس گاؤں کا نام سہیل اس لیے رکھا گیا تھا کہ ستارۂ سہیل صرف اسی گاؤں کے پہاڑ کے اوپر سے نظر آتا تھا' اس نسبت کی وجہ سے آپ سہیلی مشہور ہو گئے۔ امام سہیلی نے اُندلس کے مختلف شیوخ اور اساتذہ سے فیض یاب ہوئے۔ آپ کو عربی زبان میں اتنی مہارت تھی کہ اس کے امام کہلائے۔ دوسرے فنون میں انہیں کافی دستگاہ حاصل تھا۔ آپ نہایت ہی لائق فائق ہوئے۔ آپ کے تلامذہ کی تعداد بھی بہت زیادہ تھی۔ ابوجعفر بن زبیر فرماتے ہیں کہ امام سہیلی کا علم وسیع تھا۔ آپ نحو' لغت' تفسیر' حدیث' رجال' انساب' علمِ کلام اور اُصولِ فقہ کے عالم قدیم وجدید تاریخ کے ماہر تھے۔ آپ کی سیرت کی مشہور و معروف کتاب ''الروض الانف'' ہے' آپ کی یہ کتاب 4 مجلدات پر مشتمل ہے۔ جونسخہ میرے پاس ہے وہ شائع ہوئی ہے: دارالکتب العلمیہ' بیروت' لبنان سے۔ اس میں حضور نبی کریم ﷺ کی سیرتِ مبارکہ

Marfat.com

کو نہایت شرح و بسط سے لکھا ہے۔ آپ کی دوسری کتاب ''الاعلام بما لھم فی القرآن من الأعلام'' ہے۔ ایک اور کتاب ''فرائض'' سے متعلق ہے' آپ کو جج کا عہدہ بھی ملا۔ امام سہیلی کے شاگرد ابوالخطاب ابن وہبہ فرماتے ہیں کہ سہیلی بہت پاکیزہ اور متقی تھے۔ ان کی زندگی تنگ دستی سے بسر ہوتی تھی' لیکن آپ ہمیشہ شکر کرنے والے' اور قناعت پسند تھے' آپ کا وصال 581ھ میں ہوا۔ (تذکرۃ الحفاظ جلد 4 صفحہ 1350 تا 1348' رقم:1099) (وفیات الاعیان جلد 3 صفحہ 144-143' رقم:371)

☆☆☆☆☆

Marfat.com

ساتویں صدی ہجری کے بعض مشہور و معروف محدثین کرام

چھٹی صدی ہجری کے مشہور ومعروف بعض محدثین کرام کے حالاتِ زندگی کا مطالعہ کرنے کے بعد اب اسی طرح ساتویں صدی ہجری کے بعض مشہور ومعروف محدثین کرام کے حالات کا بھی مطالعہ کریں کہ ان علماءِ محدثین کرام نے علمِ حدیث کی ترویج واشاعت کیلئے کتنی محنت کی ہے۔ اس صدی میں بہت سارے علمی مجموعے تیار ہوئے۔

(1) امام ابوالسعادات مبارک مجدالدین ابن اثیر الجزری

آپ کا نام مبارک' کنیت ابوالسعادات اور لقب مجدالدین ہے۔ آپ کے والد کا نام ابوالکرم محمد بن عبدالکریم بن عبدالواحد شیبانی ہے۔ 544ھ ربیع الاول میں جزیرۂ ابن عمر میں ولادت ہوئی۔ اس جزیرہ کو رئیس عبدالعزیز بن عمر نے آباد کیا تھا۔ اس کے نام پر جزیرۂ ابن عمر موسوم ہو گیا۔ اس جزیرے کے چاروں طرف دریائے دجلہ احاطہ کیے ہوئے ہے اور شہر موصل سے اوپر واقع ہے۔ ابوالسعادات مجدالدین' ابن اثیر کے اسم سے معروف و مشہور ہوئے' آپ کے چھوٹے بھائی ابوالحسن عزالدین علی بھی ابن اثیر کے اسم سے معروف ہیں۔ یہ دونوں بھائی علم وفضل میں یکتائے روزگار تھے۔ امام مجدالدین ابن اثیر الجزری کی پرورش جزیرۂ ابن عمر میں ہوئی۔ اس کے بعد آپ شہر موصل سے منتقل ہو گئے۔ مجدالدین قائمازالخارم الزینی

Marfat.com

نائب سلطنت کے دربار سے وابستہ ہو گئے۔ اور کتابت و انشاء کی خدمت پر مامور کیے گئے۔ ایک زمانہ ایسا بھی آیا کہ 589ھ میں آپ کو گرفتار کر کے اسیر کر لیا گیا۔

امام مجدالدین ابن اثیر جزری نے گھر میں رہتے ہوئے تالیف وتصنیف کا سلسلہ جاری رکھا' آپ نے متعدد علماء کرام کو اپنے پاس رکھا جو ان کی تصنیف وتالیف میں مدد کرتے' یہ حضرات لکھتے اور مصادر و مآخذ سے مواد جمع کرتے تھے۔ آپ نے بہت ساری کتب تصنیف کیں مگر جس کتاب کی وجہ سے آپ کو شہرت ملی وہ آپ کی کتاب ''جامع الاصول'' ہے' اس کتاب کو آپ نے امام رزین بن معاویہ کی کتاب ''التجرید'' کو سامنے رکھ کر مرتب کیا' اس میں مؤطا امام مالک' صحیح بخاری' صحیح مسلم' سنن ابوداؤد' سنن نسائی اور جامع ترمذی کی روایات کو اسانید کو حذف کر کے ایک جگہ جمع کر دیا گیا۔ ''جامع الاصول'' کا جو نسخہ میرے پاس ہے وہ 12 مجلدات پر مشتمل ہے اور اس میں کل احادیث کی تعداد: 9523 ہے۔ اور یہ کتاب شائع کی ہے: مکتبۃ الحلوانی نشر وتوزیع 1389ھ نے۔ آپ کی تیسری کتاب ''الانصاف فی الجمع بین الکشف والکشاف'' یہ تفسیر ثعلبی اور تفسیر کشاف سے ماخوذ ہے۔ (4) کتاب الأدعیہ والاذکار (5) کتاب البدیع فی شرح الفصول (6) کتاب الشافی فی شرح مسند الامام الشافعی (7) دیوانِ رسائل۔

امام مجدالدین کا وصال موصل میں ذی الحجہ 606ھ کو ہوا اور اندرون شہر درب الدرج کی رباط میں مدفون ہیں۔

(مقدمہ جامع الاصول الجزری جلد 1 صفحہ 12-11' مکتبۃ الحلوانی)

(2) امام ابوالحسن علی عزالدین ابن اثیر

نام: علی' کنیت: ابوالحسن' لقب: عزالدین' ابن اثیر کے نام سے معروف ہیں۔ والد کا نام ابوالکرم محمد بن محمد بن عبدالکریم ہے۔ آپ کا خاندان اصلاً نیشاپوری ہے۔ ابن عمر جزیرہ میں آپ کی ولادت 555ھ میں ہوئی۔ آپ مجدالدین ابن اثیر کے

Marfat.com

چھوٹے بھائی ہیں۔ امام ابن اثیر نے بغداد' دمشق' حلب اور موصل کے شیوخ اور اساتذہ سے فیض پایا اور فراغت پانے کے بعد آپ نے علم وفضل میں کمال عروج پایا۔ آپ اپنے زمانے کے نامور محدث' مؤرخ اور لغوی تھے۔ آپ امام' علامہ' حافظ اور فخر العلماء تھے۔ آپ کو اصحاب کرام کے انساب کے بارے میں خوب علم تھا۔ آپ کے گھر میں ہر وقت علماء کرام کا مجمع رہتا تھا' اسی لیے آپ کے گھر کو دار العلماء کہا جاتا تھا۔ عاجزی وانکساری کیلئے آپ ضرب المثل تھے' آپ اپنی حکومت کی طرف سے شام کے سفر میں بھی رہے۔ آپ نے موصل کی مکمل تاریخ لکھنے کیلئے قلم اُٹھایا مگر وہ مکمل نہ ہو سکی' آپ نے مختلف موضوعات پر لکھا اور بہت لکھا ہے۔ آپ نے جن کتابوں پر قلم اُٹھایا' بہت شہرت ملی۔ خاص طور پر صحابہ کرام کے حالاتِ زندگی کے متعلق ''اسد الغابہ فی معرفۃ الصحابہ'' اس کتاب کا جو نسخہ راقم کے پاس ہے وہ ایک کامل جلد میں ہے اور اس کے کل صفحات:1655 ہیں' اس کتاب کو شائع کیا ہے: دار ابن حزم' بیروت' لبنان سے 1433ھ۔ آپ سے قبل اس موضوع پر امام احمد بن حنبل اور امام ابن عبد البر نے بھی لکھا ہے مگر آپ نے اس کو حسنِ ترتیب سے بیان کیا ہے۔ خاص طور پر امام ابن حجر عسقلانی نے اس کتاب سے خوب استفادہ حاصل کیا ہے' اپنی کتاب ''الاصابہ فی تمییز الصحابہ'' میں۔ آپ کی دوسری بڑی تصنیف ''الکامل'' ہے۔ البتہ اس کتاب کا جو نسخہ میرے پاس ہے وہ ایک مکمل جلد میں ہے اور اس کے کل صفحات:1946 ہیں اور اس کو شائع کیا ہے: بیت الافکار الدولیۃ' اُردن نے۔ تاریخ کے طلبہ اور اساتذہ اور علماء کرام اس کتاب سے خوب فائدہ اُٹھاتے ہیں۔ آپ کا وصال 650ھ میں ہوا ہے۔ (تذکرۃ الحفاظ جلد 4 صفحہ 1400-1399' رقم:1124)

(3) امام حافظ ابو عمرو عثمان ابن الصلاح

آپ کا نام عثمان' کنیت ابو عمرو اور لقب تقی الدین اور والد کا نام عبد الرحمٰن بن

Marfat.com

عثمان بن موسیٰ ہے' آپ کے والد کا لقب صلاح الدین تھا۔ اس نسبت کی وجہ سے ابن صلاح سے معروف ہو گئے۔ آپ نسلاً کردری تھے' عراق کے شمال میں اربل کے علاقہ اور شہرزور کے قریب ایک گاؤں شرخان میں پیدا ہوئے 522ھ کو' اسی لیے آپ کو کُردری' شرزوری اور شرخانی بھی کہتے ہیں۔ امام ابن الصلاح کے والد اپنے زمانے کے فقیہہ اور فقہ شافعی کے معتبر عالم اور مفتیٔ اعظم تھے۔ علم وفضل کی شہرت آپ کی دور دراز تک پھیلی ہوئی تھی۔ سو اسی لیے اپنے بیٹے ابن صلاح کی تعلیم و تربیت کی' آپ نے فقہ اور اُصولِ فقہ میں اپنے والد محترم سے خوب فیض پایا' پھر موصل چلے گئے' موصل کے اساتذہ اور شیوخ سے آپ نے تفسیر' حدیث اور لغت کا علم حاصل کیا' اس کے بعد آپ بغداد' شام' حلب' خراسان اور نیشاپور کے سفر کیے اور وہاں کے شیوخ سے علمِ حدیث کا سماع کیا۔ اپنے سفر کے آخر میں ملک شام رہ گئے اور وہیں پر اپنی تصنیف و تالیف کا کام شروع کیا۔ آپ اپنے علم وفضل کی وجہ سے مفتی اور شیخ الاسلام کہلائے' آپ نے مدرسہ ناصریہ القدس' مدرسہ رواحیہ القدس اور دارالحدیث دمشق کے مدارس میں شیخ الحدیث کے فرائض انجام دیئے۔ امام ابن الصلاح کے شاگرد امام ابن خلکان کہتے ہیں کہ شیخ ابن الصلاح تفسیر' حدیث' فقہ اور اسماء الرجال اور فنونِ حدیث میں اپنے وقت کے فضلائے میں سے تھے۔ متعدد علوم میں آپ کو کافی دسترس حاصل تھی اور آپ کے فتاویٰ مرجع خلائق تھے۔ آگے لکھتے ہیں: وہ میرے اساتذہ میں سے ایک تھے اور میں نے ان سے خوب فیض پایا۔ امام ذہبی لکھتے ہیں کہ تقی الدین ابوعمرو ابن الصلاح امام' مفتی اور شیخ الاسلام تھے۔ آپ پُرشوکت' بارعب اور خوش لباس تھے۔ امام سخاوی نے اپنی کتاب فتح المغیث کے آغاز میں آپ کو تقی الدین ابوعمرو عثمان بن صلاح الدین' علامہ' امام' حجۃ' حافظ' مفتیٔ عراق اور شیخ الاسلام کہا ہے۔ آپ نے درجہ ذیل کتب تصنیف کی ہیں: (1) طبقات الفقہاء

Marfat.com

الشافعیہ (2) الآمالی (3) فوائد رحلۃ (4) ادب المفتی والمستفتی (5) ملۃ الناسک فی صفۃ المناسک (6) شرح الوسیط فی فقہ الشافعی (7) الفتاویٰ (8) شرح صحیح مسلم (9) المؤتلف والمختلف فی اسماء الرجال (10) علوم الحدیث' آپ کی اس کتاب نے علماء کے ہاں بہت شہرت پائی اور مقدمہ ابن الصلاح سے مشہور ہوئی' آپ کی اس کتاب کا جو نسخہ میرے پاس ہے وہ نورالدین کی تحقیق سے ہے اور اس کے کل صفحات: 471 ہیں۔

(فتح المغیث جلد 1 صفحہ 16 'مکتبۃ دارالمنہاج للنشر والتوزیع السعودیۃ الریاض) (تذکرۃ الحفاظ جلد 4 صفحہ 1433 تا 1430 'رقم: 1141) (وفیات الاعیان جلد 3 صفحہ 245 تا 243 'رقم: 411)

(4) حافظ الحدیث شیخ الاسلام امام ابوزکریا محی الدین یحییٰ بن شرف النووی

آپ کا نام: یحییٰ' کنیت: ابوزکریا' لقب: محی الدین اور والد محترم کا نام شرف بن مُری الحزامی ہے۔ آپ مقامِ نوویٰ کے رہائشی تھے' اسی نسبت سے نووی معروف ہوئے۔ آپ اپنے زمانے کے امام' حافظ الحدیث اور شیخ الاسلام کہلائے۔ آپ کی ولادت محرم 631ھ میں ہوئی۔ 649 میں آپ نے دمشق کا سفر کیا' یہاں آ کر رواحیہ میں قیام پذیر ہوئے اور یہاں کے شیوخ اور اساتذہ سے فیض پایا۔ آپ کمال کا حافظہ رکھتے تھے۔ آپ نے ساڑھے چار ماہ میں کتاب التنبیہ یاد کر لی اور کتاب المہذب کا چوتھائی حصہ مطالعہ کر کے حفظ کر لیا۔ پھر اس کے بعد آپ نے حج بیت اللہ کیا۔ آپ ڈیڑھ مہینے تک مدینہ طیبہ میں رہے۔ شیخ ابوالحسن عطار فرماتے ہیں کہ مجھ سے امام نووی نے فرمایا: میں اپنے اساتذہ سے 12 اسباق پڑھتا تھا' مشکل الفاظ کے معانی و مطالب کے ساتھ اور لغوی الفاظ کو ضبط اعراب کے ساتھ لکھ لیتا۔ اللہ تعالیٰ نے میرے اوقات میں برکت دی' ایک روز میرے دل میں خیال آیا کہ طب کا مطالعہ بھی کروں' میں نے قانون شیخ کا مطالعہ کیا اور پوری توجہ کے ساتھ مطالعہ

Marfat.com

کرنے کے بعد اس سے میرے دل میں تاریکی پیدا ہوگئی' سو میں نے قانونِ شیخ کتاب کا نسخہ بیچ دیا اور طب کا مطالعہ بالکل ترک کر دیا۔ شیخ ابوالحسن عطار کہتے ہیں کہ امام نووی دن رات اپنا وقت ضائع نہیں کرتے' راستے میں چلتے ہوئے بھی مطالعہ کرتے۔ آپ نے 6 سال تک مسلسل مطالعہ کیا' پھر اس کے بعد تصنیف و تالیف کا کام شروع کر دیا' امام نووی عبادت و ریاضت' ذکر و فکر اور اذکار میں مشغول رہتے' پیوند شدہ کپڑے پہنتے' بقدرِ ضرورت کھانا کھاتے۔ شیخ رشید ابن معلم نے آپ کو ملامت کیا کہ آپ حمام نہیں جاتے' کھانا پینا بہت کم کھاتے ہیں' معمولی لباس پہنتے ہیں' ایسی حالت میں آپ کی صحت خراب ہو جائے گی' جو آپ دین کی خدمت کر رہے ہیں وہ پھر نہ ہو سکے گی۔ اس پر امام نووی نے جواب دیا: حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص اتنے روزے رکھتے کہ ان کا جسم نیلا پڑ گیا تھا' میرا جسم الحمدللہ صحیح ہے۔ میں ضرورت کے مطابق کھاتا پیتا ہوں اور لباس پہنتا ہوں۔ آپ پھل اور کھیرے نہیں کھاتے' کہتے ہیں کہ ان کے کھانے سے جسم میں رطوبت پیدا ہوتی ہے اور نیند بہت آتی ہے۔ آپ فقط صبح کے وقت کھانا کھاتے تھے۔ 665ھ میں آپ کو مدرسہ دارالحدیث کا ''شیخ'' مقرر کیا گیا۔ شیخ شمس الدین حنبلی کہتے ہیں کہ امام نووی امامِ کامل' حافظ الحدیث' صاحبِ اتقان اور تمام علوم میں قوی تھے۔ آپ نے تمام پسندیدہ اشیاء کو ترک کر دیا تھا۔ شیخ قطب الدین یونینی فرماتے ہیں کہ امام نووی علم' تقویٰ' عبادت' ریاضت میں یکتائے زمانہ تھے۔ آپ کے تذکرہ میں آتا ہے کہ آپ نے شادی نہ کی' ساری عمر علمِ حدیث کیلئے اپنے آپ کو وقف کر دیا۔ آپ بیت المقدس زیارت کیلئے گئے پھر واپس نویٰ کا سفر کیا' بعد آپ بیمار ہو گئے اور اس حد تک بیمار رہے کہ پھر ٹھیک نہ ہو سکے۔ بالآخر رجب 676ھ میں آپ کا وصال ہو گیا۔

آپ کی مشہور و معروف تصنیفات درج ذیل ہیں:

Marfat.com

(1) شرح صحیح مسلم للنووی: اس کتاب کا جو نسخہ راقم کے پاس ہے وہ 18 مجلدات پر مشتمل ہے اور اس کو طبع کیا ہے: ادارۃ القرآن والعلوم الاسلامیۃ' کراچی' پاکستان نے۔اس کے علاوہ بھی مطبوعات ہیں۔

(2) ریاض الصالحین: اس کتاب کا جو نسخہ میرے پاس وہ ضیاء العلوم پبلی کیشنز' بازار تلواں' راولپنڈی کا ہے اور اس میں کل احادیث کی تعداد: 1896 ہیں۔توفیقِ الٰہی سے راقم نے اس کتاب کا ترجمہ اُردو دو جلدوں میں کیا ہوا ہے' بنام ''سعادۃ المتقین ترجمہ ریاض الصالحین''۔

(3) اربعین نووی: آپ کی یہ کتاب 40 احادیث پر مشتمل ہے اور اربعین میں جو مقام اور مرتبہ اس کو حاصل ہوا' کسی اور کتاب کو نہ ملا۔توفیقِ الٰہی سے راقم نے اس کی شرح اور ترجمہ بھی کیا ہوا ہے: بنام ''الشرح القوی شرح اربعین نووی''۔اس کتاب کا جو نسخہ میرے پاس ہے وہ مکتبۃ دارالفتح' دمشق' توزیع المکتب الاسلامی' بیروت کا ہے۔

(4) الاذکار للنووی: اس کتاب کا جو نسخہ میرے پاس ہے وہ طبع ہے: مکتبہ دارالبیان' دمشق' بیروت سے 1414ھ کا۔اس کتاب میں کل 342 ابوب ہیں' اس میں کل 1309 احادیث مبارکہ ہیں اور کل صفحات 584 ہیں۔

(5) المجموع شرح المہذب: اس کتاب کا جو نسخہ راقم کے پاس ہے وہ ایک کامل جلد ہے اور اس میں دو اجزاء ہیں اور کل صفحات کی تعداد 2783 ہے اور یہ کتاب طبع ہوئی ہے: بیت الافکار الدولیۃ' اُردون' 2005ء۔

(6) تحریر لغات التنبیہ: آپ کی یہ کتاب جو میرے پاس ہے وہ ایک کامل جلد میں ہے اور اس کے کل صفحات 288 ہیں' یہ طبع ہوئی ہے: دارالکتب العلمیہ' بیروت' لبنان سے 2010ء۔

Marfat.com

(7) کتاب الایضاح: آپ کی یہ کتاب جو میرے پاس ہے:لدار البشائر الاسلامیۃ ولامکتبۃ الامدادیہ السعودیۃ 1414ھ سے طبع شدہ ہے اور اس کے کل صفحات 526 ہیں۔

(8) منہاج الطالبین وعمدۃ المفتین: اس کتاب کا جونسخہ میرے پاس ہے وہ طبع ہے: دار المنہاج للنشر والتوزیع 1426ھ اور اس کے کل صفحات 712 ہیں۔

(9) رُؤُوسُ المسائل وتحفۃ طلاب الفضائل: اس کتاب کا جونسخہ میرے پاس ہے وہ طبع ہے: دار النوادر 1431ھ کا اور اس کے کل صفحات 301 ہیں۔

(10) تہذیب الاسماء واللغات: میرے پاس جو اس کتاب کا نسخہ ہے وہ 4 مجلدات پر مشتمل ہے اور دار الکتب العلمیہ' بیروت' لبنان سے طبع ہے۔

(11) التبیان فی آداب حملۃ القرآن: اس کتاب کا جونسخہ میرے پاس ہے وہ طبع ہے: دار ابن حزم للطباعۃ والنشر والتوزیع' بیروت' لبنان سے اور اس کتاب کے کل صفحات 247 ہیں۔

(12) المبہمات

(13) الارشاد

(14) التقریب: آپ کی اس کتاب کا جونسخہ میرے پاس ہے وہ دار الکتاب العربی' بیروت والوں کا ہے اور کل صفحات 128 ہیں۔

(15) خلاصۃ الاحکام فی مہمات السنن وقواعد الاسلام: یہ کتاب جو میرے پاس ہے' کامل ایک جلد ہے' اس میں 2 اجزاء ہیں اور اس کو طبع کیا ہے: مؤسسۃ الرسالۃ اور کل صفحات 1247 ہیں' کُل احادیث وآثار کی تعداد 3883 ہے۔

(16) بستان العارفین: میرے پاس اس کتاب کا جونسخہ ہے وہ طبع شدہ ہے: دار البشائر اسلامیہ 1427ھ' بیروت' لبنان۔ اس کتاب کے کل صفحات 422

Marfat.com

ہیں۔
آپ شافعی مذہب کے ماننے والے تھے اور فقہ شافع کو بہت عروج اور کمال تک پہنچایا۔ (تذکرۃ الحفاظ جلد 4 صفحہ 1479-1474 'الرقم:1162 'باضافہ راقم)

(5) امام ابوالفتح تقی الدین محمد ابن دقیق العید

نام: محمد' کنیت: ابوالفتح 'لقب: تقی الدین اور والد کا نام علی ہے۔ حجاز کے مشہور و معروف شہر ینبع میں ماہ شعبان 625ھ کو پیدا ہوئے' آپ منفلوط کے رہائشی تھے' اسی لیے منفلوطی کہلوائے۔ آپ امام' فقیہہ' مجتہد' محدث' حافظ' علامہ اور شیخ الاسلام ہیں۔ آپ کے چند مشہور ومعروف شیوخ واساتذہ درجہ ذیل ہیں: (1) علامہ ابن المقیر (2) امام ابن جمیزی (3) سبط السّلفی (4) حافظ زکی الدین علامہ ابن عبدائم ابوالبقاء خالد بن یوسف اور ایک کثیر جماعت سے فیض پایا۔ امام ابن دقیق العید ازکیاءِ زمانہ میں شمار ہوتے تھے' بڑے وسیع العلم تھے اور کتابوں کا ذخیرہ اپنے پاس رکھتے تھے' پُر وقار اور سکون والی زندگی بسر کر رہے تھے۔ تقویٰ اور پرہیزگاری میں آپ کا جواب نہیں تھا۔ علامہ قطب الدین حلبی فرماتے ہیں کہ امام تقی الدین ابن دقیق العید اپنے زمانے کے امام تھے' علمِ زہد میں اپنے زمانے سے بڑھ کر تھے۔ آپ شافعی اور مالکی دونوں مذاہب کے زبردست عالم تھے۔ حدیث اور دیگر علوم میں حافظ اور متقق تھے۔ مہارتِ علوم میں ضرب المثل تھے۔ علامہ شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی رحمہ اللہ لکھتے ہیں کہ ازکیاءِ زمانہ سے وسعتِ علم میں بالاتر تھے' علم کے شغل میں اکثر شب بیداری کرتے اور بہت لکھا کرتے تھے۔ اُصول وعلوم معقول میں بھی مہارتِ تامہ رکھتے تھے۔ طریقِ تصوف میں بھی کمال حاصل تھا اور صاحبِ کرامات و خوارقِ عادات تھے۔ مالکی مذہب کی تحقیق اپنے والد ماجد سے کی تھی اور مذہب شافعی کو شیخ عزالدین ابن عبدالسلام سے حاصل کیا تھا۔ چنانچہ فقہ میں ہر دو مذاہب کے

Marfat.com

استاد کامل ہوئے۔

امام ذہبی لکھتے ہیں کہ فقہ مالک میں مختصر ابن حاجب کی ایک حصہ کی ایسی شرح تحریر فرمائی ہے کہ میں نے کتبِ فقہ میں ایسی کوئی کتاب نہیں دیکھی۔آپ سے بہت سارے لوگوں نے فیض پایا' آپ کے چند مشہور ومعروف تلامذہ کے نام درجہ ذیل ہیں: (1) قاضی القضاۃ (چیف جسٹس) شیخ علاء الدین قونوی' قاضی القضاۃ شیخ علم الدین بن اخنائی اور (3) حافظ قطب الدین وغیرہ۔

آپ کی چند تصانیف درجہ ذیل ہیں جو اہل علم کے ہاں شرفِ مقبولیت سے ہم کنار ہیں:

(1) شرح الاربعین حدیثاً النوویۃ: امام نووی کی کتاب اربعین کی شرح آپ کے قلم سے دستیاب ہے' البتہ جو نسخہ میرے پاس ہے وہ شائع شدہ ہے: المکتبۃ الفیصلۃ' مکہ مکرمہ سے' کل صفحات ہیں: 112۔ (2) شرح الالمام بأحادیث الاحکام: یہ نسخہ جو میرے پاس ہے 2 مجلدات پر مشتمل ہے اور اس کو طبع کیا ہے: دار اطلس للنشر والتوزیع 1418ھ نے۔ (3) شرح العمدہ (4) علوم الحدیث کتاب الاقتراح: اس کتاب کا جو نسخہ میرے پاس ہے وہ دار ابن القیم للنشر والتوزیع السعودیۃ والوں کا ہے اور اس کتاب کے کل صفحات 136 ہیں۔ (5) شرح مقدمہ المطرزی (6) کتاب الامام فی الاحکام: یہ کتاب مکمل نہیں اگر مکمل ہوتی تو 15 جلد میں ہوتی۔ (7) الاربعین فی الروایۃ عن رب العالمین۔آپ کا وصال دیارِ مصر میں صفر 702ھ میں ہوا۔ (تذکرۃ الحفاظ جلد 4 صفحہ 1484 تا 1481' رقم: 1168' بستان المحدثین صفحہ 336-335)

(6) حافظ الحدیث امام ابومحمد شرف الدین عبدالمؤمن شافعی

آپ کا نام: عبدالمؤمن' کنیت: ابومحمد' لقب: شرف الدین' نسب یوں ہے: عبدالمؤمن بن خلف بن ابی الحسن بن شرف بن خضر بن موسیٰ۔ 613ھ میں آپ کی

Marfat.com

ولادت ہوئی' آخر میں اول دِمیاط ہی میں فقہ حاصل کی' مزید طلبِ حدیث کیلئے مصر' اسکندریہ' بغداد' حلب' حماۃ' ماردین' حران' دمشق' عراق اور حرمین اور جزیرہ کے شیوخ اور اساتذہ سے علم حاصل کیا۔ علامہ ابن خلیل سے اس قدر فائدہ اُٹھایا کہ کتابوں اور مختلف اجزاء سے ایک اونٹ لاد کر لائے۔ آپ کے علم کی خاطر کثرت سے سفر کرنے سے ظاہر ہے' آپ نے اپنی معجم میں تین ہزار تین سو (3300) شیوخ اور اساتذہ کا ذکر کیا ہے۔ آپ نے چند اساتذہ کے نام یہ ہیں: (1) علی بن زید نساری (2) ظافر بن شعم (3) منصور بن دباغ (4) ابن مقیر (5) علی بن مختار (6) یوسف بن مجتسلی (7) ابونصر بن علیق (8) ابراہیم بن خیر (9) ابوالقاسم بن رواحہ (10) علامہ ابن خلیل (11) مضیہ قرشیہ (12) عبدالخالق نشتری (13) عیسیٰ بن حناط وغیرہ۔ مزید امام ذہبی لکھتے ہیں کہ آپ راست گو' حافظ' متقن تھے' ادب عربیت اور علم لغت میں ماہر تھے۔ فقہ میں اپنے زمانے میں فوقیت و بلند مقام رکھتے تھے۔ آپ دیانت دار' عقلمند' تواضع پسند' آپکے چہرہ پر ہر وقت مسکراہٹ کھلتی رہتی تھی۔ شاگرد آپ سے پیار کرتے تھے۔ آپ خوبصورت اور خوش اخلاق تھے' آپ کے سفید بال بڑے خوبصورت معلوم ہوتے' سو آپ ہر لحاظ سے جلیل القدر شخصیت کے مالک تھے۔ علامہ شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی لکھتے ہیں کہ آپ شافعی مذہب رکھتے تھے' بہت سی مفید کتابوں کے مصنف ہیں۔

امام ذہبی نے آپ کے شاگردوں کے نام درجہ ذیل بیان کیے ہیں: (1) امام ابوحیان اندلسی (2) امام ابوالفتح بصری (3) امام علم الدین برزانی (4) امام قطب الدین عبدالکریم (5) امام فخر نوری (6) امام تقی الدین سبکی (7) امام ابوالحسن یونینی (8) امام اثیر الدین (9) امام محی الدین نووی (10) امام قاضی علم الدین اخنائی (11) امام محمد بن محمد بیوری (12) امام کمال الدین بن عدیم اور خلق کثیر نے آپ

Marfat.com

سے استفادہ حاصل کیا ہے۔ آپ کی نافع اور محبوب کتابیں جو آپ نے تصنیف کیں' درجہ ذیل ہیں:

(1) کتاب التسلی والاغتباط جواب من تقدم من الافراط (2) تساعیات مطلقہ (3) کتاب ذکر ازواج النبی واولادہ واسلافہ (4) کتاب الذکر والتسبیح اعقاب الصلوٰۃ (5) العقد المثمن فیمن اسمہ عبدالمومن (6) کتاب فضل الخیل (7) کتاب فضل صوم ست من شوال (8) قبائل الخزرج والاوس (9) کشف المغطیٰ فی تبیین صلوٰۃ الوسطیٰ (10) مجالس بغدادیہ (11) مجالس دمشقیہ (12) مختصر السیرۃ النبویہ (13) اربعین تساعیات الاسناد والابدال (14) اربعین حلبیہ فی احکام النبویہ (15) اربعین فی الجہاد (16) اربعین متباینۃ الاسناد (17) اربعین موافقات عوالی (18) مأۃ تساعیۃ فی الموافقات وابدال العلیۃ (19) معجم دمیاطی (20) المتجر الرابح فی ثواب العمل الصالح۔ آپ کی یہ کتاب راقم کے پاس موجود ہے اور اس نیک اعمال سے متعلق 2122 احادیث جمع کی گئی ہیں اور اس کتاب کو طبع کیا ہے۔

علامہ شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی لکھتے ہیں کہ ایک اور حدیث کے درس کے بعد ان پر غشی طاری ہوئی' اسی حالت میں شاگرد انہیں مکان پر لے گئے' وہاں پہنچ کر غور سے دیکھا تو روح پرواز کر چکی تھی۔ عربی میں اس موت کو موتِ فجاءۃ کہتے ہیں۔ یہ واقعہ ذی قعدہ 705ھ میں پیش آیا۔ ان کے جنازہ پر لوگوں کا بہت ہجوم تھا۔

(تذکرۃ الحفاظ جلد 4 صفحہ 1479 تا 1477' رقم: 1166) (بستان المحدثین صفحہ 244-243)

(7) حافظ امام جمال الدین ابوالحجاج یوسف مزی

نام: یوسف' کنیت: ابوالحجاج' لقب: جمال الدین۔ نسب یوں ہے: یوسف بن زکی عبدالرحمٰن بن یوسف مزی دمشقی' آپ کی ولادت باسعادت حلب میں ربیع الاوّل 654ھ میں ہوئی' پرورش آپ کی دمشق کے مضافات مزہ میں ہوئی' اس

Marfat.com

مقام کو یہ بھی خصوصیت حاصل ہے کہ صحابی حضرت دحیہ کلبی رضی اللہ عنہ کے مدفون ہونے کا مقام ہے۔ عرب سے آ کر یہاں پر آپ کا خاندان آباد ہوا تھا۔ تحصیل علم کی تگ ودو کے لیے اوّلاً آپ نے قرآن پاک حفظ کیا' بعد میں فقہ شافعی کی تعلیم حاصل کی' پھر طلب علم حدیث کیلئے 675ھ سے آغاز کیا اور سب سے پہلے علامہ ابی الخیر سے کتاب الحلیہ سبقاً سبقاً پڑھی' پھر انہی سے مسند امام احمد' صحاح ستہ' معجم طبرانی' اجزاء طبرزدیہ اور اجزاء کندیہ کی بھی تعلیم حاصل کی اور امام اربلی سے صحیح مسلم کا دورہ کیا۔ سو مزید طلب حدیث کیلئے مزید 684ھ سے سفر پر نکلے۔ عز حرانی' ابوبکر بن انماطی' غازی اور اس جماعت کے دیگر محدثین سے فیض پایا۔ ان کے سوا پھر حرمین شریفین' حلب' حماۃ' بعلبک وغیرہ اور دیگر شہروں کے اسفار کیے۔ مزید امام ذہبی لکھتے ہیں کہ آپ محدثِ شام' نامور حافظِ حدیث' بلند پایہ عالم اور فنِ حدیث میں علمی شخصیت کے حامل ہیں۔ آپ ثقہ' حجۃ تھے' آپ کا علمی دائرہ وسیع ترین تھا' آپ بہت اعلیٰ اخلاق کے مالک تھے' بہت کم کلام کرتے' راست گو آپ کا شعار تھا۔ نوجوانی کی کوئی غلطی آپ سے نہ ہوئی' ہر وقت مطالعہ میں مصروف رہتے۔ فن اسماء الرجال میں تو آپ کا جواب ہی نہیں اور نہ ہی میں نے (یعنی امام ذہبی کہتے ہیں:) اس فن میں آنکھوں نے آپ جیسا کوئی اور دیکھا ہے۔ الدرالکامنہ میں آپ کے چند تلامذہ بیان کیے گئے جن کے نام یہ ہیں: (1) امام ابن سید الناس (2) شیخ ابن تیمیہ (3) امام تقی الدین سبکی (4) امام ذہبی صاحب تذکرۃ الحفاظ (5) امام برزالی (6) امام ابن عبدالہادی (7) امام صلاح الدین علائی (8) امام علاء الدین مغلطائی (9) امام ابن رافع سلامی (10) حافظ ابن کثیر' صاحبِ تفسیر و تاریخ بدایہ والنہایہ۔ چونکہ آپ کا رعب اور علمی دبدبہ ہر سو پھیل گیا تھا' اس سلسلے کو برقرار رکھتے ہوئے آپ نے لکھنے کی طرف بھی توجہ کی اور کیا خوب علمی خزانے چھوڑے ہیں' آپ نے اپنی عالمانہ' محدثانہ شان اپنی

Marfat.com

دو بڑی کتب میں ظاہر کی: (1) تہذیب الکمال اور (2) کتاب الاطراف۔ امام ذہبی لکھتے ہیں کہ آپ نے اپنی کتاب تہذیب الکمال 300 جزؤں میں تحریر کی‘ پھر کتاب الاطراف کو 80 جزؤں میں تحریر کیا‘ اپنے لیے احادیث کی تخریج کی اور املاءِ حدیث کیلئے مختلف مجالس قائم کیں۔ جن میں علا حدیث اور علم الرجال کے ایسے نازک‘ پیچیدہ مسائل حل کیے جو کہ پہلے حل نہ تھے۔ سو علم کا یہ روشن سورج 12 صفر 742ھ کو غروب ہوگیا۔ (تذکرۃ الحفاظ جلد 4 صفحہ 1500 تا 1498‘ رقم: 1176)

(1) تہذیب الکمال مزی: اس کتاب کا جو نسخہ میرے پاس ہے 35 مجلدات پر مشتمل ہے اور اس میں کُل 8045 صحابہ‘ تابعین‘ تبع تابعین‘ صحابیات وغیرہ کا تذکرہ‘ حالات و واقعات بیان ہوئے ہیں اور اس کتاب کو طبع کیا ہے: مؤسسۃ الرسالۃ 1403ھ نے۔ (الدرر الکامنہ جلد 4 صفحہ 462-461‘ رقم: 1261‘ با اضافہ (راقم)

(2) کتاب الاطراف: یہ آپ کی دوسری کتاب ہے جو کہ 180 اجزاء پر مشتمل ہے۔ اس کتاب کا جو نسخہ راقم کے پاس ہے وہ 13 مجلدات پر مشتمل ہے اور اس کو نشر کیا ہے: دار الغرب الاسلامی للطبعۃ الاولیٰ 1999ء۔ اس کتاب میں کُل احادیث کی تعداد 19626 ہیں۔ اللہ ورسولہ اعلم! (راقم)

(8) حافظ الحدیث امام ابوعبداللہ شمس الدین محمد الذہبی

آپ کا نام: محمد‘ کنیت: ابوعبداللہ‘ لقب: شمس الدین‘ ذہبی کے نام سے مشہور و معروف ہیں۔ والد کا نام: احمد بن عثمان‘ آپ کا آبائی پیشہ صرافی تھا‘ اسی لیے ذہبی سے مشہور ہوئے‘ آپ کے آباء واجداد اصلاً ترکمانی تھے پھر بعد میں ترکِ وطن کر کے دیارِ بکر کے شہر میافارقین میں آ کر رہنے لگے‘ پھر شام اور دمشق آ گئے‘ وہیں پر ربیع الاوّل 673ھ میں آپ کی ولادت ہوئی۔ طلبِ علم کیلئے آپ نے مصر‘ بعلبک‘ اسکندریہ‘ مکہ مکرمہ‘ حلب اور مما بلس کے بڑے بڑے شیوخ و اساتذہ سے شرفِ

Marfat.com

ملاقات کی اور ان سے فیض لیا۔ علامہ حسینی فرماتے ہیں کہ صرف معجم کبیر میں آپ کے اساتذہ کی تعداد 1000 بتائی جاتی ہے۔ آپ کے اساتذہ کے نام درجہ ذیل ہیں جو چند ایک تحریر کر رہا ہوں: (1) عبدالخالق بن علوان (2) زینب بنت عمر کندی (3) احمد بن اسحاق ابرقوہی (4) عیسیٰ بن عبدالمعصم بن شہاب (5) شیخ الاسلام امام ابن دقیق العید (6) امام ابومحمد دمیاطی (7) حافظ ابوالعباس ظاہری (8) ابوالحسن علی بن احمد عراقی (9) ابوالحسن یحییٰ بن احمد بن صواف۔

طبقات الشافعیہ میں امام تاج الدین سبکی لکھتے ہیں کہ آپ کے زمانے میں چار حفاظ الحدیث تھے: (1) امام مزی (2) امام برزالی (3) امام ذہبی (4) اور میرے والد (یعنی امام سبکی کے) مگر ان سب میں امام ذہبی لائق فائق تھے' اگر کوئی جرح و تعدیل کے شیخ تھے تو وہی تھے۔ امام ذہبی اپنے دور کے امام' حافظِ حدیث' مؤرخ اور صاحبِ تصانیف تھے۔ علمائے اسلام کا اتفاق ہے کہ حافظ ذہبی ثقہ' حجت اور صاحبِ اتقان تھے۔ آپ کا وصال 748ھ میں ہوا۔ آپ نے تصنیف و تالیف میں بہت ساری یادگار کتب چھوڑی ہیں جو کہ درجہ ذیل ہیں:

(1) تاریخ الاسلام الکبیر: اس کتاب کا جو نسخہ میرے پاس ہے وہ 53 مجلدات پر مشتمل ہے' اس کو طبع کیا ہے: دارالکتاب العربی' بیروت 1410ھ نے۔

(2) تذکرۃ الحفاظ: راقم کے پاس جو نسخہ ہے وہ 4 مجلدات پر مشتمل ہے' دارالکتب العلمیہ' بیروت' لبنان سے۔

(3) میزان الاعتدال: اس کتاب کا جو نسخہ میرے پاس ہے وہ 8 مجلدات پر مشتمل ہے اور اس کو طبع کیا ہے: مکتبہ رحمانیہ' اُردو بازار' لاہور' پاکستان نے۔

(4) سیر اعلام النبلاء: میرے پاس جو نسخہ ہے وہ کامل 1 جلد کا اور اس میں 13 اجزاء ہیں اور کل صفحات کی تعداد 4683 ہے' بیت الافکار الدولیہ' لبنان 2004ء کا۔

Marfat.com

(5) الکاشف: اس کتاب کا جونسخہ میرے پاس ہے وہ 2 مجلدات پر مشتمل ہے' اس کتاب کو طبع کیا ہے: دار القبلة للثقافة الاسلامية' جدہ' سعودیہ سے۔

(6) العبر فی خبر من عبر: یہ کتاب 6 مجلدات پر مشتمل ہے اور اس کو طبع کیا ہے: حکومت الکویت والوں نے' میرے پاس یہی نسخہ ہے۔

(7) معرفة القراء الکبار علی الطبقات والاعصار: اس کتاب کا جونسخہ میرے پاس ہے وہ ایک کامل جلد ہے اور اس کو طبع کیا ہے: مؤسسة الرسالة 1408ھ بیروت نے۔ دو مجلدات یکجا ہیں' کل صفحات 914 ہیں۔

(8) مناقب امام أبی حنیفة وصاحبیه أبی یوسف ومحمد بن الحسن: اس کتاب کا جونسخہ میرے پاس ہے وہ کامل 1 جلد ہے اور اس کو طبع کیا ہے: لجنة احیاء المعارف النعمانیه' حیدرآباد الدکن' الہند' 1366ھ نے' کل صفحات 94 ہیں۔

(9) مناقب الامام اعظم أبی عبداللہ سفیان بن سعید الثوری: اس کتاب کا جونسخہ میرے پاس ہے وہ کامل 1 جلد میں ہے اور اس کو طبع کیا ہے: لدار الصحابة للتراث بطنطا 1413ھ نے' کل صفحات 87 ہیں۔

(10) طبقات القراء: میرے پاس جونسخہ ہے وہ کامل 1 جلد ہے اور اس میں 13 اجزاء ہیں' اس کو طبع کیا ہے: طبعہ الاولیٰ 1418ھ۔ کل صفحات 1633 ہیں۔ تحقیق: ڈاکٹر احمد خان۔

(11) تراجم الائمة الکبار اصحاب السنن والآثار: اس کتاب کا جونسخہ میرے پاس ہے وہ عالم الکتب طبعة الاولیٰ 1413ھ' بیروت والوں کا ہے اور اس کتاب کے کل صفحات 204 ہیں۔

(12) معجم الشیوخ المعجم الکبیر: جو کتاب میرے پاس ہے وہ 2 مجلدات پر مشتمل ہے۔ اور اس کو طبع کیا ہے: مکتبة الصدیق الطائف المملکة العربیه السعودیه'

Marfat.com

جلد 1 کے صفحات 442 اور جلد 2 کے صفحات 535 ہیں۔

(13) معجم الشیوخ ذہبی: جونسخہ میرے پاس ہے اس کو طبع کیا ہے: دار الکتب العلمیہ' بیروت' لبنان والوں نے اس کے کل صفحات 734 ہیں۔

(14) المغنی فی الضعفاء للذہبی: اس کتاب کی 2 مجلدات ہیں۔ اس کتاب کا جونسخہ میرے پاس ہے' وہ طبع ہے: ادارۃ احیاء التراث الاسلامی بدولۃ قطر۔

(15) تذہیب تہذیب الکمال فی اسماء الرجال: جونسخہ میرے پاس ہے وہ 11 مجلدات پر مشتمل ہے اور اس کو طبع کیا ہے: الفاروق الحدیثہ للطباعۃ والنشر 1425ھ' القاھرہ۔

(16) تجرید اسماء الصحابۃ: یہ کتاب امام ابن اثیر رحمہ اللہ کی مشہور ومعروف کتاب اسد الغابہ کا اختصار ہے۔

(17) دول الاسلام

(18) قرۃ العینیہ فی ضبط رجال الصحیحین

(19) تلخیص المستدرک

(20) مختصر تاریخ بغداد

(21) مختصر المعلی لابن حزم

(22) کتاب الکبائر' رقم کے پاس یہ کتاب ایک کامل جلد میں ہے اور اس کو طبع کیا ہے: الدار المتحدہ للطباعۃ والنشر الطبعۃ الاولیٰ 1411ھ اور اس کتاب کے کُل صفحات 271 ہیں۔

(23) مختصر الاباطیل والموضوعات: اس کتاب کا جونسخہ میرے پاس ہے وہ المکتبۃ المکیۃ السعودیہ 1413ھ والوں کا طبع شدہ ہے اور اس کے کل صفحات 139 ہیں۔ (طبقات الشافعیہ الکبریٰ جلد 9 صفحہ 123 تا 100' رقم 1306' دار احیاء الکتب العربیہ)

Marfat.com

(البدر الطالع بما حسن من القرن السابع للشوکانی جلد 2 صفحہ 110' دار المعرفۃ' بیروت)

(طبقات الحفاظ للسیوطی: 521' دار الکتب العلمیہ' بیروت) (معرفۃ القراء الکبار جلد 2 صفحہ 687' مؤسسۃ الرسالۃ' بیروت' باضافہ' راقم)

کلامِ قادری

توفیقِ الٰہی سے راقم نے اب تک سات صدیوں میں علمِ حدیث پر ہونے والے کام کی کافی حد تک تفصیل بیان کر دی ہے' وہ بعض محدثین کرام جو کہ مشہور و معروف ہیں' سو کافی حد تک اس کام سے یہ ظاہر ہو گیا کہ میرے پیارے آقا ﷺ کے کلام مبارکہ کے جمع و تدوین کو بڑی خوش اسلوبی اور شوق ولگن سے جمع کیا گیا ہے۔ (راقم)

(9) شیخ السنۃ محدثِ شام' امام ابو عبداللہ محمد ضیاء الدین مقدسی

آپ کا نام: محمد' کنیت: ابو عبداللہ اور لقب: ضیاء الدین تھا۔ نسب یوں ہے: محمد بن عبدالواحد بن احمد بن عبدالرحمٰن بن اسماعیل بن منصور۔ 5 جمادی الآخر 569ھ میں آپ کی ولادت بیت المقدس میں ہوئی۔ اپنے وطن کی نسبت کی وجہ سے مقدسی سے مشہور و معروف تھے۔ علامہ ابن نجار فرماتے ہیں کہ طلبِ علم کا شوقین میں نے ان سے زیادہ کسی کو نہ دیکھا۔ امام ابن رجب فرماتے ہیں کہ آپ نے 500 سے زیادہ شیوخ و اساتذہ کی کتابیں نقل کی ہیں۔ آپ نے چند نامور اساتذہ و شیوخ درجہ ذیل ہیں:

(1) ابو المعالی بن صابی (2) ابو المجد بانیاسی (3) احمد بن موازینی (4) عمر بن علی جوینی (5) یحییٰ ثقفی (6) ابو القاسم بوصیری (7) مبارک بن معطوش (8) علامہ ابن جوزی (9) ابو جعفر صیدلانی (10) عبدالباقی بن عثمان (11) مؤید طوسی (12) عبدالعزیز بن محمد بزار (13) ابو المظفر (14) سمعانی (15) ابو طاہر سلفی۔

Marfat.com

امام ابن نجار فرماتے ہیں: میں نے نزاہت' عزت وعفت اور حسن اخلاق میں آپ کے مثل کسی کو نہیں دیکھا۔ علامہ عمر بن حاطب فرماتے ہیں: ہمارے استاذ و شیخ ابوعبداللہ اپنے زمانہ کے شیخ اور علم وحفظ اور ثقاہت و دیانت میں اپنی نظیر آپ علماءِ ربانیین میں سے شمار ہوتے تھے۔ امام ذہبی لکھتے ہیں: آپ محدثِ شام' شیخ السنہ' نامور امام' بلند پایہ حافظ حدیث اور نامور عالم ہیں۔ آپ بیت المقدس کے رہنے والے ہیں۔ علامہ زکی بن برزانی فرماتے ہیں: آپ ثقہ' علم کے پہاڑ' حافظ اور متدین تھے۔ علامہ ابن نجار فرماتے ہیں: آپ حافظ' متقن ' حجۃ' عالم' متقی اور پرہیز گار اور فنِ حجت رجال کے بہت زبردست عالم تھے۔ جہاں آپ سے بے شمار لوگوں نے فیض پایا' وہاں آپ کے چند نامور شاگردانِ رشید درجہ ذیل ہیں: (1) قاضی تقی الدین (2) ابن موازینی (3) ابن الفراء (4) نجم شعروائی (5) ابن خباز (6) تقی بن مومن (7) عثمان نسلیج (8) ابن خلال (9) ابوبکر بن عبدالدائم (10) عیسیٰ سمسار (11) قاضی سالم (12) ابن نجار (13) ابن نقطہ (14) شرف بن نابلسی (15) عمر بن حاجب۔

شیخ السنہ محدثِ شام امام ابوعبداللہ محمد ضیاء الدین مقدسی رحمہ اللہ کی درجہ ذیل تصانیف ہیں:

(1) کتاب الاحکام[1] (2) الرواۃ عن البخاری (3) افراد الصحیح (4) الموبقات (5) الطب والرقیات[2] (۶) دلائل النبوۃ والالٰہیات (7) ذم المسکر (8) النہی عن سب الصحابہ

---

[1] اس کتاب کا اصل نام "السنن والاحکام عن المصطفیٰ ﷺ" ہے' اس کتاب کا جونسخہ میرے پاس ہے' اس کی 6 مجلدات ہیں اور اس کو نشر کیا ہے: دار ماجد عسیری للنشر والتوزیع' السعودیہ ہے۔

[2] اس کتاب کا جونسخہ میرے پاس ہے' وہ ایک کامل جلد ہے اور اس کو طبع کیا ہے: دار ابن عفان للنشر والتوزیع' القاہرہ نے' اس کے کل صفحات 250 ہیں۔

Marfat.com

(9)الحکایات المستطرفہ(10)سیر المقادسیہ (11)شفاء العلیل (12)صفۃ الجنۃ
(13)صفۃ النار(14)غرائب الحدیث (15)فضائل الاعمال (16)فضائل الشام
(17)الہجرۃ الیٰ ارض الحبشۃ (18)فضائل القرآن (19)قصۃ موسیٰ
(20) کلام الاموات (21)مناقب اصحاب الحدیث (22)المختارۃ فی الحدیث۔
اس کتاب کا جو نسخہ میرے پاس ہے اس کی کل 13 مجلدات ہیں' کل احادیث 5401 ہیں' طبع شدہ دارالخضر' بیروت' لبنان۔ (23)صفۃ النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وحسن سیرتہ فی اُمتہ واُجزاء: اس کتاب کا جو نسخہ میرے پاس ہے' اس کو نشر کیا ہے: دار ابن حزم للطباعۃ والنشر والتوزیع' بیروت' لبنان نے کل صفحات 200 ہیں۔
(24)اتباع السنن واجتناب البدع' اس کتاب کا جو نسخہ میرے پاس ہے وہ طبع شدہ ہے' دارابن کثیر' دمشق' بیروت' 1407ھ اور اس کے کل صفحات 93 ہیں۔

امام مقدسی کا وصال 18 جمادی الآخرۃ 643ھ بروز دوشنبہ میں ہوا اور جبلِ قاسیون کے اندر مدفون ہیں۔

(تذکرۃ الحفاظ جلد 4 صفحہ 1406 تا 1405' رقم: 1129) باضافہ (راقم)

(10) شیخ الاسلام امام ابومحمد عبدالعظیم زکی الدین منذری

آپ کا نام: عبدالعظیم' کنیت: ابومحمد اور لقب آپ کا زکی الدین۔ نسب یوں ہے: عبدالعظیم بن عبدالقوی بن عبداللہ بن سلامہ بن سعد بن سعید المنذری شامی۔
آپ کی ولادت 581ھ میں ہوئی' آپ نے طلبِ علم کے لیے مکہ مکرمہ' مدینہ طیبہ' بیت المقدس' دمشق' حران' رے اور اسکندریہ وغیرہ کے اسفار کیے۔ آپ کے شیوخ اور اساتذہ درج ذیل ہیں: (1)ابوعبداللہ ارتاحی (2)عبدالحبیب بن زہیر (3)ابراہیم بن تبیت (4)ابوالجود غیاث بن فارس (5)حافظ ابوالحسن مقدسی (6)حافظ جعفر بن امورسان (7)عمر بن طبرزد (8)محمد ابن الرتف (9)تاج کندی

Marfat.com

وغیرہم۔ امام ذہبی مزید لکھتے ہیں: آپ شام کے رہائشی تھے اور جلیل القدر' حافظ الحدیث' پختہ کار' امام اور شیخ الاسلام ہیں۔ امام محمد شرف الدین عبدالمومن بن خلف دمیاطی فرماتے ہیں: میں ایک ابتدائی طالب علم کی حیثیت سے ان کی خدمت میں حاضر ہوا تھا اور جب گیا تو حدیث میں ان کا معید تھا۔ آپ قاھرہ میں جامع ظافری میں مدرس مقرر ہوئے' پھر دارِ کاملیہ میں صدر المدرسین کا عہدہ سنبھالا اور وہاں یکسوئی کے ساتھ بیس سال تک علم کی اشاعت میں مصروفِ عمل رہے۔ یوں تو آپ سے جم غفیر حضرات نے فیض پایا' سو آپ کے چند معروف ومشہور تلمیذوں کے نام درجہ ذیل ہیں: (1) امام دمیاطی (2) امام ابن ظاہری (3) ابوالحسین یونینی (4) ابوعبداللہ بن قزاز (5) اسماعیل بن نصراللہ (6) علم الدین سنجز وداری (7) قاضی القضاۃ تقی الدین ابن دقیق العید (8) عماد محمد بن جرائدی (9) اسحاق بن وزیری (10) امام شیخ الاسلام عزالدین بن عبدالاسلام۔ آپ کی تصنیفات درجہ ذیل ہیں:

(1) ترغیب والترہیب: آپ کی اس کتاب کا جو نسخہ میرے پاس ہے یہ 2 مجلدات پر مشتمل ہے اور اس کو طبع کیا ہے: دارالحدیث' القاھرہ سے اور اس میں کل احادیث: 5532 ہیں۔

(2) مختصر صحیح مسلم: اس کتاب کا جو نسخہ میرے پاس ہے اُس میں کل احادیث 2179 ہیں اور طبع ہے: المکتب الاسلامی' بیروت۔

(3) مختصر سنن ابوداؤد: اس کتاب کو دارالمعرفۃ للطباعۃ والنشر' بیروت' لبنان نے طبع کیا ہے۔

(4) التنبیہ: فقہ شافعی کی مشہور کتاب السکی آپ نے عمدہ شرح تحریر کی ہے۔

(5) اربعون حدیثا فی فضل اصطناع المعروف

(6) حواشی سنن ابوداؤد

Marfat.com

(7) المعجم

(8) کتاب الخلافیات ومذاہب السلف

(9) التکملۃ الوفیات العقلۃ

(10) الطہور شطر الایمان (رسالہ) ہے۔

(11) جزء المنذری

(12) عمل الیوم واللیلۃ

(13) جزء الفوائد الشفریہ

(14) کفایۃ التعبد وتحفۃ التزھد۔

امام منذری کا وصال 4 ذی قعدہ 656ھ میں ہوا اور آپ کو مصر میں کوہ مقطم کے درمیان میں دفن کیا گیا ہے۔ (تذکرۃ الحفاظ جلد 4 صفحہ 1439 تا 1436، رقم:1144)

☆☆☆☆☆

Marfat.com

آٹھویں صدی ہجری کے بعض مشہور ومعروف محدثینِ کرام اور آپ کی کُتب

اب تک توفیقِ الٰہی سے سات صدیوں تک محدثین کرام کے بعض مشہور و معروف احوال بیان کیے گئے اور اُن کی مرتب شدہ کتابیں بھی بیان کی گئیں جس سے یہ روزِ روشن کی طرح عیاں ہوا کہ دین اسلام کو پھیلانے کیلئے اس کی نشر و اشاعت اور تبلیغ کیلئے صحابہ کرام سے لے کر علماءِ دین' محدثینِ کرام' فقہاء اسلام اور مفکرین اور اولیاء عظام نے کتنا اہم کردار ادا کیا ہے' جس سے آج تک اور تا قیامت تک دینِ اسلام کی شمع روشن ہے اور اس روشنی کی کرنیں شرق یا غرب تک پھیلی ہوئی ہیں' جو جوان کرنوں کو دیکھتا ہے وہ اسی جانب لپکتا ہے۔ یوں تو آٹھویں صدی میں بے شمار محدثین کرام آئے لیکن اُن ہستیوں میں جو مقام ومرتبہ ذیل ہستیوں کو نصیب ہوا' وہ کسی سے ڈھکا چھپا نہیں' یعنی میری مراد (1) امام بدرالدین محمود بن احمد عینی حنفی اور (2) امام ابن حجر عسقلانی شافعی رحمہما اللہ یوں تو یہ حضرات ساتویں صدی کے آخر میں پیدا ہوئے اور وصال آٹھویں صدی کے درمیان میں ہوا' سوراقم نے ان کو توفیقِ الٰہی سے آٹھویں صدی میں شمار کرکے ان کے حالات وواقعات اور ان کی تصنیف و تالیف کا ذکرِ خیر کر رہا ہے' مطالعہ کیجئے!

(1) امام شمس الدین برماوی شافعی

ان کا پورا نام ونسب یہ ہے: شمس الدین ابوعبداللہ محمد بن عبدالدائم بن موسیٰ بن

Marfat.com

عبدالدائم بن عبداللہ نعیمی۔ نعیم کی طرف بصیغۂ تصغیر منسوب ہیں۔ اصل کے اعتبار سے عسقلانی اور سکونت کے لحاظ سے برماوی مصری ہیں۔ شافعی المسلک تھے۔ 15 ذی قعدہ 763ھ میں پیدا ہوئے۔ ابتدائے زندگی ہی سے علمی مشاغل میں نشوونما پائی۔ علمِ حدیث کو برھان بن جماعۃ' تاج الدین بن الفصیح' برہان الدین شامی' ابن الشیغہ' سراج الدین بلقینی' زین الدین عراقی اور اس فن کے دوسرے بزرگوں سے حاصل کیا۔ فقہ' اصولِ فقہ اور علومِ عربیہ میں بھی پوری مہارت رکھتے تھے۔ آخر میں بدرالدین زرکشی کی صحبت اختیار کی اور ان کے شاگردانِ رشید کی جماعت میں داخل ہوئے۔ یہ اپنے زمانہ کے عجیب لوگوں میں سے تھے۔ بہت لکھنے والے تھے۔ اکثر نسخوں کے حاشیے اور تعلیقات بھی لکھے۔ فتویٰ نویسی اور خوش خطی میں بھی ممتاز تھے' ان کے کمالات کے ساتھ ساتھ خوش کلام نیک کلام' نیک صورت' باوقار اور کم گفتار تھے۔ زندگی سادہ بسر کرتے تھے۔ محبوبیت اور مقبولیت کا حصہ بھی حق تعالیٰ نے انہیں عنایت فرمایا تھا۔ ان کی تصانیف میں سے ایک یہ بخاری کی شرح ہے جو کرمانی اور زرکشی منتخب ہے (اس کا نام اللامع الصحیح فی شرح جامع الصحیح) چند فوائد مقدمہ' شرح ابن حجر سے لے کر بھی اس میں درج کیے ہیں۔ اُصولِ فقہ میں ان کی کتاب الفیہ ہے جو نہایت عمدہ اور خوبی میں اعلیٰ واقع ہوئی ہے اور کتب متقدمین میں اپنی نظیر نہیں رکھتی۔ اسی الفیہ کی ایک شرح لکھی ہے' جس میں تمام فن کا استیعاب کرلیا گیا ہے۔ اس شرح کے اکثر حصہ میں اُصولیوں کے مذہب کو نہایت خوش اسلوبی سے بیان فرمایا ہے۔ اس کا بیشتر حصہ کتاب البحر المحیط زرکشی سے ماخوذ ہے۔ اور اسی وجہ سے یہ کتاب نرالی وضع کی واقع ہوئی ہے۔ عمدۃ الاحکام کی بھی ایک شرح لکھی ہے اور اس کے رجال کو نظم میں بیان کیا۔ پھر اس نظم کی بھی ایک شرح لکھی: شرح لامیۃ الافعال ابن مالک کو بھی نہایت خوبی اور تحقیق کے ساتھ لکھا ہے۔

Marfat.com

فنِ سیرت میں ان کا ایک مختصر رسالہ ہے اور فرائض میں ایک نظم ہے۔ لیکن افسوس ان کے انتقال کے بعد ان کی کتابیں متفرق اور منتشر ہو گئیں۔ 2 ماہ جمادی الثانی 831ھ کو جمعرات کے دن وفات ہوئی۔ جمعہ کے دن نمازِ جمعہ کے بعد مسجد اقصیٰ (بیت المقدس) میں حضرت شیخ ابو عبداللہ قبری قدس سرہ کی قبر کے قریب دفن کیے گئے۔ (بستان المحدثین صفحہ 317 تا 315)

(1) اللامع الصحیح بشرح الجامع الصحیح: یہ صحیح بخاری شریف کی شرح ہے اور اس کتاب کا جو نسخہ میرے پاس ہے وہ 18 مجلدات پر مشتمل ہے اور اس کو طبع کیا ہے: دارالنوادر البحوث والدراسات' القطر۔ اللہ ورسولہ اعلم! (راقم)

(2) تاج دارِ مصر' امام المحدثین' امام بدرالدین ابو محمد محمود بن احمد بن موسیٰ عینی حنفی

آپ کا نسب نامہ یوں ہے: محمود بن احمد بن موسیٰ بن احمد بن یوسف بن محمود عینتابی حنفی۔ آپ کی کنیت ابوالثناء' ابو محمد ہے۔ آپ کا لقب بدرالدین ہے۔ آپ کی ولادت 26 رمضان 762ھ کو مصر کے عینِ تاب نامی شہر میں ہوئی۔ امام سخاوی نے آپ کی ولادت 27 رمضان 762ھ تحریر کی ہے۔ امام عینی کا خاندانی پس منظر یہ ہے کہ آپ کا خاندان علمی گھرانہ تھا' آپ کے والد اور دادا دونوں مصر کے قاضی (جج) تھے اور آپ کے آباؤ اجداد میں حسین بن یوسف بہت ہی مشہور و معروف مفسر القرآن تھے۔ آپ کے والد محترم احمد بن موسیٰ حلب میں 725ھ کو پیدا ہوئے' آپ کے والد محترم جمعہ اور اتوار کے دن راتوں کو مسجد میں وعظ و تقریر کیا کرتے تھے' مصر عین تاب میں آپ انتہائی مہمان نواز اور صدقہ و خیرات کے بہت کرنے والے تھے۔ اس نسبت کی وجہ سے آپ کو عینی سے یاد کیا جاتا ہے۔ آپ نے درجہ ذیل شیوخ و اساتذہ سے کتب کے اسباق پڑھے: اوّلاً تو زمانے کے رواج و رسم کے

Marfat.com

مطابق اپنے والد محترم سے قرآن کریم حفظ کیا' پھر آپ کو خوش خطی کا علم سیکھنے کے لیے محمود بن احمد بن ابراہیم قزوینی کے پاس بھیجا گیا جو کہ اپنے زمانہ کے امام الخطاط تھے' آپ نے ان سے مختلف خط سیکھے' مزید علم قرآن کی تعلیم کیلئے آپ کو شارح مصابیح امام محمد بن عبیداللہ کے پاس بھیجا گیا' جہاں آپ نے معوذتین سے لے کر ربع قرآن پاک پڑھا۔ پھر مصر میں ہی عین تاب کے مقام پر قراءت حفص کی تکمیل علامہ المعز حنفی کے پاس شاطبیہ کی سماعت کی۔ پھر آپ نے اپنے والد محترم سے فقہ ابن عباس پڑھی۔ صرف اور منطق آپ نے شمس محمد الرائی بن الزاھد سے پڑھی' پھر انہی سے الکنوز فی الحکمۃ' امام آمدی کی کتاب پڑھی۔ شرح مطالعہ الانوار آپ نے ایوب الروی سے پڑھی۔ امام عینی نے ان کے پاس مزید یہ کتابیں بھی پڑھی ہیں۔ مراح الرواح فی التصریف' شرح شمسیہ فی المنطق' شرح شافعیہ فی الصرف' علامہ جبریل صالح بغدادی سے امام عینی نے المفصل فی النحو' توضیح اور اسکا متن تنقیح اور تفسیر کشاف اور مجمع البحرین فی فقہ الاحناف اور اس کی اجازت اور روایت شرح المشارق کے طور طریقے پر حاصل کی۔ علامہ خیرالدین القبصی سے المصباح فی النحو للمطرامزی سے پڑھی۔ امام حسام الدین الرھاوی سے البحار الذاخرہ الفقہ علی المذاہب الاربعہ پڑھی۔ محمود بن عین تابی سے تصریف الضری اور سراجی علمِ میراث میں پڑھی۔ اس کے علاوہ آپ نے مزید طلبِ علم کیلئے مختلف ممالک کے اسفار کیے' یعنی حلب میں آپ نے امام جمال یوسف بن موسیٰ الملطی سے حنفی فقہ میں ہدایہ اور اس کی شروح پڑھی۔ حیدر الروحی سے سراجی اور اس کی شروح کا مطالعہ کیا۔ ملطیہ' بیت المقدس کی طرف سفر کیے۔ امام سراج الدین بلقینی سے محاسن الاصطلاح فی علم الحدیث جو کہ انہی کی کتاب ہے' وہ پڑھی۔ علامہ تقی الدین الدجوی سے سوائے نسائی کے صحیح بخاری' مسلم' ابوداؤد' ابن ماجہ اور جامع ترمذی پڑھیں۔ صحیح مسلم اور صحیح بخاری'

Marfat.com

امام ابن دقیق العید سے پڑھیں۔ مسند امام احمد' سنن دارمی' مسند عبد بن حمید' امام زین عراقی سے پڑھیں۔ الشفاء شروع سے آخر تک ابن الکوکب سے پڑھی اور اس کی اجازت پائی۔ سنن دار قطنی' سنن الکبریٰ نسائی اور التسہیل ابن مالک' امام نور الد القوی سے پڑھیں۔ شرح معانی الآثار طحاوی' مصابیح السنۃ بغوی' علامہ تغربی برمش تہر کمانی سے پڑھیں۔ صحاح ستہ کا سماع جوہری سے امام سراج الدین عمر اور امام نور الدین ہیثمی کے پاس کیا۔ 794ھ میں آپ نے دمشق کا سفر کیا جہاں پر آپ نے نجم ابن الکشک الحنفی سے مدرسہ نوریہ میں صحیح بخاری کی قراءت کی۔ امام عینی نے مدرسہ برقوقیہ میں کافی عرصہ تک درس وتدریس کا معاملہ جاری رکھا ب ور 829ھ میں مصر کا قاضی القضاۃ (چیف جسٹس) کے عہدہ سے نوازا گیا ہو جو نے بغیر لالچ اور تنخواہ کے کام کیا۔ 833ھ تک تقرر کیا پھر دوبارہ 837ھ سے 847ھ تک چیف جسٹس بنے' امام عینی اور امام عسقلانی شافعی ہم عصر اور ہم زمانہ تھے اکثر ایک دوسرے پر نوک جھونک بھی کرتے رہتے جیسا کہ ایک واقعہ ہے کہ جامع مویدی کا ایک منارہ پرانا ہو کر اُن کی طرف جھک گیا تھا اور اس کو نیا تعمیر کرنے کیلئے گرا دیا گیا' اُس وقت امام عینی جامعہ مویدیہ میں شیخ الحدیث کے منصب پر تھے اور اس کے برج شمالی پر درس وتدریس کیا کرتے تھے' اس پر امام ابن حجر عسقلانی نے دو شعر لکھے:

لجامع مولانا المويد رونق

منان ته تزهو بالحسن وبالزين

تقول وقد مالت عليهم تمیلوا

فليس علىٰ حسن افسر من العين

جامعہ مویدیہ بڑا رونق افزا ہے' اس کا مینار حسن وجمال میں اکیلا ہے اور گرتے وقت یہ کہہ رہا تھا: مجھے گرنے دو' میرے حسن وجمال کیلئے نظرِ بد سے بُری کوئی شے نہیں۔

Marfat.com

چونکہ عربی زبان میں نظر کو عین کہتے ہیں' امام ابن حجر عسقلانی نے امام عینی پر ضرب لگائی۔ سو اللہ کے جواب میں امام عینی فرماتے ہیں:

منارة كعروس الحدن قد حليت
وهدمها بقضاء الله والقدر
قالوا اصيبت بعين قلت ذا غلط
ما آفة الهدم الاخسة الحجر

مینار دُلہن کی طرح سجا سنورا ہوا تھا' اس کا گرنا قدرت اور تقدیر کی وجہ سے تھا' لوگوں نے فرمایا: اسے نظر لگ گی' میں نے کہا: یہ صحیح نہیں ہے' یہ حجر کی شکستگی کی وجہ سے ہے۔

چونکہ امام عینی اور امام عسقلانی ہم عصر تھے' سو دونوں آئمہ نے صحیح بخاری کی شرح لکھی ہے اور دونوں کی شرح کا آغاز کرنے کے درمیان چار سال کا فرق ہے' بعض حضرات کہتے ہیں کہ امام عینی نے امام عسقلانی کی شرح کو ہی نقل کیا ہے' بے شک یہ علمی کاوش ایک حق علماء سے پوشیدہ نہیں چونکہ امام عسقلانی مسودہ لکھ کر ایک ہفتہ کا اپنے شاگردوں پر پیش کرتے' پھر بحث و مباحثہ ہوتا' اس طرح ان کی شرح مکمل ہونے سے پہلے پھیل گئی' یہ بھی ہے کہ آپ برھان ابن خضر سے امام عسقلانی کی شرح کرایہ پر لے کر دیکھ لیتے اور بعد میں اس شرح پر تعقبات کرتے اور بیشتر مقامات پر اس کا علمی اور تحقیق رد کرتے جو کہ علم کے اہل لوگوں کے ہاں مخفی نہیں' جابجا شارحینِ بخاری بھی اس بحث کو نقل کرتے ہیں۔ چونکہ راقم بھی توفیقِ الٰہی سے صحیح بخاری کی شرح لکھ رہا ہے' جہاں جہاں امام عینی' امام عسقلانی پر رد کرتے اور علمی تحقیق لکھتے' راقم توفیقِ الٰہی سے اُن مضامین کو قلم بند کرتا جا رہا ہے' مطالعہ کریں۔
یوں تو امام عینی سے ایک خلق کثیر نے فیض پایا ہے مگر چند ایک آپ کے مشہور و

Marfat.com

معروف شاگرددرج ذیل ہیں:

(1)امام ابن ہامام صاحبِ فتح القدیر شرح الہدایہ (2)امام سخاوی صاحب الضوء الامع اور بہت سی کتب کے مصنف (3)ابوالفضل العسقلانی (4)طنوبی (5)ابوالبرکات عسقلانی (6)تغری بردی (7)نورالدین دکماوی (8) حجازی۔ یہ وہ اہل علم حضرات ہیں جو کہ اپنے علم میں امام ہیں اور ان کی امامت جلالتِ علم اہلِ تحقیق حضرات کے ہاں مخفی نہیں۔

امام بدرالدین محمود بن احمد عینی حنفی رحمہ اللہ کا وصال 4ذوالحجہ 855ھ میں ہوا۔

آپ کی درجہ ذیل تصانیف ہیں:

(1) عمدۃ القاری شرح صحیح بخاری' اس کتاب کا جونسخہ میرے پاس یہ 25 مجلدات پر مشتمل ہے اور اس کو طبع کیا ہے: مکتبہ رشیدیہ' سرکلر روڈ' کوئٹہ۔

(2) المستجمع فی شرح المجمع والمنتقی فی شرح الملتقی: یہ کتاب دارالکتب المصریہ سے 8 جلدوں میں شائع شدہ ہے۔

(3) نخب الافکار فی تنقیح مبانی الاخبار فی شرح معانی الآثار: اس کتات کا جونسخہ میرے پاس ہے وہ 16 مجلدات پر مشتمل ہے۔ اور اس کو طبع کیا ہے: وزارۃ الاوقاف والشؤون الاسلامیہ' ادارۃ الشؤون اسلامیہ' دولۃ قطر۔

(4) البنایہ فی شرح الہدایہ' اس کتاب کا جونسخہ میرے پاس ہے وہ 13 مجلدات پر مشتمل ہے اور اس کو طبع کیا ہے: دارالکتب العلمیہ' بیروت' لبنان 1420ھ۔

(5) تحفۃ الملوک فی المواعظ والرقائق' مکتبۃ برلین' تحت رقم: 41/4520 پر موجود ہے۔

(6) رمزالحقائق فی شرح کنزالدقائق للنسفی

(7) شرح سنن ابوداؤد' اس کتاب کا جونسخہ میرے پاس ہے وہ 7 مجلدات پر مشتمل

Marfat.com

ہے اور اس کو طبع کیا ہے: مکتبۃ الرشید' الریاض 1420ھ اور اس میں کل 1818 احادیث کی شرح بیان کی گئی ہے۔ یہ شرح سنن ابوداؤد مکمل نہیں ہے۔

(8) المقدمۃ السودانیۃ فی الاحکام الدینیۃ' مکتبۃ ایاصوفیا میں رقم 439 پر موجود ہے۔

(9) منحۃ السلوک فی شرح تحفۃ الملوک: اس کتاب کا نسخہ اوقاف بغداد کے کتب خانہ میں رقم: 3729 پر 131 صفحات پر مشتمل کتاب ہے۔

(10) وسائل التعریف فی مسائل التصریف: اس کتاب کا نسخہ دارالکتب المصریۃ رقم: 3633 پر موجود ہے۔

(11) تکمیل الاطراف: اس کتاب کا نسخہ ایک جلد میں مکتبہ تہید' بارقم: 387 پر موجود ہے۔

(12) الروض الزاھر فی سیرۃ الملک الظاہر لمطر

(13) السیف المھند فی سیرۃ الملک المؤید: ایک جلد میں طبع شدہ ہے۔

(14) العلم الھیب فی شرح الکلم الطیب: اس کتاب کا نسخہ دارالکتب المصریۃ رقم: 112 مخطوطہ (یعنی ہاتھ کے لکھے ہوئے مسودے) میں موجود ہے۔

(15) مغانی الاخیار فی رجال معانی الآثار' دارالکتب المصریۃ رقم: 72 پر 2 جلدوں میں موجود ہے۔

(16) فرائد القلائد فی مختصر شرح الشواہد المعروف بالشواہد الصغریٰ: یہ کتاب ایک جلد میں طبع ہے۔

(17) المسائل البدریۃ المنتخبۃ من الفتاویٰ الظہریۃ لظہیر الدین اَبی بکر محمد بن احمد البخاری الحنفی متوفی 619ھ' یہ کتاب دارالکتب العصریۃ' رقم: 428 پر موجود

Marfat.com

ہے۔

(18) المقاصد النحویہ فی شرح شواہد شروح الالفیۃ المعروف بالشواہد الکبریٰ: یہ کتاب خزانۃ الادب بغدادی کے حاشیہ پر موجود ہے۔

(19) صلاح الالواح شرح مراح الارواح: یہ کتاب طبع شدہ ہے۔

(20) کشف القناع المرنی عن مہمات الاسامی والکنیٰ یہ کتاب بھی مطبوع ہے۔

(1) علامہ ابوالمعالی حسینی کتاب غایۃ الامانی میں فرماتے ہیں: آپ شیخ العصر' استاذ زمانہ اور محدثِ زمانہ میں روایۃً اور درایۃً منفرد ہیں۔

(2) شیخ ابوالمحاسن یوسف بن تغری بردی نے کتاب المنہل الصافی میں فرماتے ہیں: امام عینی جامع معقول ومنقول ہیں اور کثرت سے معلومات رکھنے والے ہیں اور مفتی ہیں۔

(3) امام سخاوی فرماتے ہیں: آپ امام' عالم' علامہ اور صرف عربیہ سے واقف ہیں وغیرہا' اور بہت سی کتابوں کے مصنف بھی تھے۔

(الضوء اللامع لاہل القرن التاسع جلد 10 صفحہ 131 تا 135' رقم: 545' دارالجیل' بیروت' لبنان) (نخب الافکار جلد 1 صفحہ 15 تا 17' وزارۃ الاوقاف والشؤون الاسلامیۃ' ادارۃ الشؤون الاسلامیۃ' دولۃ قطر) باضافہ (راقم)

(3) خاتم الحفاظ امام ابن حجر عسقلانی شافعی

آپ کا نام: احمد' کنیت: ابوالفضل اور لقب شہاب الدین ہے۔ نسب یوں ہے: احمد بن علی بن محمد بن محمد بن علی' بن احمد' شام کے صوبہ فلسطین کا ایک دلکش شہر تھا' آپ عسقلان کی نسبت کی وجہ سے عسقلانی کہلاتے تھے۔ آپ کی ولادت مصر کے قصبہ عتیقہ میں 773ھ میں ہوئی' ابھی بچے ہی تھے کہ والدہ وفات فرما گئیں' پانچ سال کی عمر میں والد کی شفقت سے بھی محروم ہوگئے' آپ کی پرورش آپ کے والدمحترم کے

Marfat.com

ایک دوست جو تاجر تھا' اُس نے کی' علم کے آغاز کے لیے اوّلاً آپ نے 9 سال کی عمر میں قرآن کریم حفظ کیا' پھر العمدہ' الفقیہہ الحدیث' الحاوی الصغیر اور مختصر ابن حاجب جیسی کتابوں کو زبانی یاد کیا۔ 783ھ میں مکہ مکرمہ گئے اور پہلے پہل علمِ حدیث کا درس امام عسقلانی نے شیخ علامہ عفیف الدین نشاری سے لیا' پھر باقاعدہ طور پر علم حدیث کا درس 793 میں آپ نے لینا شروع کیا' مکمل توجہ اور ذوق وشوق سے۔
امام عسقلانی خاتم الحفاظ کے لقب سے مشہور ومعروف ہیں۔ طلبِ علمِ حدیث کیلئے آپ نے مصر کے سوا چونکہ مصر تو آپ کا متولد اور مسکن تھا' آپ حرمین طیبین' نابلس' اسکندریہ' رملہ' غزہ' یمن' قبرص' شام اور حلب وغیرہ کا سفر کیا' آپ کے مشہور ومعروف اساتذہ وشیوخ درجہ ذیل ہیں: (1) امام زین الدین عراقی (2) امام ابن الملقن صاحب التوضیح لشرح الجامع الصحیح' جو نسخہ میرے پاس ہے وہ 36 مجلدات پر مشتمل ہے (3) امام بلقینی (4) امام تنوخی (5) امام مجد الدین صاحبِ قاموس لغۃ (6) امام ابن جماعہ وغیرھا۔

ابن عماد فرماتے ہیں: آپ حافظِ عصر' امیر المؤمنین فی الحدیث اور شیخ الاسلام ہیں۔ امام جلال الدین سیوطی شافعی فرماتے ہیں: آپ امام الحفاظ' شیخ الاسلام اور حافظ الدنیا مطلقاً ہیں' آپ بیس سال سے بھی زیادہ مصر کے قاضی القضاۃ (چیف جسٹس) رہے۔ آپ کا وصال ذوالحجہ کے آخر میں 852ھ کو مصر میں ہوا ہے اور وہیں دیلمی کے بغل میں مدفون ہیں' آپ کی تصنیفات درجہ ذیل ہیں:

(1) فتح الباری شرح صحیح بخاری: اس شرح کا جو نسخہ میرے پاس ہے وہ کامل ایک جلد میں ہے اور اس میں 3 اجزاء ہیں اور یہ کتاب طبع ہے' بیت الافکار الدولیہ' اُردون سے' کل صفحات ہیں: 3671۔

(2) بلوغ المرام من ادلۃ الاحکام: توفیقِ الٰہی سے راقم نے اس کتاب کا ترجمہ اور

Marfat.com

شرح 47 جلدوں میں کی ہوئی ہے۔ البتہ اس کتاب کا جونسخہ میرے پاس ہے وہ دارالغد الجدید للنشر والتوزیع والوں کا ہے اور اس میں کُل احادیث کی تعداد: 1596 ہیں۔

(3) لسان المیزان: اس کتاب کا جونسخہ میرے پاس ہے وہ 10 مجلدات پر مشتمل ہے اوراس کوطبع کیا ہے۔ مکتب المطبوعات الاسلامیہ' 1423ھ نے۔

(4) تہذیب التہذیب: اس کتاب کا جونسخہ میرے پاس ہے وہ 7 مجلدات پر مشتمل ہے اوراس کوطبع کیا ہے: دارالکتب العلمیہ' بیروت' لبنان والوں نے۔

(5) تقریب التہذیب: اس کتاب کا جونسخہ میرے پاس ہے وہ کامل ایک جلد ہے اوراس کوطبع کیا ہے: دارالعاصمۃ للنشر والتوزیع نے' کل صفحات 1412 ہیں۔

(6) الاصابہ فی تمیز الصحابہ: اس کتاب کا جونسخہ میرے پاس ہے وہ 15 مجلدات پر مشتمل ہے اوراس کوطبع کیا ہے۔ مرکز ہجر للبحوث والدراسات الاسلامیہ نے۔

(7) نزھۃ النظر شرح نخبۃ الفکر: اس کتاب کا جونسخہ میرے پاس ہے وہ مکتبہ رحمانیہ' اُردو بازار' لاہور کا ہے اوراس کے کل صفحات 196 ہیں۔

(8) الدرر الکامنۃ: اس کتاب کا جونسخہ میرے پاس ہے وہ 4 مجلدات پر مشتمل ہے اوراس کوطبع کیا ہے:

(9) الدرایہ فی تخریج احادیث الہدایہ: میرے پاس جونسخہ ہے وہ 4 مجلدات پر مشتمل ہے' ہدایہ کے حاشیہ پراوراس کوطبع کیا ہے: مکتبہ رحمانیہ' اُردو بازار' لاہور والوں نے۔

(10) تعجیل المنفعہ (11) تحریر المنتبہ دیوان شعر (12) تعلیق التعلیق (13) طبقات الحفاظ (14) تلخیص الجیر (15) الوجیز الکبیر (16) تخریج احادیث الاذکار (17) الکاف فی تخریج الکشاف (18) القول المسدد فی الذب عن مسند

Marfat.com

الاحمل (19)مختصر البدایہ والنہایۃ (20)الاحتفال فی بیان احوال الرجال (21)مقدمہ الہدی الساری (22)الخصال المفکرۃ للذنوب المقدمۃ والموخرۃ (23)بذل الماعون فی فضل الطاعون (24)تقریب المنہج ترتیب الدرج (25)تجرید التفسیر عن صحیح البخاری (26)تقریب الغریب (27)قضاۃ مصر توالی التاسیس بمعالی ابن ادریس۔

(طبقات الحفاظ للسیوطی صفحہ 552' دارالکتب العلمیہ' بیروت'لبنان) (حسن المحاضرۃ للسیوطی جلد1 صفحہ 363' داراحیاء الکتب العربیہ عیسٰی البابی الحلبی وشرکاہ) (معجم المؤلفین جلد7 صفحہ 229' دارحیاء التراث العربی' بیروت' لبنان) (شذرات الذہب جلد7 صفحہ 230' دارالفکر' بیروت' لبنان) (الجواہر والدرر صفحہ 65-62-61' مجلس الاعلیٰ للشوون الاسلامیۃ القاہرۃ) باضافہ (راقم)

☆☆☆☆☆

Marfat.com

نویں صدی ہجری کے بعض مشہور ومعروف محدثین کرام اور اُن کی کتب

(1) حافظ الحدیث امام عبدالرحمٰن ابوالفضل جلال الدین سیوطی شافعی

آپ کا نام: عبدالرحمٰن' کنیت: ابوالفضل اور لقب: جلال الدین۔ نسب یوں ہے: عبدالرحمٰن بن ابی بکر محمد کمال الدین بن سابق الدین بن الفخر عثمان بن ناظر الدین محمد بن سیف الدین خضر بن نجم الدین ابی الصلاح ایوب بن ناصر الدین محمد بن شیخ ہمام الدین الغضیری السیوطی۔

علامہ مفتی فیض احمد اویسی رحمہ اللہ لکھتے ہیں کہ سیوط مصر کا ایک زرخیز شہر تھا جو دریائے نیل کی مغربی جانب واقع تھا۔ یاقوت' المعجم البلدان میں اپنے دَور کے متعلق رقم طراز ہیں کہ یہاں شکر کا کاروبار بہت زیادہ ہے اور ساری دنیا میں افیون اسیوط سے ہی برآمد کی جاتی ہے۔ سو اسی شہر میں آپ کی ولادت یکم رجب 849ھ بروز یک شنبہ از مغرب قاہرہ میں ہوئی۔ امام جلال الدین سیوطی شافعی کے والد محترم کمال الدین ابوبکر اپنے زمانے کے بہت بڑے عالم اور سلطان المستکفی کے دربار سے تعلق رکھتے تھے اور سیوط کے قاضی (جج) تھے جب امام سیوطی کی عمر پانچ سال سات ماہ کی ہوئی تھی کہ قرآن پاک سورۃ تحریم تک زبانی یاد کر لیا' جب والد محترم کا وصال ہوا تو وہ 5 صفر 855ھ کا سال تھا۔ والد محترم نے وصال کے وقت امام سیوطی' امام کمال الدین بن ہمام حنفی صاحب فتح القدیر کی تربیت میں تعلیم شروع کروائی۔ انہوں نے

Marfat.com

امام سیوطی کو شیخونیہ میں داخل کر دیا۔ پورا قرآن کریم 8 سال کی عمر میں حفظ کر لیا۔ اس کے بعد عمدۃ الاحکام' منہاج الفقہ اور الفیہ ابن مالک جیسی کتابوں کو حفظ کیا۔ امام سیوطی اپنی ہی کتاب حسن المحاضرۃ میں اپنے شیوخ اور اساتذہ کی تعداد 150 بتاتے ہیں۔ چند مشہور و معروف آپ کے شیوخ اور اساتذہ کے اسماء درجہ ذیل ہیں: (1) امام قاضی القضاۃ شیخ الاسلام بلقینی متوفی 868ھ (2) امام شرف الدین انعاوی متوفی 871ھ (3) امام تقی الدین شمنی حنفی متوفی 872ھ (4) امام محی الدین کافیجی متوفی 879ھ (5) امام شیخ سیف الدین حنفی متوفی 881ھ (6) امام شیخ شہاب الدین الشارمسامی متوفی 865ھ' تحصیل علم کیلئے آپ نے حجاز' شام اور ہندوستان کا سفر کیا اور ان مقامات کے علماءِ محدثین سے خوب فیض پایا۔ جب آپ مکہ مکرمہ پہنچے تو آبِ زمزم اس نیت سے نوش فرمایا کہ فقہ میں آپ کو امام بلقینی کا مرتبہ ملے اور حدیث شریف میں امام ابن حجر عسقلانی شافعی جیسا مقام نصیب ہو اور وہاں پر علامہ عبدالقادر مالکی نجم بن فہد سے بھی فیض پایا۔ امام جلال الدین سیوطی اپنے بارے میں خود لکھتے ہیں: مشرق سے لے کر مغرب تک پوری دنیا میں کوئی آدمی ایسا نہیں ہے جو حدیث اور عربیت میں مجھ سے زیادہ علم رکھتا ہو بجز حضرت خضر قطب یا کسی ولی کے' وہ اس سے مستثنیٰ ہیں۔ امام جلال الدین سیوطی شافعی علمِ حدیث میں آپ کے پائے کا کوئی عالم نہ تھا۔ آپ خود فرماتے ہیں: مجھے دو لاکھ احادیث حفظ ہیں اور اگر ان سے بھی زیادہ میسر ہوتیں تو میں اُنہیں بھی حفظ کر لیتا' آپ کی علمی دینی اور حسن کمال کا یہ عالم تھا کہ ان کے صلے میں میرے محبوب کریم سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے آپ کو یا شیخ السنہ' یا شیخ الحدیث کہہ کر مخاطب فرمایا۔ جب شیخ شاذلی سے نقل شدہ ہے کہ جب آپ سے پوچھا گیا کہ آپ نے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دیدار سے 70 دفعہ سے زیادہ مشرف ہوئے۔ آپ کو خلیفہ متوکل 902ھ میں قاضی

Marfat.com

القضاۃ بنایا گیا اور بے شک 871ھ میں مسندِ افتاء پر بھی فائز ہو چکے تھے۔ امام سیوطی نے اپنی کتاب ''حسن المحاضرۃ'' میں لکھا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے 7 علوم میں تبحر علمی عطا کی گئی: (1 تفسیر (2) حدیث (3) فقہ (4) نحو (5) معانی (6) بیان (7) ودیع' بے شک امام سیوطی نے اپنے علم وفضل کی وجہ سے اپنے آپ کو نویں صدی کا مجدد بھی خیال کرتے تھے۔ چنانچہ آپ نے رسالہ ''رسالۃ فیمن یبعث اللہ لھذہ الامۃ علیٰ راسہ کل مائۃ'' میں تحریر کیا ہے۔ جس طرح امام غزالی رحمہ اللہ اپنے آپ مجدد ہونے کا خیال کرتے تھے' اسی طرح مجھ کو بھی اُمید ہے کہ میں نویں صدی کا مجدد ہوں۔ اس لیے کہ میں اپنے علم اور فضل وکمال میں یکتا ہوں۔ علم اصولِ لغت کو میں نے ایجاد کیا۔ میرے علوم اور میری کتابیں سارے عالم میں پہنچ گئیں۔ شام' روم' عجم' حجاز' حبشہ' یمن اور تکرور ہر مقام پر میری کتابیں اور میرے علوم کی رسائی ہے' ان کمالات میں میرا کوئی شریک نہیں۔ امام سیوطی نے اپنی کتاب ''حسن المحاضرۃ'' کی تصنیف کے بعد پھر اپنی مصنفات کی فہرست خود مرتب کی اور 525 اپنی تصنیفات بیان کی ہے۔ علامہ مفتی فیض احمد اویسی رحمہ اللہ نے امام سیوطی کی کتابوں کی اجمالی فہرست یوں بیان کی: (1) فنِ حدیث ومتعلقات قرآن (37) (2) حدیث اور اس کے متعلقات (204) (3) اُصولِ حدیث (24) (4) فقہ (73) (5) اُصول فقہ اصول الدین تصوف (19) (6) لغت' نحو' صرف (63) (7) معانی بیان' بدیع (7) (8) ادب نوادر' انشاء شعر (68) (9) تاریخ (3) (10) مختلف علوم (10)۔ جہاں پر امام سیوطی نے بہت سارے علوم میں مہارت حاصل کی' وہاں پر آپ کی باقاعدہ طور پر تصنیف شدہ کتب بھی ہیں' سو راقم توفیقِ الٰہی سے چند ایک موضوعات اور عنوانات پر آپکی کتابیں اور اُن کے اسماء اور وہ کہاں سے طبع شدہ ہے' تحریر کر رہا ہے۔

Marfat.com

(1) تفسیر اور علوم القرآن پر

(1)تفسیر دُرمنثور، یہ 7 جلدوں میں طبع ہوئی ہے۔(2)تفسیر مسند ترجمان القرآن (3)تفسیر جلالین: یہ ایک کامل جلد میں طبع شدہ ہے اور تمام دینی مدارس میں بطور اسباق پڑھائی جاتی ہے۔(4)حاشیہ تفسیر بیضاوی بنام نواهد الابکار وشوارد الافکار (5)منتقیٰ من تفسیر القرآن ابن ابی حاتم (6)منتقیٰ من تفسیر عبدالرزاق (7)منتقیٰ من تفسیر عبدالرزاق (8)منتقیٰ من تفسیر الفریابی (9)مفاتیح الغیب فی التفسیر، سَحَ سے آخر قرآن تک ایک کامل جلد میں۔(10)اسرار التنزیل بنام قطف الازهار فی کشف الاسرار، سورۃ الاسراء تک (11)مجمع البحرین ومطلع البدرین (12)الاتقان فی علوم القرآن: یہ 2 جلدوں میں طبع شدہ ہے۔آپ کا فتاویٰ بنام الحاوی للفتاویٰ میں یہ رسائل بھی ہیں۔(13)میزان المعدلة فی شان البسملة (14)شرح الاستعاذة والبسملة (15)الازهار الفائحة علی الفاتحة (16)فتح الجلیل للعبد الذلیل (17)الید البسطیٰ فی تعیین الصلاۃ الوسطیٰ (18)رفع التعسف عن اخوة یوسف (19)اتمام النعمة فی اختصاص الاسلام بهذه الامة (20)الحبل الوثیق فی نصرة الصدیق (21)الفوائد البارزة والکامنة فی النعم الظاهرة والباطنة (22)المعرر فی قوله "لیغفرلك الله ما تقدم من ذنبك وما تأخر" (23)المعانی الدقیقة فی ادرك الحقیقة (24)القول الفصیح فی تعیین الذبیح (25)التحبیر فی علوم التفسیر (26)الاکلیل فی استنباط التنزیل (27)لباب النقول فی اسباب النزول (28) الناسخ والمنسوخ فی القرآن (29)مفحمات الاقران

Marfat.com

فی مبهمات القرآن (30)تناسق الدرر فی تناسب السُّور (31)معترك الاقران فی اعجاز القرآن (32)المهذب فیما وقع فی القرآن من المعرب (33)المتوكلی فیما ورد فی القرآن اللغة (34)خمائل الزُّهر فی فضائل السُّور (35)مراصد المطالع فی تناسب المطالع والمقاطع (36)میدان الفرسان فی شواهد القرآن (37)مجاز الفرسانْ امی مجاز القرآن (38)ألفیة فی القراء ت العشر (39)شرح الشاطبیه (40)الدر النشر فی قراء ة ابن كثیر .

(2)حدیث شروح حدیث اورعلوم الحدیث پر

(1)جمع الجوامع: یہ کتاب 13 مجلدات پر مشتمل ہے۔(2)الجامع الصغیر من احادیث البشیر والنذیر: یہ ایک کامل جلد میں ہے اورکل احادیث:10031 ہیں۔(3) صحاح ستہ کی شروح(i)التوشیح علی الجامع الصحیح: یہ کتاب میرے پاس ایک کامل جلد میں ہےاورکل صفحات 4361 (ii)الدیباج علی صحیح مسلم بن الحجاج (iii)قوت المغتذی علیٰ سنن الترمذی (iv)زهر الربیٰ علی المجتبیٰ للنسائی (v)مرقاة الصعود الی سنن ابوداؤد (vi) مصباح الزجاجة علیٰ سنن ابن ماجه (9)تنویر الحوالك بمؤطا امام مالك (10)الشافی العی علی مسند الشافعی . آپ کی حدیث میں مختصرات وغیرہ۔(11)المجرد الموطا (12)المنتقیٰ من المستدرك علی الصحیحین للحاكم (13)من مسند ابن ابی شیبه (14)المنتقیٰ منمسند مسدد بن مسرهد (15)المنتقیٰ من مسند ابویعلیٰ (16)المنتقیٰ من معجم الطبرانی (17)المنتقیٰ من سنن سعید بن منصور (18)الزوائد بغیة الرائد فی الذیل علیٰ مجمع

Marfat.com

الزوائد (19)زوائد شعب الایمان بیهقی علی الکتب الستة (20)زوائد نوادر الاصول للحکیم الترمذی (21) آپ مطلقاً اجزاء حدیث پر بھی کتابیں لکھی ہیں: احادیث الشتاء ۔ (22)فیض الوعاء فی احادیث رفع الیدین فی الدعاء (23)الخبر الدال علیٰ وجود القطب والنجاء والاوتاد والابدال (24)جزء فی طرق الحدیث اطلبوا الخیر عن حسان الوجوه (25)جزء فی طرق الحدیث طب العلم فریضة علی کل مسلم (26)تخریج احادیث شرح السعد للعقائد النسفیة (27)تخریج احادیث المؤطا (28)فلق الصباح فی تخریج احادیث الصحاح (29)مناهل الصفا بتخریج أحادیث الشفاء (30)نشر العبیر فی تخریج احادیث الشرح الکبیر (31) مصطلح الحدیث پر آپ کی کتب: الفیة فی مصطلح الحدیث اور اس کی شرح(32)البحر الذی زخر فی شرح الفیة الاثر (33)تدریب الراوی فی شرح تقریب النواوی (34)احادیثِ متواترہ پر آپ کی کتب: الفوائد المتکاثره فی احادیث المتواترة (35)مختصر قطف الازهار المتناثرة (36)احادیثِ مشہورہ پر آپ کی کتاب: الدرر المنتشرة فی احادیث المشتهرة (37) موضوعات پر آپ کی کتابیں: اللآلیء المصنوعة فی الاحادیث الموضوعة (38)والنکت البدیعات علی الموضوعات (39)اسبابِ واردشدہ احادیث پر آپ کی کتاب: اللمع فی اسباب ورود الحدیث (40) مسلسلات پر آپ کی کتابیں: الجیاد المسلسلات (41) المسلسلات الکبریٰ (42)عشاریات البخاری (43)الفیض الجاری فی طرق الحدیث العشاری (44)المدرج الیٰ المدرج (45) فن جرح وتعدیل پر آپ کی

Marfat.com

کتابیں:تذکرۃ المؤتسی بمن حدث ونسی (46)جزء فی اسماء المدلّسین (47)اسعاف المبطأ برجال الموطأ (48)ذیل تذکرۃ الحفاظ للذهبی (49)طبقاتِ الحفاظ (50)اللمع فی اسماء من وضع (51)المنجم فی المعجم (52)کشف النقاب عن الالقاب (53)زوائد الرجال علیٰ تهذیب الکمال (54)زوائد اللسان علیٰ المیزان (55)لب اللباب فی تحریر الانساب۔

(3)فقہ اوراُصولِ فقہ پر

امام جلال الدین سیوطی شافعی کی فقہ اور اصولِ فقہ پر درجہ ذیل کتب ہیں:

(1)شرح التنبیه (2)الوافی' یہ التنبیہ کا مختصر ہے۔(3)معافی الدقیقه فی ادراك الحقیقة (4)الاشباه والنظائر (5)الازهار الغضته فی حواشی الروضه' یہ کتاب الاذان تک مکمل ہوئی ہے۔(6)الحواشی الصغریٰ (7)الینبوع فیما زاد علی الروضة من الفروع (8)الغنیه' یہ الروضہ کا مختصر ہے اضافے کے ساتھ ہے۔کتاب الحیض تک مکمل نہیں ہے'صرف جراح سے سرقہ تک ہے۔(9)رفع الخصائص: یہ منظومہ کی شرح ہے۔(10)شرح القدر الذی نظم فی مجلدین اولاً فارلا (11)مختصر الخادم' اس کا نام تحصین الخادم ہے' کتاب الزکاۃ سے آخرحج تک ہے۔(12)العذب المسلسل فی تصحیح الغلاف المرسل فی الروضة (13)شوارد الفرائد فی الضوابط والقواعد (14)المقدمة (15الابتهاج فی نظم المنهاج' یہ کتاب بھی مکمل نہ ہوئی۔(16)مختصر الاحکام السلطانیة (17)شرح السروض لابن المقری' اس کا بھی کچھ حصہ نامکمل ہے۔(18)اللوامع والبوارق فی الجوامع والفوارق (19)الحادی للفتاویٰ' 2 جلدوں میں

Marfat.com

ہے اور طبع شدہ ہے (20)الـلـمـعته فى نكت القطعته (21)تـحفة الناسك بـنكت المناسك (22)مـناسك الشيـخ محى الدين النواوى الكبرىٰ (23)تـحفه الانجاب بمسئلة (24)الـمستـظرفته فى دخول الحشفه (25)الـروض الاريـض فى طهر المحيض (26)نيـل العسجد لسؤال المسجد (27)بسـطور الكف فى اتمام الصف (28)الحظ الوافر من الـغـنـم فى استدراك الكافر اذا اسلم (29)الـقـذاذة فى تحقيق محل الاستعاذة (30)ضوء الشمعته فى عدد الجمعة (31)اللمعة فى تحقيق الـركتـه لادراك الجمعه (32)الـفـوائـد لـمـمتازة فى صلوٰة الجنازة (33)بلغته المحتاج فى مناسك الحاج (34)قطع المجادلته عند تغير الـمعاملته (35)قـدح الـزند فى اسلم فى القند (36)ازالتـه الوهن فى مسئلة الرهن (37)البـارع فى قطع الشارع (38)الانـصاف فى تميز الاوقات (39)الـمبـاحثـه الـزكيته فى مسئلة الدوركة (40) كشف الـغبـابـه فـى مسـئـلة استغانه (41)الـقـولالـمشيـد فى وقف المويد (42)البـدر الذى الغلافى مسئلته الولا (43)الـجهر بمنع البروز على شـاطى البحر (44)الـنهـر لـمـن رام البروز على شاطئ البحر قصيدة (45)اعـلام الـنصرخى اعلام سلطان العصر (46)الـزهر الباسم فيما يزوج الحاكم (47)الـقول المغنى الحنث فى لمعنى (48)فتح الفالق مـن انـت طالق (49)حسـن الـمـقـصـد فى عمل المولد (50)حسن التـصـريف فى عدم التحليف (51)تـنـزيـه الانبيـاء عن تسفيه الاغبيا (53)الـطـنـعتـه الشـميتـه فـى تبيين الجنيته من شرط البير سيئتـه (53)جزيل المواهب فى اختلاف المذاهب (54)ارشاد المهتدين الى

Marfat.com

لغرة المجتهدين (55)الرد على من اخلد الى الارض وجهل ان الاجتهاد فى كل عصر فرض (56)جزء فى رد شهادة الرافضة (57)القول المشرق فى تحريم الاشتغال بالمنطق (58)متون المنطق والكلام عن فى المنطق والكلام (59)رفع المنار الدين وهدم بناء المفسدين (60)هدم الجانى على البانى (61)سيف النظار فى الفرق بين الثبوت والتكرار (62)النقول المشرقته فى مسئلته النفقة (63)شرح الرحيعته فى الفرائض (64)السلالته فى تحقيق المقر والاستعالته (65)العجاجته الزر نبيه فى السلالته الزنيبتية (66)انسيم الىٰ ابن عبدالكريم (67)افتح المطلب المبرور وبرد القلب المعرور فى الجواب عن اسئلته التكرور (68)رفع الباس وكشف الالتباس فى ضرب المثل من القرآن والاقتباس (69)المعتصر فى تقرير عبارة المغتصر (70)بذ الجهود فى خزانته المحمود .

(4) اُصولِ دین اور تصوف پر

(1)النصيحة فيما درد من الادعية الصحيحه (2)تشبيد الاركان من ليس فى الامكان ابدح ما كان (3)تائيد الحقيقتة العلية وتشيد الطريقة الشاذليه (4)تنزيه الاعتقاد عن الحلول والاتحاد (5)اللواحع المشرقة فى ذم الوحدة المطلقة (6)المعتلى فى تعديد صوالى (7)المنجلى فى قطور الولى (8)تنوير الحلك فى امكان رؤيةً النبى والملك (9)جهد الحبة فى تجريد النصحيه (10)ابرق الومض فى شرح يانيئية ابن الفارض (11)تنبيهه الفى فى تنزيه ابن عربى (12)جزء فى رويةً النساء تحفة الجلنساء برويةً اللّٰه للنساء (13)رفع

Marfat.com

الاسا عن النساء' یہ رسالہ مذکورہ بالا کا اختصار ہے۔(14)اللفظ الجوهری فی رد خبط الجوهری (15)النكت اللوامع على المختصر والمنهاج جمع الجوامع ۔

(5)فنِ لغت اور نحو وصرف

(1)المزهر فی علوم اللغة (2)غايته الاحسان فی خلق الانسان (3)الافصاح فی اسماء النكاح (4)ضوء الصباح فی لغات النكاح (5)الالماع فی الاتباع (6)الافصاح فی زوائد القاموس على الصحاح (7)جمع الجوامر فی النحو والتعريف والحظ (8)همع الهوامع (9)شرح الفيته ابن مالك البهجة المرضية (9)النكت على الالفيته والكافيته والشافيته وسندور الذهب والنزهته (10)الاشباه والنظائر (11)الاقتراح' یہ اصولِ نحو میں ہے۔(12)التوشيح على التوصيح (13)حاشية فی شرح نثر الزهور (14)سر الزبور على شرح الشذور (15)درر التاج فی اعراب شكل المنهاج (16)الوفية باختصار الالفيه (17)دقائق الوفيه باختصار الالفيه (18)شرح ملعته الاعراب (19)شرح القصيدة العافيه (20)تعريف الاعجم بعروف المعجم (21)الشمعته المغيته فی علم العربيته (22)موشعته ۔ یہ علم نحو میں ہے۔ (23)قطر الندافی درود الهمزة للندا (24)مختصر الملعته (25)الويته النصطر فی خصيص بالتصئ (26)القولالمجمل فی الرد على المهمل (27)الاخبار المرديته فی سبب وضع العربيه (28)المنى فی الكنى (29)رفع السنته فی نصب الزنته (30)تحصته النجباء فی قولهم هذا بسر اطيب منه رطبًا (31)الزند الورى فی الجواب عن

Marfat.com

اسوال الاسکندری (32)فجر الثمد فی اعراب اکمل الحمد (33)الکر علی ابن عبد البر (34)الاعراض والتولی عن لا یحسن یصلی (35)حسن الیسرفی ما فی الفرس من اسماء الطیر (36)حاشیه علی شرح التصریف (37)توجیه الغرم الی اختصاص الاسم بالجر والفصل بالجزم (38)دیوان الحیوان (39)عنوان الدیوان فی اسماء الحیوان (40)نظام اللسد فی اسامی الاسد (41)التهذیب فی اسماء الترتیب (42)الیواقیت فی اطروف والازن الی توجیه قولهم لاها اللّٰه اذن (43)التبری من معرفته المعری، یہ کتاب کتے (Dog) کے ناموں پر ہے۔ (44)الطراز اللازوردی فی حواشی الجاربردی ۔

(6)فن معانی و بیان و بدیع

(1)عقود الجمان فی المعانی والبیان (2)حل القتعود، یہ کتاب مذکورہ بالا کتاب کی شرح ہے۔(3)مفتاح التلخیص، یہ کتاب النکت علی تلخیص المفتاح کے نام سے مشہور ہے۔(4)نظم البدیع فی مدح الشفیع مرویانیها باسم النوع، یہ البدیعۃ کے نام سے معروف ہیں۔(5)الجمع والتفریق بین الانواع البدیعیة، یہ کتاب مذکورہ بالا کتاب کی شرح ہے۔(6)التخصیص فی شواهد التلخیص ۔

(7)فنِ ادب ونوادر وانشاء وشعر

(1)الوشاح فی فوائد النکاح (2)الیواقیت الثمنیة فی صفات السمنیته (3)شائق الاترنبح فی رقائق الفنج (4)رفع شان الحبشان (5)ازهار لعروش فی اخبار الحبوش (6)الوسائل الی مسافرة الاوائل (7)المحاضرات المحاورات (8)النفحته المسکیته علی نمط عنوان

Marfat.com

الشرف (9)درالکلم وغرر الحکم (10)المقامات المجموعته' یہ 7 مقامات ہیں۔ (11)المقامات المفرده' یہ 30 مقامات ہیں۔ (12)ساجعته الحرم' یہ مکہ مکرمہ اور مدینہ طیبہ کے فضائل اوصاف بیان کیے گئے ہیں۔ (13)المتامته السند سیته فی والا النبی صلی اللہ علیه وسلم (14)المقامته الازور دیته فی موت الاولاد (15)النجع فی الاجابته جابته الی الصلح (16)المقامته المستنصریه (17)الکاوی فی تاریخ السخاوی (18)المقامته الذهبیته فی الحمی (19)بلبل الروضه (20)مقامته الریاحین' اس کا نام المقامته الوریته فی الورود الزجس والیاسمین والیان وانسرین والنفج والنیلوفر والآس والریعان ولفاغیه (21)مقامته الطیب' یہ المقامته المسکیته فی المسك والعنبر والزعفران والزباد کے نام سے مشہور ومعروف ہے۔ (23)المقامته التفاحیته (24)المقامته الزمردیته (25)المقامته الفستقیته (26)المقامته الیاقوتیته (27)المقامته اللولویته (28)المقامته البحرینه (29)المقامته الریه (30)الفتاش علی القشاش (31)الاستنصار بالواحد القهار (32)قمع المعارض فی نصرة ابن الفارض (33)الدوران الفلکی علی ابن الکرکی (34)الهندکی فی عتق ابن الکرکی (35)مقامته نفسیته الی الهندکی علی ابن الکرکی (36)منمل اللطائففی الکنافة وانقطائف' یہ قصیدة رائیه ہے (37)مختصر شغا لغلیل فی ذم الصاحب والغلیل (38)تحفته الظرفآر باسماء الخلفاء' یہ قصیدة رائیه ہے (39)کوکب الروضته (40)المزدهی فی روضته المشتهی (41)احاسن الاقتباس من

Marfat.com

محاسن الاقتباس (42)نوالحديقته (43)شعری و نثری دیوان (44)خطب مقاطع الحجاز (45)فجر الدياجی فی الاحاجی (46)وصف الدال فی وصف الهلال (47)وقع الاسل فی ضرب المثل (48)مختصر معجم البلدان لياقوت یہ کتاب بھی آپ کی مکمل نہ ہو سکی۔(49)قخطف الوريد من امالی ابن دريد (50)طرز العمامة فی التفرقته بين المقامته والقمامه (51)الجواب الزكی عن قمامته ابن الكركی (52)الاقتراض فما رد الاعتراض (53)نزول الرحمته فی التحرمی بالنعمة (54)منع الثوران عن السعران (55)الصواعق علی النواعق (56)الفارق بين المصنف والسارق (57)المقامته الكلاجيته فی الاسئلته التاجيته (58)ساحب سيف علی صاحب حيف (59)الفتح القريب (60)اتحاف النبلاء فی اخبار الثقلاء (61)نزهت الجلساء فی اشعار النساء (62)المتظرف فی اخبار الجواری (63)زبدة الوشاحين (64)نثل الكتان فی الغشكنان (65)زبدة اللبن (66)البارق فی قطع يد السارق (67)نزهة النديم ۔

(8)فن اسماء الرجال وتاریخ

(1)طبقات الحفاظ (2)بغيته الوعاة فی طبقات اللغويين والنحاة (3)الوجيز فی طبقات الفقهاء الشافعيه (4)طبقات المفسرين' آپ کی یہ کتاب مکمل نہ ہو سکی' البتہ ایک جلد میں طبع شدہ ہے۔(5)تاريخ الخلفاء (6)حسن المحاضرة فی اخبار مصر والقاهرة (7)الزبرجده' یہ مذکورہ بالا کتاب کا اختصار ہے۔(8)رفع الباء س عن الصباس (9)الشمارغ فی علم التاريخ (10)المنعجم فی المعجم' یہ کتاب امام سیوطی کے شیوخ اور

Marfat.com

اساتذہ کے حالاتِ زندگی پر منحصر ہے۔(11)نظم العقیان فی اعیان لاعیان (12)التحدث بنعمة اللّٰه (13)الملتقط من الدر الکافیه (14)جزء فی جامع عمرو (15)جزء فی جامع ابن طولون (16)جزء فی المدرسته الصلاحیته (17)جزء فی الخانقاه لبیرسته (18)جزء فی الخلنقاه الشیخونیته (19)جزء فی اخبار اسیوط (20)المضبوط (21)المکنون فی ترجمة ذی النون (22)تحفة الکرام باخبار الاهرام (23)نثر الهمیان فی وفیات الاعیان (24)الورقات فی الوفیات (25)تبیض الصعیفه بمناقب الامام ابی حنیفه (26)تزمین الممالك بمناقب الامام مالك (27)جزء السلام من سید الانام علیه افضل الصلوٰة والسلام (28)حسن التعهد فی احادیث التسمیة والتشهد (29)الاسئلته الوزیریه واجوبتها (30)بلوغ المامول فی خدمته الرسول (31)بذل الهمة فی طلب براة الذمة ۔

(9) مختلف علوم وفنون اور متفرق کتب

(1)شرح الصدور (2)البدور السافره (3)الفلك المشحون' یہ کتاب آپ کی 50 علوم کی جامع کتاب ہے (4)النقایۂ اس کتاب میں 14 علوم بیان کیے گئے ہیں۔(5)اتمام الدرایه' یہ مذکورہ بالا کتاب کی شرح ہے۔ (6)قلائد الفوائد (7)اللمعۃ فی اجوبته الاسئلته السبعه (8)الاجوبته الزکیته عن الالغار السبکیته (9)تعریف الفئته باجوبته الاسئلته الکالوته (10)نفح الطیب من اسئلته الخطیب ۔

وصال

حافظ الحدیث امام جلال الدین سیوطی شافعی مصری کا وصال بروز

Marfat.com

جمعہ 19 جمادی الاولیٰ 911ھ کو ہوا۔

(التحدیث بنعمۃ اللہ للسیوطی صفحہ 16-32-33-31-80-227 مطبعۃ جامعۃ کمبروج 1972ء) (حسن المحاضرہ للسیوطی جلد 1 صفحہ 336 داراحیاء الکتب العربیہ 1387ھ) (بدائع الزھور فی وقائع الدھور جلد 4 صفحہ 83 الہیئۃ المصریۃ العامۃ لکتاب القاہرۃ 1404ھ) (الکوکب السائرۃ جلد 1 صفحہ 226 نجم الدین الغزی دارالکتب العلمیہ بیروت لبنان 1418ھ) (الرد علی من اخلد الی الارض صفحہ 9-15-42 المطبعۃ الثعالبیۃ الجزائر 1325ھ) (المنجم فی المعجم للسیوطی صفحہ 132 دار ابن حزم بیروت لبنان 1415ھ)

(2) امام حافظ شمس الدین سخاوی شافعی

نسب یوں ہے: الحافظ شمس الدین محمد بن عبدالرحمٰن بن محمد بن ابی بکر بن عثمان لقب: شمس الدین ابوالخیر قاھرہ کی نسب کی وجہ سے قاھری کہلاتے تھے مصر کے ایک گاؤں ''سخا'' کی نسبت کی وجہ سے سخاوی کہلاتے تھے۔ آپ کی تاریخ ولادت ربیع الاوّل 831ھ ہے۔ اوّلاً آپ سب سے پہلے قرآن پاک کو تجوید کے ساتھ حفظ کیا۔ آپ شافعی المذہب تھے۔ پھر اس کے بعد آپ نے عمدۃ الاحکام التنبیہ منہاج الفیہ ابن مالک اور الفیہ العراقی اور غالب شاطبیہ نخبۃ الفکر ابن حجر کو حفظ کیا۔ پھر اس کے بعد آپ نے فقہ عربی لغت قراءت وغیرہ اور فرائض وحساب اور علم الاوقات وغیرہ میں مہارتِ تامہ حاصل کی۔ امام سخاوی نے جن شیوخ واساتذہ سے علم حدیث کا سماع کیا اُن کی تعداد 400 ہے۔ لیکن خاص طور پر علمِ حدیث کے آپ کے شیخ امام ابن حجر عسقلانی شافعی رحمہ اللہ تھے اور آپ نے ساری زندگی آپ کے ساتھ گزار دی اور مختلف متون کی اقسام سے فیض یاب ہوتے رہے۔ طلبِ علم کیلئے آپ نے مختلف ممالک کے اسفار بھی کیے حلب دمشق القدس نابلس رملہ بعلبک اور حمص وغیرہ کا سفر کیا۔ جب آپ حج بیت اللہ کیلئے گئے تو آپ کے شیخ امام ابن حجر عسقلانی رحمہ اللہ کی وفات کے بعد تو وہاں آپ نے ابوالفتح البرہان ترمذی

Marfat.com

تقی بن فہد اور ابن ظہیرہ سے بھی استفادہ حاصل کیا۔ پھر قاہرہ' مصر واپس آ گئے اور سماع تحقیق وتخریج میں مصروف ہو گئے۔ 870ھ میں دوسری دفعہ حج بیت اللہ کیا اور اس سفر میں آپ نے کئیں کتابیں لکھی ہیں' تیسری دفعہ حج بیت اللہ 885ھ کو کیا اور 887ھ تک وہیں پر قیام کیا' پھر چوتھی دفعہ حج بیت اللہ 892ھ کو کیا اور 893ھ تک وہیں پر قیام رہا۔ پھر پانچویں دفعہ حج بیت اللہ کیا 896ھ سے اور 898ھ تک وہیں پر قیام کیا۔ جب آپ آخری دفعہ حج بیت اللہ سے فارغ ہوئے اور واپسی تک وہیں رہے اور پھر آپ مدینہ طیبہ میں آ گئے اور وہیں پر 903ھ میں آپ کا وصال ہو گیا' آپ کی تصانیف درجہ ذیل ہیں:

(1) الضوء اللامع لأهل القرن التاسع' اس کتاب کا جو نسخہ میرے پاس ہے اس کی 10 جلدیں ہیں اور اس کو طبع کیا ہے: دار الجیل' بیروت' لبنان والوں نے۔

(2) المقاصد الحسنة فی بیان کثیر من الاحادیث المشتہرۃ علی الالسنۃ' اس کتاب کا جو نسخہ میرے پاس ہے وہ دار الکتاب العربی' بیروت' لبنان والوں کا ہے اور اس کے کل صفحات 504 ہیں۔

(3) فتح المغیث بشرح الفیۃ الحدیث' اس کتاب کا جو نسخہ میرے پاس ہے وہ 5 مجلدات پر مشتمل ہے اور اس کو طبع کیا ہے: مکتبۃ دار المنہاج للنشر والتوزیع 1426ھ۔

(4) القول البدیع فی الصلاۃ علی حبیب الشفیع' دُرود وسلام پر بہت خوب اور اعلیٰ کتاب ہے۔

(5) المنهل العذب الروی فی ترجمۃ النووی

(6) الجواهر والدرر فی ترجمۃ شیخہ ابن حجر

(7) الفوائد الجلیلۃ فی اسماء النبویۃ

Marfat.com

(8) الفخر العلوی فی المولد النبوی

(9) رجحان الکفۃ فی مناقب اھل الصفۃ

(10) الاصل الاصیل فی تحریم النقل من التوراۃ والانجیل وغیرہ۔

(شذرات الذہب جلد 9 صفحہ 287 تا 285' دار ابن کثیر' دمشق' بیروت' 1413ھ)

(3) شارح بخاری امام احمد بن محمد قسطلانی شافعی

آپ کی کنیت ابوالعباس ہے' لقب: شہاب الدین اور نام احمد ہے اور قسطلانی کے نام سے مشہور ومعروف ہیں' آپکی ولادت 12 ذی القعدہ 851ھ کو مصر میں ہوئی' قاہرہ میں رہنے کی وجہ سے قاھری کہلاتے ہیں۔ آپ کے نانا جان بھی وقت کے جید اور مضبوط صاحبِ علم تھے' ابتداءً آپ نے قرآن کریم کو حفظ کیا اور قراءت اور تجوید کے علوم سے بہرہ ور ہوئے' علم تجوید میں آپ نے کتبِ شاطبیہ اور جزری پڑھی ہیں اور علم نحو میں الوردیہ کو حفظ کیا۔ آپ نے اپنے وقت کے جید علماء ومحدثین سے فیض پایا' جن میں آپ کے شیوخ اور اساتذہ میں امام ابن حجر شافعی سرفہرست ہیں جن سے آپ نے خوب فیض کے جام پئے۔ اس کے علاوہ آپ کے درجہ ذیل شیوخ اور اساتذہ ہیں: (1) امام عبدالغنی ہیثمی (2) امام شمس الدین سخاوی (3) امام شہاب الدین بن اسد (4) امام فخر مقسم (5) امام برہان الدین عجلونی (6) اور امام زکریا انصاری رحمہم اللہ ہیں۔ درس صحیح بخاری کا سماع آپ نے پانچ دروس میں مکمل کی' اپنے شیخ امام علوی شاوی سے۔ اسکے علاوہ مکہ مکرمہ میں امام نجم ابن فہد اور محدثہ زینب بنت امام شوبکی کے نام بھی ہیں۔ آپ نے فرض حج کے سوا متعدد نفلی حج بھی ادا کیے اور تین دفعہ آپ نے حرمین شریفین میں مجاورت کی بھی سعادت پائی۔ آپ چودہ روایتوں میں قراءت کرتے تھے' بڑے زبردست اور پائے کے قاری بھی تھے۔

امام احمد بن محمد قسطلانی شافعی کا وصال 8 محرم الحرام 923ھ کو ہوا اور آپ کی

Marfat.com

درجہ ذیل تصنیفات ہیں:

(1)ارشادالساری شرح صحیح بخاری' یہ کتاب 10 مجلدات میں طبع شدہ ہے اور اسکو طبع کیا ہے: المطبعۃ الکبریٰ الامیریہ' مصر' 1323ھ (2)المواھب اللدنیہ (3)العقود السنیۃ فی شرح المقدمۃ الجزریہ (4)فتح الدانی فی شرح حرزالامانی (5)فتح المواہبی فی مناقب الشاطبی (6)الکنز فی حمزۃ وہشام علی الھمز (7)اللآلی السنیۃ (8)لطائف الاشارات لفنون القرأت (9)مدارک المرام فی مسالک الصیام (10)مراصد الصلات فی مقاصد الصلوٰۃ (11)الروض الزاھر فی مناقب شیخ عبدللقادر (12)رسالہ فی الرابع المجیب (13)الاسعاد فی تلخیص الارشاد (14)تحفۃ السامع والقاری بختم صحیح البخاری (15)زھرالریاض (16)مسالک الحنفاء الی مشارع الصلوٰۃ علی النبی المصطفیٰ (17)مشارق الانوار المضیئۃ فی شرح الکوکب الدریۃ (18)منہاج الابتہاج فی شرح الجامع الصحیح لمسلم بن الحجاج (19)النور الساطع فی مختصر الضوء اللامع فی اعیان القرن التاسع (20)منہاج الہدایۃ۔

(الضوء اللامع جلد2 صفحہ 104-103) (النور السافر عن اخبار القرن العاشر صفحہ 165-164' دارصادر' بیروت' 2001ء) (شذرات الذہب جلد10 صفحہ 169 تا166)

(4) شیخ الاسلام مفتی اعظم مکہ مکرمہ امام ابن حجر ہیتمی مکی شافعی

نام: احمد' کنیت: ابوالعباس' لقب: شہاب الدین' شیخ الاسلام۔نسب یوں ہے: احمد بن محمد بدرالدین بن محمد شمس الدین بن علی نورالدین بن حجر ہیتمی' چونکہ آپ مصر میں مکہ مکرمہ کی مشرق جانب ایک گاؤں سلمنت میں ولادت 909ھ میں ہوئی' اس کی نسبت کی وجہ سے سلمنتی اور مکی اور ازھری سے معروف ہیں' اولیاءِ سلاسل میں آپ قادری' چشتی' شاذلی' مدینی سے نسبت رکھتے ہیں اور فقہ میں شافعی المذہب تھے۔ چونکہ بعد میں آپ کے گھر والے محلہ ابی الہیتم میں سکونت پذیر ہو گئے' سو اس

Marfat.com

نسبت کی وجہ سے آپ کو ہیتمی بھی کہا جاتا ہے۔ یہ بات ذہن نشین رہے کہ اس علاقے میں بہت سارے معروف محدثین کرام گزرے ہیں جیسے امام نورالدین ہیتمی صاحبِ مجمع الزوائد وغیرہ' ابتداءً آپ نے قدیم اور عظیم اسلامی درگاہ جامعہ الازھر میں علم کے نور سے منور ہوئے' اسی نسبت سے الازھری بھی کہلاتے ہیں۔ چونکہ آپ قبیلہ بنی سعد کی وجہ سے سعدی بھی کہلاتے ہیں اور تعلق انصار کی وجہ سے انصاری بھی' آپ کے والد محترم کا بھی جلد ہی انتقال ہو گیا تھا' بعد میں آپکی پرورش آپ کے پردادا نے کی جن کی عمر خود 120 سال تھی' پھر ان کے وصال کے بعد ان کے والد محترم کے استاذ محترم امام شمس الدین محمد السروی معروف ابن ابی الحمائل متوفی 932ھ اور شیخ امام احمد الشناوی شاگردِ خاص امام شرف الدین مناوی نے آپ کی پرورش اور تربیت کی' جب امام ابن حجر ہیتمی مکی کی عمر 20 سال ہوئی تو تب تک آپ نے اپنے شیوخ اور اساتذہ سے درس وتدریس' تصنیف وتالیف اور افتاء کی اجازت بھی حاصل کر لی تھی۔ آپ نے اپنے شیوخ اور اساتذہ کا تذکرہ اپنی دو تصانیف (1) معجم اوسط (2) معجم صغیر میں کی ہے۔ آپ کے چند اساتذہ اور شیوخ کے نام درج ذیل ہیں: (1) شیخ الاسلام امام ابویحییٰ زکریا انصاری مصری شافعی (2) امام شیخ زین الدین عبدالحق بن محمد السنباطی (3) امام شمس الدین محمد السروی المعروف ابن ابی الحمائل (4) امام شہاب الصائغ الحنفی (5) امام شمس الدین الدلجی شافعی العثمانی (6) امام احمد بن عبدالحق السنباطی شافعی مصری (7) امام ابوالحسن البکری شافعی (8) شیخ الاسلام امام شہاب الدین رملی شافعی وغیرہ۔ امام ہیتمی مکی نے جب پہلی دفعہ حج بیت اللہ کی سعادت حاصل 934ھ میں' تب آپ کے ساتھ آپ کے شیخ امام ابوالحسن البکری بھی تھے۔ پھر دوسری دفعہ حج بیت اللہ کی سعادت 938ھ میں حاصل کی' پھر تیسری مرتبہ 940ھ میں آپ نے جب حج بیت اللہ کی سعادت

Marfat.com

حاصل کی' پھر آپ وہیں کے ہو کے رہ گئے۔ علامہ عبدالقادر روس متوفی 1038ھ النور السافر میں لکھتے ہیں: ابن حجر کے نام سے دو آئمہ ہیں' ایک امام ابن حجر عسقلانی شافعی صاحبِ فتح الباری اور دوسرے امام ابن حجر ہیتمی مکی' البتہ امام ہیتمی مکی کو امام ابن حجر عسقلانی پر فقہ میں دسترس حاصل ہے جب کہ ایسا کیوں نہ ہو کہ ربِ تعالیٰ نے امام ہیتمی مکی کو عرصہ دراز تک مکہ مکرمہ میں رہنے کی سعادت دی ہے جبکہ امام عسقلانی شافعی کو یہ حاصل نہیں۔ یہ بات ذہن نشین رہے کہ امام ابن حجر ہیتمی مکی اپنے شاگرد صاحبِ کنز العمال امام علی متقی ہندی رحمہ اللہ سے قادری' چشتی' شاذلی سلاسل میں مرید تھے اور انہی سے آپ نے خرقہ خلافت حاصل کی۔ اخبار الاخیار میں شیخ محقق علامہ عبدالحق محدث دہلوی حنفی رحمہ اللہ' امام ابن حجر ہیتمی مکی کے بارے میں یوں تحریر کرتے ہیں کہ امام ابن حجر ہیتمی مکی جو اپنے وقت کے مکہ مکرمہ میں بہت بڑے عالم اور فقیہہ تھے' وہ اوّل امام علی متقی ہندی کے استاذ تھے لیکن اگر ان کو بھی اگر کسی حدیث کے معنی میں مشکل درپیش آتی تو امام علی متقی ہندی کی جانب کسی کو بھیج کر یہ دریافت کر لیتے کہ آپ نے اس حدیث کو ''جمع الجوامع'' کے کسی باب میں مرتب کیا ہے۔ ان کے بتانے پر مزید قیاس کر کے حدیث کے معانی تک رسائی پا لیتے تھے۔ امام ابن حجر مکی ہیتمی نے بہت دفعہ بطورِ فخر خود کو امام علی متقی ہندی کا شاگردِ حقیقی شمار کیا ہے حتیٰ کہ عمر کے اخیر میں آپ ان کے باقاعدہ مرید ہو گئے تھے اور ان سے سلاسل عالیہ کا خرقہ خلافت بھی حاصل کر لیا تھا۔ امام ابن حجر ہیتمی مکی سے یوں تو خلقِ کثیر نے اکتسابِ فیض پایا مگر یہاں پر آپ کے چند مشہور ومعروف شاگردوں کے اسماء تحریر کر رہا ہوں۔ (1) علامہ عبدالقادر بن احمد بن علی فاکہی مکی (2) علامہ عبدالرؤف بن یحییٰ مکی شافعی الواعظ (3) علامہ جمال الدین محمد طاہر پٹنی ہندی مکی (4) علامہ محمد بن احمد بن علی فاکہی مکی حنبلی (5) علامہ احمد بن قاسم العبادی قاہری شافعی (6) علامہ

Marfat.com

عبدالکریم بن محب الدین حنفی مکی قطبی (7) علامہ ملا علی بن سلطان القاری مکی حنفی (8) علامہ ابوبکر بن اسماعیل شنوانی مصری شافعی (9) علامہ حسام الدین علی متقی ہندی حنفی (10) علامہ ابوبکر بن محمد السیف شافعی۔ امام ابن حجر ہیتمی مکی شافعی رحمہ اللہ کا وصال 23 رجب المرجب 974ھ کو ہوا' لیکن راقم نے شذرات الذہب اور الکوکب السائرہ میں دیکھا ہے کہ وہاں پر آپ کا سن وصال 973ھ لکھا ہے اور اُس کی وجہ یہ بیان کی ہے کہ آپ کا وصال تو 973ھ کو ہوا لیکن دمشق میں اس کی خبر 974ھ کو ملی لیکن جمہور کے نزدیک آپ کا سن وصال تو 979ھ ہی ہے۔ آپ کی درجہ ذیل یادگار تصانیف ہیں:

(1) شرح المشکوٰۃ (2) شرح المنہاج (3) الارشاد (4) شرح الهمزیۃ البوصیریۃ (5) شرح الاربعین النووی (6) الصواعق المحرقہ (7) کف الرعاع من محرمات اللهو والسماع (8) الزواجر عن الاقتراف الکبائر (9) نصیحۃ الملوک اور اس کی شرح (10) شرح مختصر الفقیہ (11) مناقب ابی حنیفۃ (12) الجوهر المنظم فی زیارۃ القبر الشریف المنبوی المکرم (13) الدر المنضود فی الصلوٰۃ والسلام علی صاحب المقام المحمود صلی اللہ علیہ وسلم (14) کنز الناظر فی مختصر الزواجر (15) شرح الفیۃ ابن مالک (16) اصابۃ الاغراض فی سقوط الخیار بالاعراض (17) فتح الالہ بشرح مشکاۃ المصابیح للتبریزی (18) فتح الجواد فی شرح الارشاد للمقری (19) الاربعون فی الجہاد (20) الانتباہ لتحقیق عویص مسائل الاکراہ (21) تحفۃ الزوار الی قبر النبی المختار صلی اللہ علیہ وسلم (22) تطہیر العیبہ عن دنس الغیبہ (23) التحقیق لما یشملہ لفظ العتیق (24) ایضاح الاحکام لما تاخذہ العمال والحکام (25) تاریخ اخوان الصفا بنبذ من اخبار الخلفاء (26) رسالۃ فی القدر۔ اس کے علاوہ اور بھی [illegible] آپ کی کتب ہیں۔ (شذرات الذہب جلد 10 صفحہ 544 تا 541' البدر الطالع بمحاسن من بعد القرن السابع جلد 1

صفحہ 103 تا 102 ' الکوکب السائرہ جلد 3 صفحہ 102 تا 101 رقم: 1351 ' اخبار الاخیار فارسی صفحہ 258 نوریہ رضویہ پبلشنگ کمپنی لاہور)

(5) ولی الصالح امام علی المتقی بن حسام الہندی المکی حنفی

حسب ونسب یوں ہے: علی بن حسام الدین بن عبدالملک بن قاضی خان اور آپ کا لقب المتقی ہے۔ اور اولیاءِ سلاسل میں آپ قادری' شاذلی' چشتی' مدینی تھے۔ ہندوستان کے مشہور ومعروف علاقہ برہان پور دکن میں 885ھ کو آپ کی ولادت ہوئی۔ آٹھ سال کی عمر میں امام علی متقی اپنے والد شیخ حسام الدین رحمہ اللہ جو کہ کامل ولی اللہ تھے اور شیخ باجن چشتی کی خدمتِ اقدس میں آپ کو حلقہ ارادت میں شامل کروایا۔ انہی دنوں آپ کے والد کامل ولی اللہ شیخ حسام الدین کا وصال ہو گیا' سو آپ نے جوانی کے ایام میں کام کاج کیلئے کوئی ملازمت اور جلد ہی دنیا کے مال و متاع سے دور ہو گئے اور اپنی توجہ بارگاہ الٰہی کی طرف مبذول کی۔ طلبِ علم کیلئے آپ ملتان کے مشہور ومعروف محدث علامہ حسام الدین المتقی کی خدمت میں ملتان گئے اور دو سال تک لگاتار اُن کی صحبت میں رہ کر تفسیر بیضاوی اور دوسری کتب پڑھیں۔ بہت عرصہ قیام ملتان کے بعد آپ ہندوستان چلے گئے اور وہاں احمد آباد' گجرات میں گزارے' جب بادشاہ ہمایوں نے 941ھ میں بہادر شاہ ظفر کو شکست دی تب آپ ہندوستان سے مکہ مکرمہ کوچ کر گئے اور وہاں پر 35 سال گزارے' مکہ مکرمہ میں آپ کے شیوخ واساتذہ درجہ ذیل تھے: جن سے آپ نے اکتسابِ فیض پایا' ایک تو امام ابوالحسن شافعی اور دوسرے امام ابن حجر ہیتمی مکی جو کہ مکہ مکرمہ کے مفتی اعظم بھی تھے' ان سے آپ نے علمِ حدیث کا سماع کیا۔ آپ طویل عرصہ تک مکہ مکرمہ کے مجاور بھی رہے۔ شیخ محقق علامہ عبدالحق محدث دہلوی رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ امام علی متقی زیادہ تر حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سنن و احادیث کو جمع کرنے میں لگے رہتے'

Marfat.com

آپ کے فضائل ومناقب میں یہ بھی ہے کہ 27 رمضان المبارک شبِ جمعہ آپ کو حضور آقا نبی رؤف ورحیم ﷺ کی آپ کو زیارت نصیب ہوئی' اس موقع پر آپ نے رسول پاک ﷺ سے پوچھا: اس زمانے میں سب سے افضل کون ہے؟ حضور نبی کریم ﷺ نے ان سے فرمایا کہ تم ہو۔ انہوں نے دریافت کیا: پھر کون ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ہندوستان میں محمد بن طاہر۔ امام علی متقی مہندی برہان پوری حنفی کا جلالتِ شان اور علمی مقام ومرتبہ کا اس سے اندازہ لگایا جا سکتا ہے کہ آپ کے شیخ اور استاذ امام ابن حجر ہیتمی مکی شافعی آپ کے استاذ اور شیخ ہونے کے باوجود آپ کے مرید ہو گئے تھے' سلاسل قادری' شاذلی' مدینی' چشتی وغیرہ میں۔ آپ کے نامور شاگرد درجہ ذیل ہیں: (1) امام جمال الدین محمد بن طاہر محدث پٹنی (2) علامہ شیخ محقق عبدالحق محدث دہلوی (3) علامہ عبدالوہاب متقی (4) علامہ رحمت اللہ سندھی (5) علامہ عبداللہ سندھی۔

امام علی متقی ہندی ایک کامل اور صالح' ولی اللہ' تبحر عالم اور بلند پایہ محدث تھے' آپ نے قریباً نوے سال کی عمر پا کر بوقتِ سحر جمادی الاولیٰ 975ھ کو مکہ مکرمہ میں آپ کا وصال ہوا۔

یوں تو آپ نے مختلف موضوعات پر قلم اُٹھایا مگر آپ نے جو کام امام جلال الدین سیوطی شافعی کی کتاب ''جمع الجوامع'' پر کیا وہ قابلِ ستائش ہے۔ علامہ شیخ محقق عبدالحق محدث دہلوی لکھتے ہیں: (1) امام متقی نے امام جلال الدین سیوطی شافعی کی کتاب ''جمع الجوامع'' کی احادیث پاک کو حروفِ تہجی کے تحت جمع وتدوین کا کام حضور ﷺ کے تمام اقوال وافعال کو مسائل فقیہہ کے طریقہ پر باب باندھ کر تحریر کی ہے۔ ان کتابوں کو دیکھنے سے یہ پتہ چلتا ہے کہ امام علی متقی نے بہت خوب اور اعلیٰ کام کیا۔ حتیٰ کہ آپ نے اس کتاب میں مکررات کو چھانٹ کر اس کو منتخب اور مرتب

Marfat.com

کیا۔ (2) امام ابوالحسن البکری فرماتے تھے کہ امام سیوطی نے دنیا پر احسان کیا ہے' آپ نے بہت ساری کتب بھی تصنیف کی ہیں جو کہ سالکانِ طریقت اور طالبانِ آخرت کیلئے سرمایۂ وقت و مددگار ہے۔ آپ کی چھوٹی بڑی عربی و فارسی کل 100 کتابیں تحریر کی ہیں۔ آپ کی اوّل تصنیف تبیین الطریق ہے' جس کی تصنیف اور تالیف کے وقت آپ کو غیب سے الہام ہوتا تھا' آپ کی ایک اور کتاب حکم کبیر ہے جو بے حد مفید اور علمِ تصوف کا خلاصہ ہے۔ آپ کی تصنیف وتالیف درجہ ذیل ہیں:

(1) كنز العمال فی سنن الاقوال والافعال: اس کتاب کا جو نسخہ میرے پاس ہے' وہ کامل ایک جلد ہے اور اس میں 12 اجزاء ہیں اور کل احادیث کی تعداد: 46624 ہیں۔

(2) البرهان الحلبی فی معرفة الولی (3) البرهان فی علامات مهدی آخر الزمان (4) الفصول شرح جامع الاصول (5) المواهب العلية فی جمع الحكم القرآنية والحديثية (6) ارشاد العرفان وعبارة الايمان (7) النهج الاتم فی ترتيب الحكم (8) الوسيلة الفاخرة فی سلطة الدنيا والآخرة (9) الرق المرقوم فرغايات العلوم (10) تلقين الطريق فی السلوك لما الهمة الله سبحانه (11) جوامع الكلم فی المواعظ والحكم (12) شئون المنزلات (13) شمائل النبی صلی الله عليه وسلم (14) غاية العمال فی سنن الاقوال (15) منهج الاعمال فی سنن الاقوال (16) مختصر النهاية (17) نعم المعيار والمقياس لمعرفة مراتب الناس (18) هداية ربی عند فقد المربی۔

(النور السافر صفحہ 422-421' شذرات الذہب جلد 10 صفحہ 554' اخبار الاخیار صفحہ 250 تا 245' فارسی مطبع ہاشمی باہتمام خود مطبع مجتبائی)

Marfat.com

دسویں صدی کے بعض نامور محدثین کرام اور اُن کی کتب

(1) شیخ محقق علامہ شاہ عبدالحق محدث دہلوی حنفی

نسب یوں ہے: عبدالحق بن سیف الدین بن سعد اللہ بن فیروز بن مالک موسیٰ بن ملک معزالدین بن آغا محمد ترک بخاری۔ آپ کے آباؤ اجداد کا وطن بخارا تھا' سب سے اوّل آغاز محمد ترک سلطان علاء الدین خلجی کے زمانے 1296ء میں ترکِ وطن کر کے دہلی آئے اور ان کے ساتھ آپ کے عزیز و اقارب اور مریدوں کی ایک بڑی تعداد بھی وارد ہند میں ہوئی۔ اس علمی گھرانے اور دینی خاندان میں حضرت شیخ محقق کی ولادت محرم الحرام 958ھ بمطابق جنوری 1551ء میں ہوئی۔ مادۂ تاریخ ولادت ''شیخ اولیاء'' کی ہے۔ آپ نے ابتدائی تعلیم کا آغاز اپنے والد شیخ سیف الدین بخاری سے حاصل کی' آپ ذہین وفطین اتنے تھے کہ صرف تین ماہ میں قرآن کریم مکمل کرلیا' پھر ابتدائی فارسی اور عربی کتابیں پڑھی ہیں۔ فارسی میں آپ نے گلستان بوستان' دیوانِ حافظ' ابتدائی عربی' میزان' مصباح' کافیہ کا درس والد صاحب سے لیا۔ آپ کی ذہانت وفطانت اتنی زبردست اور اعلیٰ تھی کہ آپ کے والد صاحب نے فرمایا: انشاء اللہ تم جلد ہی عالم بن جاؤ گے۔ علم میں سے ایک مختصر پڑھ لو' یہ تمہارے لیے کافی ہے' اس کے بعد انشاء اللہ برکت وسعادت کے دروازے تم پر کھل جائیں گے اور تم علوم بلاتکلف حاصل کرلو گے۔ شیخ محقق اپنی مشغولیتِ علم کا تذکرہ

Marfat.com

یوں کرتے ہوئے فرماتے ہیں: جو کتاب بھی میری نظر سے گزرتی یا اس کا کوئی جز بھی کسی وقت ہاتھ لگ جاتا خواہ وہ شروع کا ہوتا یا آخر کا' اسے پڑھ کر اس پر عبور حاصل کرنا اس وقت کا اہم مشغلہ تھا۔ اسی طرح میں نے تمام کتابوں پر عبور حاصل کر لیا اور ادب و عربیت' منطق و کلام کی کتابوں پر مکمل دسترس حاصل کی' فراغت کے بعد آپ نے ماوراءنہر کے علماء کرام سے سات یا آٹھ سال بلکہ اس سے بھی کچھ زیادہ عرصہ تک درس لیا' رات اور دن دو سے تین گھنٹے مطالعہ اور غور و فکر اور مصروفیت سے فارغ رہتے۔ آپ اپنے حالاتِ بچپن کے بارے میں یوں لکھتے ہیں: بچپن میں میرا یہ حال ہے کہ مجھے یہ پتہ ہی نہیں کہ کھیل کود کیا ہے' راحت و آرام اور آسائش کا کیا مطلب ہے' سیر کسے کہتے ہیں' میں نہیں جانتا۔ علم کی تحصیل کیلئے اکثر اوقات کھانا بھی بروقت نہ کھایا اور جی بھر کر نیند بھی نہ لی۔ شیخ محقق نے (17 سے 18) سال کی عمر تک مروّجہ دینی تعلیم اور کتب سے فراغت حاصل کر کے عالمِ دین بن گئے تھے۔ آپ کے چند نامور اساتذہ درجہ ذیل ہیں:

(1) شیخ سیف الدین (2) محمد مقیم (3) شیخ عبدالوہاب متقی (4) قاضی علی بن جاراللہ ظہیرۃ قرشی مخزومی مکی (5) شیخ احمد بن محمد بن ابی الحزم مدنی (6) شیخ حمید الدین بن عبداللہ سندی مہاجر۔ حجاز مقدس میں 996ھ آپ بحری راستے گئے اور مکہ مکرمہ کے علماء و محدثین سے صحیح بخاری اور صحیح مسلم کا درس لیا۔ شیخ محقق خود فرماتے ہیں کہ آپ نے تمام اہلِ حرمین اور کُل مشائخ یمن حاضر اور غائب اور مشائخ مصر و شام سے جس نے آپ کو دیکھا' آپ کا معتقد ہو گیا اور ان کی ولایت اور علو شان کا قائل ہے۔ شیخ محقق نے چار بار زیارتِ رسول ﷺ کا شرف حاصل کیا۔ آپ کے چند نامور شاگردوں کے نام درجہ ذیل ہیں: (1) شیخ نورالحق دہلوی (آپ کے صاحبزادے) (2) شیخ ہاشم (3) رضی الدین ابوالمناقب (4) شیخ علی محمد (5) شیخ

Marfat.com

ابوالبرکات (6) ولی الدین عبدالنبی (7) شیخ عبدالسعادت (8) کمال الدین (9) مولانا عبدالحکیم (10) مولانا محمد حیدر دہلوی (11) شیخ محمد حسین خافی (12) خواجہ خاوند معین الدین بن خواجہ خاوند محمود المعروف بہ حضرت ایشاں (13) خواجہ حیدر بن خواجہ فیروز کشمیری (14) شاہ طیب ظفر آبادی (15) دیوان محمد رشید بن مصطفیٰ جونپوری (16) مولانا شیخ ابواحمد سلیمان کردی (17) مولانا شاہ عبدالجلیل الہ آبادی (18) شیخ عبدالقادر مفتی (19) شیخ عنایت اللہ (20) شیخ شاکر محمد بن وجیہہ الدین حنفی دہلوی وغیرہ۔ علامہ مفتی غلام معین الدین نعیمی رحمہ اللہ لکھتے ہیں: مطالعہ کتب وغیرہ کے انہماک میں کئی مرتبہ میری دستار اور بالوں میں چراغ سے آگ لگی اور مجھے اس وقت پتہ چلتا جبکہ حرارت دماغ کو محسوس ہوتی۔ اس کے باوجود بچپنے ہی سے درود وسلام اور وظائف' شب خیزی اور مناجات میں ہیں۔ اس قدر علمی جہد وسعی رہتی تھا کہ لوگ حیران تھے۔ آپ کی تصانیف وتالیفات کے بہت سے رسالے طریقہ تصوف' توحید اور اشعار میں تھے۔ حضرت شیخ محقق شاہ محمد عبدالحق محدث دہلوی رحمہ اللہ کی تالیفات وتصنیفات صغیر وکبیر کی سو جلدیں ہیں اور بحسب شمار ابیات کے پانچ لاکھ تک پہنچتی ہیں۔ آپ کی مشہور تصانیف یہ ہیں: (1) لمعات التنقیح فی شرح مشکوٰۃ المصابیح' اسّی ہزار ابیات کے قریب ہیں اور عربی زبان میں ہے۔ یہ کتاب ابھی تک نہیں چھپی ہے' قلمی نسخے بانکی پور' رام پور' حیدرآباد دکن' دہلی اور علی گڑھ میں موجود ہیں۔ (2) اشعۃ اللمعات شرح مشکوٰۃ' یہ فارسی زبان میں ہے۔ افسوس ہے کہ بعض حضرات دونوں کتابوں میں فرق نہیں کرتے اور سمجھتے ہیں کہ ایک ہی کتاب ہے حالانکہ لمعات التنقیح ابھی تک چھپی ہی نہیں۔ صرف قلمی نسخے پائے جاتے ہیں۔ (3) شرح سفر السعادۃ یا طریق القویم فی شرح صراط مستقیم یا طریق الافادۃ فی شرح السعادۃ (4) اخبار الاخیار (5) جذب القلوب الی دیار

Marfat.com

المحبوب (6) جامع البرکات (7) مرج البحرین فی جمع بین الطریقین در جمع بیان شریعت وطریقت (8) زبدۃ الآثار منتخب بہجۃ الاسرار در مناقب غوث اعظم رضی اللہ عنہ (9) زاد المتقین (10) فتح المنان فی مناقب النعمان (11) تحصیل التعرف فی معرفۃ الفقیہہ والتصوف (12) توصیل المرید الی المراد بیان الاحکام والاضراب والاوراد (13) شرح فتوح الغیب (14) تکمیل الایمان وتقویت الایقان (15) ماثبت من السنۃ فی ایام السنۃ' عربی زبان میں ہے۔ (16) مدارج النبوت ومراتب الفتوۃ' فارسی میں ہے اور اسکا ترجمہ علامہ مفتی غلام معین الدین نعیمی رحمہ اللہ نے کیا ہے اور دیگر حضرات نے بھی کیا ہے۔ آپ کی تاریخ رحلت (وصال) فخر العلماء 1052ھ اور فخر العالم 1052ھ ہے۔ آپ کا مقبرہ حضرت قطب صاحب رحمہ اللہ مہر دلی واقع میں حوضِ شمسی کے کنارہ پر واقع ہے۔ (اخبار الاخیار صفحہ 291-302-303' مدارج النبوت (مترجم) جلد 1 صفحہ 11-10' مقدمہ ضیاء القرآن پبلی کیشنز' لاہور)

(2) عمدۃ المحدثین علامہ ملا علی القاری حنفی

آپ کا اسم گرامی علی ہے اور آپ کے والد صاحب کا نام سلطان محمد ہے۔ نسب یوں ہے: علی بن سلطان محمد القاری الہروی مکی حنفی ہے اور آپ مشہور ومعروف ہیں ملا علی القاری سے۔ آپ کی کنیت ابو الحسن ہے اور علامہ ملا علی القاری حنفی کا لقب نور الدین ہے۔ آپ کی ولادت ھرات میں ہوئی۔ وہیں پر آپ نے اپنی ابتدائی تعلیم کا آغاز کیا ہے' یعنی جامع ھرات میں ابن خطیب شیخ وعالم قاری معین الدین بن حافظ زین الدین ھروی سے قرآن کریم حفظ کیا اور علم تجوید حاصل کیا ہے۔ آپ نے علم قراءت ایک ایسی جماعت سے حاصل کیا جنھوں نے مدینہ طیبہ کے خطیب امام محمد بن یقظان کے سامنے علم قراءت میں زانوئے تلمذ طے کیا اور اُنہوں نے مصر کے رہنے والے شیخ زین الدین عبد الغنی ہمیشہ سے علم قرأت کو حاصل کیا اور اُنہوں

Marfat.com

نے علمِ قراءت امام المحدثین والقراءت امام شمس الدین محمد بن محمد بن محمد جزری رحمہ اللہ سے حاصل کیا۔ مجھے آپ کا سنِ ولادت نہ مل سکا۔ آپ کے مشہور ومعروف اساتذہ درجہ ذیل ہیں: (1) امام شیخ علی بن حسام الدین متقی حنفی (2) خاتمۃ المحققین امام ابوعباس شہاب الدین احمد بن محمد سعدی انصاری شافعی مکی (3) علامہ عبداللہ سندھی (4) مفتی مکہ مکرمہ علامہ مفتی قطب الدین مکی حنفی (5) علامہ محدث محمد سعید ابن مولانا خواجہ حنفی خراسانی (5) علامہ مفسر الفقیہ شیخ زین الدین عطیہ بن علی بن حسن السلمی المکی الشافعی (6) المحدث علامہ المسند الفقیہ القاضی شیخ ملا عبداللہ بن سعد الدین العمری السندی المکی الحنفی (7) مفسر المؤرخ علامہ مفتی ابوعیسیٰ قطب الدین محمد بن علاء الدین احمد بن محمد النہروانی الہندی المکی الحنفی اور آپ معروف ہیں قطبی سے۔ (8) علامہ الفقیہ شیخ شہاب الدین احمد بن بدرالدین العباسی الشافعی مصری الہندی (9) شیخ محدث علامہ الفقیہ محمد بن ابی الحسن محمد بن جلال الدین محمد بن عبدالرحمٰن بن احمد البکری الصدیقی الشافعی مصری (10) محدث علامہ شیخ سید زکریا الحسنیؒ آپ کے شاگردوں اور فیض لینے والوں کی فہرست تو طویل ہے مگر راقم آپ کے چند مشہور و معروف شاگردوں کے نام لکھ رہا ہے: (1) مفتی علامہ شیخ محی الدین عبدالقادر بن محمد بن یحییٰ بن مکرم بن محمد بن الحسینی (2) علامہ فقیہہ قاضی عبدالرحمٰن بن عیسیٰ حنفی (3) علامہ شیخ محمد ابوعبداللہؒ آپ کا لقب عبدالعظیم مکی حنفی ہے (4) سید معظم الحسینی البلخی (5) علامہ سلیمان بن صفی الدین الجانی۔

علامہ ملا علی القاری حنفی کی درجہ ذیل تصانیف ہیں:

(1) الأثمار الجنية فی اسماء الحنفية (2) الا[illegible]وبة المحررة فی البيضة الخبيثة المنكرة (3) الأحاديث القدسية الأربعينية (4) الادب فی رجب (5) ادلة معتقد أبی حنيفة فی ابوی الرسول صلی اللہ علیه

Marfat.com

وسلم (6)الازهار المنثورة فی الاحادیث المشهور (7)الاستدعاء فی الاستسقاء (8)استیناس الناس بفضائل ابن عباس (9)الاسرار المرفوعه فی الاخبار الموضوعة (10)اقتداء الحنفية بالسادة الشافعية (11)انوار الحجج فی اسرار الحجج (12)انوار القرآن واسرار الفرقان (13)بیان فعل الخير اذا دخل مكة من حج عن الغير (14)التبیان فی بیان ما فی لیلة النصف من شعبان ولیلة القدر من رمضان (15)التجرید فی اعراب كلمة التوحید وما یتعلق بها من التمجید (16)تخریج أحادیث شرح العقائد النسفية (17)تزيين العبارة لتحسين الاشارة (18)تسلية الاعمى عن بلية العمى (19)تشييع فقهاء الحنفية لتشنيع سفهاء الشافعية (20)التصریح فی شرح التسریع (21)تطهير الطوية بتعسين النية (22)تعلیقات القاری علی ثلاثیات البخاری (23)الجمالین علی الجلالین (24)جمع الوسائل فی شرح الشمائل (25)حاشية على شرح الجبیری للقصیدة الشاطبية (26)العذر فی أمر الغضر (27)العرز الثمین للحصن الحصین لابن الجزری (28)الحزب الاعظم والورد الافخم لانتسابه واستناده الی الرسول الاكرم صلی اللہ علیه وسلم (29)الحظ الاوض فی الحج الاكبر (30)الدرة الرضية فی الزيارة المصطفوية الرضية (31)الذخيرة الكثيرة فی رجله المغفرة للكبيرة (32)رسالة فی بیان صفة مزاح النبی صلی اللہ علیه وسلم (33)رساله فی الجمع بین الصلاتین (34)رسالة فی حماية مذهب الامام أبی حنیفة (35)رسالة فی الرد من نسبه الی تنقیص الامام الشافعی (36)رسالة

Marfat.com

فی الرد علی من ذم مذهب الامام أبی حنیفة (37)رسالة فی مسائل الامامة (38)رسالة فی ما یتعلق بلیلة النصف من شعبان (39)رسالة مشتملة علی الاحادیث الصحیحة لخروج المهدی (40)رفع الجناح وخفض الجناح بأربعین حدیثًا فی النکاح (41)الزبدة فی شرح قصیدة البردة (42)سم القوارض فی ذم الروافض (43)شرح أبیات ابن المقری (44)شرح الشاطبیة (45)شرح نخبة الفکر (46)شرح الشفاء فی حقوق المصطفٰی صلی اللّٰه علیه وسلم (47)شرح صحیح مسلم (48)شرح الفقه الاکبر (49)شرح عین العلم وزین العلم (50)شرح مسند الامام ابی حنیفة (51)شرح مغنی اللبیب عن کتاب الأعاریب (52)شرح الهدایة المرغینانی (53)شرح الوقایة فی مسائل الهدایة (54)شفاء السالك فی ارسال مالك (55)شم العوارض فی ذم الروافض (56)صلاة الاستسقاء (57)صلاة الجوائز فی صلاة الجنائز (58)ضوء المعانی لبدء الأمالی (59)فتح باب العنایة بشرح کتاب النقایة (60)الفتح الربانی فی شرح تصریف الزنجانی (61)فر العون لمن یدعی ایمان فرعون (62)فرائد القلائد علی أحادیث العقائد (63)القولالسدید فی خلف الوعید (64)الفصول المهة فی حصول المتمة (65)الکلام علی تحریم سماع الأغانی (66)المبین المعین لفهم الاربعین (67)المرتبة الشهودیة فی المذلة الوجودیة (68)مرقاة المفاتیح شرح مشکوٰة المصابیح 'اس کتاب کا جونسخہ میرے پاس ہے وہ 12 مجلدات پر مشتمل ہے اور اس کو طبع کیا ہے: مکتبہ رشیدیہ' کوئٹہ۔ (69)المسلك المقتسط فی المنسك

Marfat.com

المتوسط (70)المشرب الوردی فی حقیقة مذهب المهدی (71)المصنوع فی معرفة الحدیث الموضوع (72)المعدن العدنی فی فضل أویس القرنی (73)معرفة انساك فی معرفة السواك (74)المقدمة السالمة فی خوف الخاتمة (75)مناقب الامام اعظم وأصحابه (76)المنح الذكرية بشرح المقدمة الجزرية (77)الناسخ والمنسوخ من الحدیث (78)نزهة الخاطر الفاتر فی ترجمة سیدی عبد القادر (79)النعت المرصع فی المجنس والمسجع (80)الوقوف بالتحقیق علی موقف الصدیق۔

صحیح قول کے مطابق علامہ ملاعلی القاری حنفی کا وصال مکہ مکرمہ میں شوال کے مہینہ میں سن 1014ھ میں ہوا ہے اور آپکو جنت المعلٰی میں دفن کیا گیا۔(مرقاۃ المفاتیح المقدمۃ ترجمۃ علامہ ملاعلی القاری جلد 1 صفحہ 27 تا 16) (المنح الفکریۃ صفحہ 74-73، طبع مصر 1367ھ)(شرح شاطبیۃ، طبع مجتبائی، دہلی، ہند، 1348ھ)

☆☆☆☆☆

Marfat.com

گیارھویں صدی کے بعض محدثین اور اُن کی کتب

(1)علامہ شاہ ولی اللہ محدث دہلوی حنفی

آپ کے تذکرہ وتعارف پروفیسر مولانا محمد رفیق چودھری صاحب لکھتے ہیں:
نام ونسب: آپ کا اصل نام قطب الدین احمد تھا لیکن آپ شاہ ولی اللہ کے نام سے مشہور ہیں۔ والد کا نام شاہ عبدالرحیم اور دادا کا نام شاہ وجیہہ الدین تھا۔ شجرۂ نسب 29 پشتوں سے حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ تک جا ملتا ہے۔ والدہ کا نسب حضرت موسیٰ کاظم تک جاتا ہے۔ پیدائش: آپ 4 شوال 1114ھ بمطابق 10 فروری 1703ء کو ضلع مظفر نگر (بھارت) میں پیدا ہوئے۔ بچپن اور ابتدائی حالات: شاہ صاحب ابھی پانچ برس کے تھے کہ اُن کو مدرسے میں بٹھا دیا گیا' ساتویں سال نماز' روزہ شروع کرا دیا گیا اور اسی سال آپ نے قرآن کا حفظ مکمل کر لیا۔ اسکے بعد مروّجہ اسلامی علوم حاصل کیے۔ ان کی باقاعدہ سند لی اور تدریس کی اجازت مل گئی۔ چودہ برس کی عمر میں شادی ہوئی' پندرہ برس کی عمر میں اپنے والد کے ہاتھ پر بیعت کی اور سلسلۂ نقشبندیہ سے منسلک ہوئے۔ سترہ برس کے تھے کہ آپ کے والد ماجد کا انتقال ہو گیا' اس کے بعد قریباً بارہ برس تک دہلی میں درس و تدریس کے فرائض انجام دیتے رہے۔ 1730ء (1143ھ) میں حج کے سفر پر روانہ ہوئے۔ حجاز میں حج کے علاوہ 14 مہینے قیام کیا۔ اس دوران میں حرمین کے علماء بالخصوص شیخ ابوطاہر مدنی سے احادیث کی کتابیں پڑھیں۔ اُن سے سند اور اجازت لی۔ شیخ ابوطاہر نے آپ کو جو سند دی' اس میں یہ بھی لکھا کہ شاہ ولی اللہ مجھ سے حدیث کے الفاظ کی سند

Marfat.com

لیتے تھے اور میں اُن سے حدیث کے معانی کی اصطلاح لیتا تھا' اگلے سال 1144ھ میں آپ نے دوبارہ حج کیا اور اُس کے اگلے سال 1145ھ کو آپ نے دوبارہ واپس دہلی آ گئے۔ پھر اپنے والد مرحوم کے مدرسے ''مدرسہ رحیمیہ'' میں درس و تدریس کا کام کرتے رہے اور اس کے ساتھ تصنیف و تالیف کا کام بھی جاری رکھا۔
اولاد: شاہ ولی اللہ کے چار بیٹے تھے: شاہ عبدالعزیز' شاہ رفیع الدین' شاہ عبدالقادر اور شاہ عبدالغنی۔ اس کے علاوہ شاہ اسماعیل شہید آپ کے پوتے تھے۔ تصانیف: شاہ صاحب نے تقریباً تمام اسلامی موضوعات پر قلم اُٹھایا ہے۔ قرآن' حدیث' فقہ' اصول' کلام' تصوف' تاریخ' سیرت اور شریعت کی حکمت پر بہت سی کتابیں لکھیں جن کی 50 کے قریب ہے۔ آپ کی چند اہم تصانیف یہ ہیں:

(1) قرآن مجید کا فارسی ترجمہ' اس کا نام فتح الرحمٰن ہے' یہ قرآن مجید کا نہایت آسان فارسی زبان میں عمدہ اور مستند ترجمہ ہے۔ (2) الفوز الکبیر فی اصول التفسیر' یہ کتاب فارسی میں لکھی گئی۔ بعد میں اس کا عربی ترجمہ بھی شائع ہوا۔ اس کے کئی اُردو تراجم بھی ہوئے۔ (3) تاویل الاحادیث' یہ کتاب عربی میں ہے' اس میں قرآن میں مذکور انبیائے کرام کے حالات وواقعات پر نہایت عمدہ اور بصیرت افروز تبصرہ کیا گیا ہے۔ (4) المصفّٰی: یہ کتاب مؤطا امام مالک کا فارسی ترجمہ و تشریح ہے۔ (5) المسوّٰی: یہ کتاب مؤطا امام مالک کی عربی شرح ہے۔ (6) حجۃ اللہ البالغہ: یہ نہایت اہم کتاب عربی زبان میں ہے' اس کی دو جلدیں ہیں' اس کا اُردو ترجمہ ہو چکا ہے۔ اس میں فقہ و شریعت کے احکام کی حکمتیں' تصوف کے مسائل اور بہت سی احادیث کی عمدہ تشریح ملتی ہے۔ (7) الانصاف فی بیان سبب الاختلاف: یہ کتاب بھی عربی میں ہے۔ (8) عقد الجید فی احکام الاجتہاد التقلید: شاہ صاحب کا یہ رسالہ بھی عربی میں ہے۔ (9) ازالۃ الخفاء عن خلافت الخلفاء: یہ کتاب فارسی میں ہے۔

Marfat.com

(10) التفہیمات الالٰہیۃ: یہ کتاب دو جلدوں میں ہے۔ (11) البدور البازغۃ: یہ کتاب عربی میں ہے۔ (12) ہمعات: یہ کتاب فارسی زبان میں تصوف کے موضوع پر لکھی گئی ہے۔ (13) سطعات: یہ کتاب بھی فارسی زبان میں تصوف کے موضوع پر ہے۔ (14) القول الجمیل: یہ کتاب عربی زبان میں ہے اور تصوف پر لکھی گئی ہے۔ (15) الخیر الکثیر: یہ کتاب عربی میں ہے۔

(الفوز الکبیر ترجمہ شاہ ولی اللہ دہلوی صفحہ 12 تا 7 'انداز اپنا راقم' مکتبہ قرآنیات' لاہور)

حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی رحمہ اللہ کا وصال 1176ھ میں ہوا۔

(2) علامہ شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی حنفی

آپ حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی کے سب سے بڑے صاحبزادے ہیں۔ آپ دہلی میں 25 رمضان المبارک 1159ھ بمطابق 1746ء کو بوقتِ سحر پیدا ہوئے' والد ماجد نے اُن کا نام عبدالعزیز رکھا اور آپ کا تاریخی نام غلام حلیم رکھا۔ آپ کا نسب 34 پشت میں حضرت فاروق اعظم عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ سے جا ملتا ہے۔ آپ نے تمام علومِ ظاہری و باطن اپنے والد ماجد حضرت شاہ ولی اللہ سے حاصل کیے اور بعض کتب کی سند شاہ صاحب کے بعض تلامذہ سے بھی حاصل کی۔ آپ اپنے والد ماجد ہی سے بیعت ہوئے اور پھر خرقۂ خلافت پہنا۔ جس وقت شاہ صاحب کی عمر 17 برس تھی' حضرت شاہ ولی اللہ کے انتقال کے بعد اُن کے صحیح جانشین ہوئے۔ آپ دراز قد' گندم رنگ' لاغر جسم اور آنکھیں بڑی بڑی رکھتے تھے' چہرے پر خوبصورت گول داڑھی تھی۔ آپ نرم طبیعت' خوش اخلاق اور مزاج میں نہایت خوش طبعی تھی' ہر چیز میں نہایت ستھرا مذاق رکھتے تھے۔ صاحبِ علم وحلم' زہد و ورع و تقویٰ اور صاحبِ کشف و کرامات تھے' تمام علومِ متداولہ اور فنونِ عقلیہ و نقلیہ میں عبور و دستگاہ رکھتے تھے۔ حافظہ ایسا قوی کہ صحاح ستہ از بر تھیں۔ آپ خود فرماتے

Marfat.com

ہیں کہ جوعلوم میں نے مطالعہ کیے ہیں اور اپنی استعداد کے مطابق مجھے یاد بھی ہیں ان کی تعداد 150 ہے۔ آپ کی وفات اسّی سال کی عمر میں 7 شوال 1239ھ بمطابق 5 جون 1824ء کو صبح کے وقت ہوئی اور کہتے ہیں کہ نمازِ جنازہ میں ہجوم کا یہ عالم تھا کہ آپ کی نمازِ جنازہ پچپن مرتبہ پڑھی گئی اور دہلی میں اپنے والد ماجد کے قریب آپ مدفون ہوئے۔ تصانیف وتالیف: (1) تفسیر عزیزی (2) عجالۂ نافعہ اُصولِ حدیث میں بے مثل کتاب ہے۔ (3) بستان المحدثین' جو محدثین کے حالات میں نہایت عمدہ اور جامع کتاب ہے۔ (4) سرّ الشہادتین (5) فتاویٰ عزیزی' جو ہر قسم کے مسائل پر مشتمل ہے' ان کے علاوہ اور بھی چند رسائل آپ کے تصانیف ہیں۔ (6) تحفہ اثناءعشریہ' یہ کتاب اہل تشیع کے مختلف فرقوں کی تفصیل پر بڑی جامع اور عمدہ تصنیف ہے۔

(تحفۂ اثناءعشریہ' ترجمہ شاہ عبدالعزیز (اُردو) صفحہ 5 تا 4' دارالاشاعت' اُردو بازار' کراچی)

(3) علامہ سید غلام علی آزاد بلگرامی حنفی

مولوی رحمان علی لکھتے ہیں: حسان الہند سید غلام علی آزاد بلگرامی بن سید نوح حسین سبا واسطی اصلاً حنفی مذہب اور چشتی مشرب تھے پیدائش و پرورش وبلگرام میں ہوئی۔ 25 صفر بروز یکشنبہ 1116ھ/5-1704ء میں بلگرام میں پیدا ہوئے۔ درسی کتابیں اوّل سے آخر تک سید طفیل محمد اترولوی نے پڑھیں۔ لغت و سیرتِ نبوی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سند احادیث اور عربی و فارسی اشعار کی تعلیم اپنے نانا سید عبدالجلیل بلگرامی سے حاصل کی۔ عروض وقوافی اور دیگر ادبی علوم کے لیے اپنے ماموں سید محمد بن سید عبدالجلیل سے استفادہ کیا۔ سید لطف اللہ بلگرامی کے مرید تھے۔ زیارتِ حرمین شریفین سے مشرف ہوئے۔ صحیح بخاری' شیخ محمد حیات سندھی سے مدینہ منورہ میں پڑھی اور صحاح ستہ کی ان سے اجازت حاصل کی۔ ہندوستان واپس آ کر نواب

Marfat.com

نظام الدولہ ناصر جنگ ابن نواب نظام الملک آصف جاہ حیدرآبادی کی مصاحبت میں رہے‘ ان کی تصنیفات یہ ہیں: عربی تصانیف: (1)اوضوء الدراری شرح صحیح بخاری تا کتاب الذکر (2) تسلیۃ الفواد در قصائد‘ تراجم علماء اور دو عربی دیوان کے‘ ہر دونوں میں تین ہزار اشعار ہیں۔ (3) کتاب سبحۃ المرجان میں سات سو عربی اشعار بطور مثال درج کیے ہیں۔ فارسی تصانیف: (1) ید بیضاء وسرو آزاد وخزانہ عامرہ در تذکرہ شعراء وروضۃ الاولیاء تذکرہ بعض اولیاء (2) وماثر الکرام وسند السادات فی حسن خاتمۃ السادات ودیوان فارسی ومظہر البرکات وسبعہ سیارہ‘ وغیرہ ان کی یادگار ہیں۔ 1200ھ/6-1785ء میں اس جہاں سے رحلت فرمائی۔ (تذکرہ علمائے ہند صفحہ 316 تا315‘ پاکستان ہسٹاریکل سوسائٹی‘ بیت الحکمۃ مدینۃ الحکمۃ شاہراہِ مدینۃ الحکمۃ‘ کراچی)

☆☆☆☆☆

Marfat.com

بارھویں صدی کے بعض محدثین اور اُن کی کتب

(1) علامہ محمد عابد سندھی حنفی

شیخ محمد عابد سندھی بن احمد علی بن یعقوب سندھی، فقیہہ، محدث، جامع علوم عقلیہ ونقلیہ مذہب حنفی کے حامی تھے۔ شہر سیہوھن میں جو شہر لوبک سے متصل نہر (دریائے) حیدرآباد (سندھ) کے شمالی کنارے پر واقع ہے، پیدا ہوئے اُنہوں نے زبید (ملک یمن) میں علمائے وقت سے استفادہ کیا۔ وہاں سے صنعاء پہنچے، وزیر کی بیٹی سے شادی ہوئی، امام صنعاء کی طرف بطور سفر مصر گئے اور وہاں سے وطن مالوف (سندھ) واپس آئے، وقصبہ نواڑی میں جو ملک سندھ میں کراچی بندر کے قریب ہے، مقیم ہو گئے، پھر مدینہ طیبہ گئے۔ والی مصر نے ان کو مدینہ منورہ کا رئیس العلماء مقرر کیا، آپ کی تصنیفات درجہ ذیل ہیں: (1) مواہب الطیفہ علی مسند الامام اُبی حنیفہ (2) طوالع الانوار علی الدرالمختار (3) شرح تیسیر الوصول الی احادیث الرسول (4) شرح بلوغ المرام، ان کی تصنیفات میں مشہور ہیں۔ بروز دوشنبہ ماہ ربیع الاوّل 1257ھ میں وفات پائی اور جنت البقیع میں دفن ہوئے۔

(تذکرۃ علمائے ہند صفحہ 386-385)

(2) اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خاں محدث بریلوی قادری حنفی

شیخ الحدیث علامہ محمد عبدالحکیم شرف قادری حنفی رحمہ اللہ لکھتے ہیں:

یہ وہ ماحول تھا کہ 10 شوال/14 جون 1272ھ/1856ء کو بریلی شریف، یوپی انڈیا میں امام احمد رضا قادری بریلوی پیدا ہوئے۔ آپ کے والد ماجد غزالیٔ

Marfat.com

زماں مولانا نقی علی خاں اور جدِ امجد مولانا رضا علی خاں قدس سرہما اپنے دور کے اکابر علماء اور اولیاء میں سے تھے۔ آپ کے آباء واجداد قندھار' افغانستان سے ہجرت کر کے پہلے لاہور' پھر بریلی میں قیام پذیر ہو گئے۔ فاضل بریلوی قدس سرہ نے تمام مروّجہ علوم وفنون اپنے والد ماجد سے پڑھ کر تقریباً 14 سال کی عمر میں سندِ فضیلت حاصل کی اور مسندِ تدریس وافتاء کو زینت بخشی' والد ماجد کے علاوہ حضرت شاہ آلِ رسول مارہروی' علامہ احمد بن زینی دحلان مفتی' مکہ مکرمہ' علامہ عبدالرحمٰن مکی اور حضرت مولانا شاہ ابوالحسین احمد نوری رحمہم اللہ تعالیٰ سے بھی استفادہ کیا' امام احمد رضا بریلوی نے کچھ علوم تو اپنے زمانے کے متبحر علماء سے پڑھے' باقی علوم خداداد قابلیت کی بناء پر مطالعہ کے ذریعے حل کیے اور نہ صرف پچاس سے زیادہ علوم وفنون میں محیر العقول مہارت حاصل کی بلکہ ہر فن میں تصانیف بھی یادگار چھوڑیں۔ امام احمد رضا بریلوی 14 رمضان المبارک 1286ھ/1870ء کو پونے چودہ سال کی عمر میں علومِ دینیہ کی تحصیل سے فارغ ہوئے۔ اُسی دن رضاعت کے ایک مسئلے کا جواب لکھ کر والد ماجد کی خدمت میں پیش کیا جو بالکل صحیح تھا' اُسی دن سے فتویٰ نویسی کا کام آپ کے سپرد کر دیا گیا۔ اس دن سے آخر عمر تک مسلسل فتویٰ نویسی کا فریضہ انجام دیتے رہے اور فتاویٰ رضویہ کی ضخیم بارہ جلدوں کا گراں قدر سرمایہ اُمتِ مسلمہ کو دے گئے۔ ردالمحتار علامہ شامی پر پانچ جلدوں میں حاشیہ لکھا' قرآن پاک کا مقبول انام ترجمہ لکھا جو کنز الایمان کے نام سے معروف ومشہور ہے۔

(فتاویٰ رضویہ جلد 1 صفحہ 12' رضا فاؤنڈیشن' لاہور' پاکستان)

علوم الحدیث میں امام احمد رضا بریلوی علم حدیث اور اس کے متعلقات پر وسیع اور گہری نظر رکھتے تھے۔ طرقِ حدیث' مشکلاتِ حدیث' ناسخ ومنسوخ' راجح ومرجوح' طرقِ تطبیق' وجوہِ استدلال اور اسماءِ رجال' یہ سب اُمور انہیں مستحضر رہتے

Marfat.com

تھے۔ محدث کچھوچھوی فرماتے ہیں: علم الحدیث کا اندازہ اس سے کیجئے کہ جتنی حدیثیں فقہ حنفی کی ماخذ ہیں، ہر وقت پیشِ نظر اور جن حدیثوں سے فقہ حنفی بظاہر زد پڑتی ہے اسکی روایت ودرایت کی خامیاں ہر وقت ازبر، علم الحدیث میں سب سے نازک شعبہ علم اسماء الرجال کا ہے۔ اعلیٰ حضرت کے سامنے کوئی سند پڑھی جاتی اور راویوں کے بارے میں دریافت کیا گیا تو ہر راوی کی جرح وتعدیل کے جو الفاظ فرما دیتے تھے، اُٹھا کر دیکھا جاتا تو تقریب وتہذیب اور تذہیب میں وہی لفظ مل جاتا تھا، اس کو کہتے ہیں: علم راسخ اور علم سے شغف کامل اور علمی مطالعہ کی وسعت۔

(فتاویٰ رضویہ جلد 1 صفحہ 15)

یوں تو اعلیٰ حضرت رحمہ اللہ کی مختلف علوم وفنون پر تقریباً ایک ہزار کتب و رسائل ہیں، سوجن کو یہاں پر تحریر کرنا مشکل ہے، البتہ اعلیٰ حضرت کے شاگرد ملک العلماء علامہ مفتی ظفر الدین قادری رضوی رحمہ اللہ نے اپنی کتاب ''حیاتِ اعلیٰ حضرت'' میں ان کتابوں کو جمع وترتیب دیا ہے وہاں پر مطالعہ کیا جائے، البتہ راقم توفیقِ الٰہی سے فقط آپ کی حدیث اور اُصولِ حدیث پر کتابوں کے نام تحریر کر رہا ہے۔ مطالعہ کریں!

ملک العلماء علامہ مفتی ظفر الدین قادری رضوی رحمہ اللہ لکھتے ہیں:

(1) علمِ اصولِ حدیث: اس میں اعلیٰ حضرت کی تصنیف دو رسالے ہیں:

(i) الھاد الکاف فی حکم الضعاف (ii) مدارج طبقات الحدیث۔

پھر اس کے بعد لکھتے ہیں کہ علم حدیث اس میں اعلیٰ حضرت کی تصنیفات گیارہ ہیں:

(1) اسماع الاربعین فی شفاعۃ سید المحبوبین (2) تلالو الافلاک بجلال حدیث لولاک (3) انباء العذاق بمسالک النفاق (4) اعجب الامداد فی مکفرات حقوق العباد

Marfat.com

(5) الہدایۃ المبارکۃ فی خلق الملائکۃ (6) الاحادیث الروایہ لمدح الامیر معاویہ (7) الاجازات المتینہ لعلماء بکۃ والمدینہ (8) الروض البہیج فی آداب التخریج (9) النجوم الثواقب فی تخریج احادیث الکواکب (10) البعث الفاحص عن طرق احادیث الخصائص (11) ذیل المدعی لاحسن الوعاء۔

(حیاتِ اعلیٰ حضرت جلد 1 صفحہ 60 تا 58، مکتبہ نبویہ، گنج بخش روڈ، لاہور)

وصالِ پُر ملال

اسرارِ شریعت وطریقت کا اُجالا پھیلا کر 25 صفر 1345ھ/1921ء بروز جمعہ عین اُس وقت عبقریٔ اسلام امام احمد رضا بریلوی قدس سرہ کی روح قدسِ عنصری سے پرواز کرگئی جب مؤذن اذانِ جمعہ میں کہہ رہا تھا: حی علی الفلاح!

(فتاویٰ رضویہ جلد 1 صفحہ 26)

فقہ کا نادر و نایاب انسائیکلوپیڈیا

چونکہ آپ ایک ماہر فقیہہ اور مفتی اعظم ہند یعنی اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خاں فاضل ومحدث بریلوی قادری رحمہ اللہ کا تحقیقاتِ نادرہ پر مشتمل علمی فقہی مجموعہ جو بنام ہے: ''العطایا النبویہ فی الفتاویٰ الرضویہ'' کے نام سے فہرست سمیت ملا کر اس مجموعے کی کل 30 جلدیں ہیں جن میں 200 تو فقط رسائل ہیں اور اس فتاویٰ کی عربی وفارسی عبارات کا ترجمہ اور مطبوعہ کا کام علامہ مفتی عبدالقیوم ہزاروی رحمہ اللہ کی سرکردگی میں ہوا اور اس کو رضا فاؤنڈیشن، جامعہ نظامیہ رضویہ، لاہور نے شائع کیا ہے۔ الحمد للہ علیٰ احسانہ وتوفیقہ!

☆☆☆☆☆

Marfat.com

تیرھویں صدی ہجری کے بعض محدثین اور اُن کی کتب

(1) صدرالشریعہ بدرالطریقہ علامہ مفتی محمد امجد علی اعظمی قادری برکاتی حنفی

حافظ محمد عطاء الرحمٰن قادری لکھتے ہیں:

نام ونسب: محمد امجد علی بن حکیم جمال الدین بن مولانا خدا بخش بن مولانا خیرالدین (علیہم الرحمۃ)۔

القاب: صدرالشریعہ، بدرالطریقہ، فقیہہ اعظم ہند۔

ولادت باسعادت: بمقام گھوسی سابقہ ضلع اعظم گڑھ، حال ضلع مئو، 1300ھ/ 1882ء۔

استاذ الاساتذہ: مولانا ہدایت اللہ رام پوری ثم جونپوری کی خدمت میں بغرضِ تحصیلِ علوم الدین جونپوری حاضری دی، 1314ھ۔ شیخ المحدثین حضرت علامہ وصی احمد محدث سورتی علیہ الرحمۃ کی خدمت میں پہلی بھیت حاضری 1323ھ۔

صحاح ستّہ اور دیگر کتبِ حدیث کے درس سے باعزازِ فراغت اور اعلیٰ درجے میں کامیابی 1324ھ امتحان میں باعزاز کامیابی پر تحفہ حنفیہ پٹنہ کا خراجِ تحسین 1325ھ مدرسہ اہل سنت پٹنہ سے تدریس کا آغاز 1325ھ، رئیسہ پٹنہ قاضی عبدالوحید مہتمم مدرسۂ اہل سنت کا انتقال، 1326ھ۔ اعلیٰ حضرت امام احمد رضا فاضل بریلوی سے بیعت بمقام پٹنہ بموقع جنازہ عبدالوحید، 1326ھ۔ استاذ الاساتذہ حضرت مولانا ہدایت اللہ خان رام پوری علیہ الرحمۃ کا انتقال، 1326ھ۔ حکیم عبدالولی سے تحصیلِ علم طلب کیلئے لکھنؤ روانگی، 1326ھ۔ تحصیلِ علمِ طب سے

Marfat.com

فراغت' 1328ھ۔ شیخ طریقت اعلیٰ حضرت امام احمد رضا فاضل بریلوی کی خدمت میں 1329ھ بغرضِ زیارت حاضری۔ بطورِ مدرس دار العلوم منظر اسلام بریلی طلبی از اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی' 1329ھ۔ والد ماجد مولانا حکیم جمال الدین کا بعارضۂ طاعون انتقال' 1330ھ/ 1911ء۔ اعلیٰ حضرت علیہ الرحمۃ کی خدمت میں ترجمہ کنزالایمان کے لیے بار بار درخواست' 1330ھ/ 1911ء۔ محافظ ایمان ترجمہ قرآن کنزالایمان کا آغاز' 1330ھ/ 1911ء۔ معرکۃ الآراء محققانہ رسالہ قامع الواہیات من جامع الجزئیات (بزبان عربی) کی تحریر' 1331ھ۔ چاروں سلاسل کی اجازت وخلافت از اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی علیہ الرحمۃ' 1333ھ۔ بہارِ شریعت کی تصنیف کا آغاز' 1334ھ/1916ء۔ شیخ المحدثین حضرت علامہ وصی احمد سورتی کا وصال' 1334ھ/1916ء۔ تاریخی مناظرے کیلئے رنگون روانگی' 1336ھ/ 1917ء۔ فرزند ارجمند علامہ عبدالمصطفیٰ الازہری کی ولادت' 1336ھ/ 1917ء۔ زیارتِ حرمین شریفین وحج بیت اللہ کیلئے سرزمینِ مقدس روانگی' 1337ھ/ 1919ء۔ مدینہ منورہ میں پوری شب تنہائی میں بارگاہ رسالت کی حاضری' 1337ھ/ 1919ء۔ حضرت قطبِ مدینہ مولانا ضیاء الدین مدنی علیہ الرحمۃ سے ملاقات' 1337ھ/ 1919ء۔ بخیر وعافیت وطن واپسی اور حضرت صدرالشریعہ کے استقبال کیلئے باوجود علالت اعلیٰ حضرت کی تشریف آوری' 1338ھ۔ اہلیہ محترمہ رحمۃ اللہ علیہا کا انتقال پُرملال' 1339ھ۔ گاندھی نواز علماء سے ستر سوالات پر مشتمل اتمامِ حجت تامہ کی اشاعت' 1339ھ۔ شیخ طریقت اعلیٰ حضرت امام احمد رضا بریلوی علیہ الرحمۃ کا وصال 1340ھ/ 1921ء دارالعلوم معینیہ عثمانیہ اجمیر شریف کے متولی کی دعوت برائے صدرالمدرسین اور پروفیسر سید سلیمان اشرف صاحب کی سفارش۔ 1343ھ/ 1925ء۔ حجۃ الاسلام مولانا حامد رضا خان کی اجازت سے اجمیر شریف روانگی' 1343ھ/ 1925ء۔

Marfat.com

حجۃ الاسلام مولانا حامد رضاخان کی اجازت سے اجمیر شریف روانگی' 1343ھ/ 1925ء۔ تحریک شدھی کے ردّ کیلئے اجمیر شریف کے اردگرد بمع تلامذہ تبلیغ' 1343ھ/1925ء۔ مسلم یونیورسٹی علی گڑھ کے نصابی بورڈ میں شرکت' 1344ھ/ 1926ء۔ دارالعلوم منظر الاسلام بریلی شریف مراجعت بحیثیت صدرالمدرسین' 1351ھ/ 1933ء۔ دارالعلوم اشرفیہ مبارک پور کے تاسیسی اجلاس میں شرکت' 1353ھ/1935ء۔ فرزندِ ارجمند محدثِ کبیر علامہ ضیاء المصطفیٰ مصباحی کی ولادت' 1354ھ۔ دارالعلوم حافظیہ سعیدیہ دادوں روانگی بطور صدر المدرسین' 1356ھ/ 1936ء۔ نواب حبیب الرحمٰن شیروانی کا خراجِ تحسین' 1356ھ/ 1936ء۔ صاحبزادۂ اکبر مولانا حکیم شمس الہدیٰ کا سانحہ ارتحال' 1359ھ۔ صاحبزادہ مولانا عطاء المصطفیٰ کا انتقال' 1362ھ/ 1943ء۔ بہارِ شریعت کے سترھویں حصے کی تکمیل' 1362ھ/ 1943ء۔ حاشیہ طحاوی شریف (بزبان عربی) کا آغاز' 1362ھ/ 1943ء۔ مدرسہ مظہر العلوم کچی باغ بنارس روانگی بحیثیت صدرالمدرسین' 1363ھ/ 1944ء۔ آنکھوں کے آپریشن کی وجہ سے وطن مراجعت' 1363ھ/ 1945ء۔ حضرت محدث اعظم پاکستان کی غیر موجودگی میں بطور صدرالمدرسین تین ماہ تدریس' 1364ھ/ 1945ء۔ عرسِ اعلیٰ حضرت میں تحریکِ پاکستان کے حق میں پُرزور تقریر' 1365ھ/ 1946ء۔ التحقیق الکامل فی حکم قنوت النوازل کی تالیف 1367ھ/ 1948ء۔ وصال سے چوبیس دن قبل آخری فتویٰ' 1367ھ/ 1948ء۔ دوسرے حج کے لیے جاتے ہوئے بمبئی میں بعمر 67 سال بعارضہ نمونیہ وصال' 1367ھ/ 1948ء۔

(سیرتِ صدرالشریعہ صفحہ 28 تا 30' مکتبہ اعلیٰ حضرت' لاہور' پاکستان)

Marfat.com

آپ کی تصنیفات

(1) فقہ میں آپ کی کتاب ''بہارِ شریعت'' ہے جو کہ آپ کے قلم سے 17 حصوں میں لکھی گئی ہے پھر آپ کا وصال ہو گیا' بعد اس کے 3 حصے آپ کے شاگردوں نے تحریر کیے' کُل یہ کتاب 20 حصوں پر مشتمل ہے' جو 17 حصے آپ کے قلم سے تحریر ہوئے ہیں' ان میں کل آیات کی تعداد 395 ہیں' کتبِ احادیث مبارکہ:42' کل احادیث مبارکہ:2224' کتبِ فقہ:50 سے زائد' کُل مسائلِ فقیہہ:9993' کتب عقیدہ و ردّ:14' کل عقیدہ:136۔ البتہ یہ بھی یاد رہے کہ اگر ان ضمنی مسائل کو بھی شامل کیا جائے تو بہت سی تعداد بنتی ہے۔ 18 حصہ بہارِ شریعت کا علامہ عبدالمصطفیٰ اعظمی الازہری' علامہ مفتی وقارالدین قادری' علامہ مولانا قاری محبوب رضا خان بریلوی۔ 19 حصہ علامہ سیر ظہیرالدین احمد زیدی۔ 20 حصہ مفتی وقارالدین قادری رحمہ اللہ۔ (2) فتاویٰ امجدیہ: یہ فتاویٰ چار جلدوں پر مشتمل شائع شدہ ہے' او راقم کے پاس بھی یہ دونوں کتابیں ہیں' یعنی بہارِ شریعت اور فتاویٰ امجدیہ۔ (3) حاشیہ طحاوی شریف: امام ابوجعفر طحاوی حنفی رحمہ اللہ کی مشہور ومعروف کتاب جو کہ احادیث اور آثارِ صحابہ کی شرح ہے۔ اُس پر آپ کے قلم سے حاشیہ ہے لیکن مکمل نہ ہو سکا۔ جتنا کچھ تحریر شدہ ہے وہ بازار میں دستیاب ہے۔ (4) التحقیق الکامل فی حکم قنوت النوازل: یہ رسالہ قنوتِ نازلہ کے متعلق ایک استفتاء کا تفصیلی جواب ہے اور آپ کے فتاویٰ امجدیہ میں بھی موجود ہے۔ (5) قامع الواہیات من جامع الجزئیات (6) اتمام حجت تامہ: یہ کتابچہ 70 سوالات پر مشتمل ہے۔ (7) اسلامی قاعدہ۔

آپ کے چند مشہور ومعروف شاگردانِ رشید

(1) محدث اعظم پاکستان علامہ مولانا سردار احمد چشتی قادری (2) حافظِ ملت علامہ عبدالعزیز مبارک پوری (بانی جامع اشرفیہ' مبارکپور' انڈیا) (3) شیر بیشۂ اہل

Marfat.com

سنت علامہ حشمت علی لکھنوی (4) استاذ العلماء والفضلاء مفتی اعظم پاکستان علامہ مفتی وقارالدین قادری رضوی رحمہ اللہ (صاحبِ وقار الفتاویٰ 3 مجلدات پر مشتمل ہے، راقم کے پاس بھی موجود ہے) (5) مجاہدِ ملت علامہ حبیب الرحمٰن الہ آبادی رحمہ اللہ (6) امام النحو علامہ سید غلام جیلانی میرٹھی رحمہ اللہ، آپ کی تصانیف میں: (i) بشیر القاری شرح بخاری (ii) بشیر الناجیہ شرح کافیہ (iii) البشیر الکامل شرح مائۃ عامل (iv) البشیر شرح نحو میر اور (v) نظامِ شریعت آپ کی مشہور ومعروف کتابیں ہیں۔ (7) سید العلماء علامہ مولانا آلِ مصطفیٰ مارہروی رحمہ اللہ (8) شمس العلماء علامہ قاضی شمس الدین صاحب جونپوری رحمہ اللہ، آپ کی مشہور ومعروف کتاب ''قانونِ شریعت'' ہے جو کہ بہارِ شریعت کا خلاصہ ہے۔ (9) خلیلِ ملت علامہ مفتی خلیل خان برکاتی رحمہ اللہ۔ آپ کے قلم سے قریباً 60 کتابیں تحریر سے ترجمہ ہوئی ہیں: (i) قرآن پاک کی 17 پاروں کی تفسیر جو کہ ''خلاصۃ التفاسیر'' کے نام سے ہے۔ (ii) ہمارا اسلام، بچوں اور بچیوں بڑوں سب کیلئے مقبول اور مفید کتاب ہے۔ (iii) سنن بہشتی زیور، خواتین کیلئے خاص (iv) عقائد الاسلام ترجمہ سبع سنابل (v) نور علی نور ترجمہ سراج العوارف (vi) چادر اور چاردیواری (vii) شرح فیصلہ ہفت مسئلہ (viii) حکایاتِ رضویہ (ix) ہماری نماز (x) روشنی کی طرف (xi) موت کا سفر (xii) آپ کا فتاویٰ بنام ''الفتاویٰ الخلیلیہ المعروف احسن الفتاویٰ، الحمدللہ! یہ فتاویٰ بھی 3 مجلدات پر مشتمل ہے اور راقم کے پاس موجود ہے۔ (10) آپ کے صاحبزادے شیخ الحدیث علامہ عبدالمصطفیٰ اعظمی الازہری رحمہ اللہ (11) امین شریعت علامہ مفتی رفاقت حسین کانپوری رحمہ اللہ، آپ کی تصانیف درجہ ذیل ہیں: (i) تفسیر سورۃ بقرہ (ii) قادیانی کذاب (iii) طریقہ حنفیہ (iv) الیاسی جماعت (v) عورت کی نماز مطبوعہ ہیں (vi) مجموعہ فتاویٰ دو ضخیم مجلدات قلمی ہیں۔

Marfat.com

(12)علامہ غلام یزدانی اعظمی رحمہ اللہ (13)علامہ شیخ العلماء غلام جیلانی اعظمی رحمہ اللہ' آپ کی حواشی درجہ ذیل ہیں: (i)معقولات میں ملاحسن (ii)شرح ہدایۃ الحکمۃ للغیر آباد (iii)ہدیہ سعیدیہ جیسی اہم کتابوں پر حواشی لکھے (14)علامہ عبدالمصطفیٰ اعظمی رحمہ اللہ آپ کی تصنیفات درجہ ذیل ہیں: (i)سیرۃ المصطفیٰ (ii)جنتی زیور (iii)کراماتِ صحابہ (iv)ایمانی تقریریں (v)نورانی تقریریں (vi)حقانی تقریریں (vii)قرآنی تقریریں (viii)عرفانی تقریریں (ix)نوادر الحدیث (x)اولیاء رجال الحدیث (xi)روحانی حکایات' حصہ اوّل (xii)روحانی حکایات حصہ دوم (xiii)معمولات الابرار (xiv)قیامت کب آئے گی؟ (xv)مشائخ نقشبندیہ (xvi)موسمِ رحمت (xvii)بہشت کی کنجیاں (xviii)جہنم کے خطرات (xix)عجائب القرآن (xx)غرائب القرآن (xxi)جواہر الحدیث (xxii)آئینہ عبرت (xxiii)سامانِ آخرت (xxiv)مسائل القرآن ۔(15)استاذ العلماء والفضلاء علامہ محمد سلیمان صاحب بھاگلپوری رحمہ اللہ (16)علامہ مفتی تقدس علی خاں صاحب رحمہ اللہ (17)فقیہہ العصر علامہ مفتی اعجاز ولی خاں رضوی رحمہ اللہ' آپ کی تصنیفات درجہ ذیل ہیں: (i) قانونِ میراث (ii)تسہیل الواضح (iii)تنویر القرآن (iv)ترجمہ مکتوبات شیخ عبدالحق محدث دہلوی (v)ترجمہ کشف الاسرار (vi)مجموعہ فتاویٰ۔(18)مفتی غلام جان ہزاروی لاہوری رحمہ اللہ' آپ کی تصانیف درجہ ذیل ہیں: (i)فتاویٰ غلامیہ (ii)نور العینین فی سفر الحرمین (iii)سیف رحمانی علی راس القادیانی (iv)دیوان غلامیہ (v)نغمۂ شہادت (vi)القول المحتاط فی جواز الحیلۃ والاسقاط (vii)رسالہ اذان علی القبر وتعدد الجمعہ فی مساجد المصر۔

Marfat.com

آپ کے خلفاء اور مریدین

(1)علامہ شاہ عبدالحق اعظمی امجدی رحمہ اللہ (2)علامہ عبدالرؤف بلیاوی امجدی رحمہ اللہ (3)علامہ محمد ثناء اللہ محدثِ امجدی رحمہ اللہ (4)شارح بخاری علامہ مفتی محمد شریف الحق امجدی رحمہ اللہ' آپ کی تصانیف درجہ ذیل ہیں: (i)نزہۃ القاری شرح صحیح بخاری' 5 مجلدات پر مشتمل ہے۔ (ii)اسلام اور چاند کا سفر (iii)التحقیقات (iv)اشرف السیر اور (v)اشک رواں' بہت مشہور ومعروف ہیں۔

(5)رئیس التحریر علامہ ارشد القادری رحمہ اللہ' آپ کی درجہ ذیل کتابیں ہیں: (i)زلزلہ (ii)زیروزبر (iii)تبلیغی جماعت (iv)لالہ زار (v)زلف و زنجیر (vi)جماعتِ اسلام (vii)تعزیراتِ قلم (viii)تفسیر اُم القرآن (ix)لسان الفردوس (x)محفلِ حرم (xi)علمائے دیوبند اور مسئلہ ختم نبوت (xii)نقش کربلا (xiii)دہلی سے سہارنپور کا سفر (xiv)آیئے حج کریں۔ (6)مصلح اہل سنت علامہ قاری مصلح الدین صدیقی رحمہ اللہ (7)فقیہہ ملت علامہ مفتی جلال الدین امجدی رحمہ اللہ' آپ کی درجہ ذیل تصانیف ہیں: (i)فتاویٰ فیض الرسول' 3 مجلدات پر مشتمل ہے (ii)انوار الحدیث (iii)انوارِ شریعت (iv)بزرگوں کے عقیدے (v)علامہ مفتی ظفر علی نعمانی رحمہ اللہ (ix)علامہ مولانا قاری محمد یحیٰ امجدی رحمہ اللہ (x)علامہ مولانا غلام ربانی فائق امجدی رحمہ اللہ۔

(2)حکیم الامت علامہ مفتی احمد یار خان نعیمی قادری حنفی

شجرہ ونسب: حضرت حکیم الامت خاندانی اعتبار سے والد کی طرف سے یوسف زئی پٹھان۔ شجرہ نسب حضرت بنیامین ابن یعقوب علیہ السلام تک پہنچتا ہے اور والدہ کی طرف سے قریشی خاندان سے تھے۔ آپ کا ددھیال اور ننھیال دونوں طرف علمی گھرانے تھے' آپ کی پرورش انتہائی مہذب اور علمی ماحول میں ہوئی۔

Marfat.com

آپ کے پانچویں دادا حضرت خان علیہ الرحمۃ گردیزی افغانستان سے ہجرت کر کے یوپی (اُتر پردیش) کے شہر بدایون کی ایک بستی اجھیانی میں مقیم ہوئے اور آپ کے دادا محترم مولانا منور خان علیہ الرحمۃ اپنے علاقے کے معززین میں شمار ہوتے تھے۔ فارسی اپنی وطنی مادری زبان ہونے کے علاوہ فارسی کے زبردست عالم تھے۔ حکیم الامت کے والد محترم مولانا محمد یار خان اپنے وقت کے جید عالم' زاہد' شب زندہ دار بزرگوں میں شمار ہوتے تھے۔

ولادت: حضرت حکیم الامت اپنے والدین کے پانچ بہنوں کے ساتھ اکلوتے بیٹے تھے' آپ کے والد محترم نے چوتھی بیٹی پیدا ہونے پر بارگاہ رب العزت میں دعا مانگتے ہوئے منت عرض کی کہ یا اللہ! اگر مجھے بیٹا عطا ہو تو میں اُس کو دینِ اسلام کی خدمت کیلئے وقف کر دوں گا۔ یہ دعا قبول ہوئی اور مولیٰ تعالیٰ نے انہیں فرزند ارجمند عطا فرمایا۔ والد نے اپنی منت کے مطابق کبھی بھی اپنے اس اکلوتے بیٹے سے دنیا کا کام نہ لیا بلکہ ہر طرح اسلام کی خدمت کیلئے تیار کیا۔ آپ کی ولادت اسلامی سال کے پانچویں مہینے جمادی الاوّل کی چار تاریخ بروز جمعرات سن ہجری 1314ھ اور سن عیسوی 1894ء مارچ کی پہلی تاریخ بوقتِ فجر ہوئی۔

تعلیم: آپ اپنی عمر کے تین سال گیارہ ماہ اور ایک دن کے تھے تو آپ کی بسم اللہ شریف یعنی تعلیم شروع ہوئی' بدایون کے ایک بہت بڑے بزرگ عبدالقدیر میاں صاحب علیہ الرحمۃ نے آپ کی بسم اللہ شریف کی تعلیم مکمل فرمائی۔ اس وقت موسمِ بہار کی پہلی بارش ہلکی ہلکی ہو رہی تھی' پیر کا دن بوقتِ نمازِ ظہر آپ نے قرآن مجید' فارسی اور عربی کی ابتدائی کتب کی تعلیم گھر ہی پر اپنے والد محترم سے حاصل کی' آپ اپنی عمر کے ساتویں برس بدایون کے مدرسے میں داخل ہوئے' اس کے بعد یکے بعد دیگرے تین مدرسوں میں تعلیم مکمل کی' ہندوستان کے ایک پرانے شہر مینڈھو پور'

Marfat.com

مرادآباد شریف' میرٹھ۔ پہلا فتویٰ 1912ء میں جامعہ نعیمیہ مرادآباد میں لکھا' اُس وقت آپ کی عمر اٹھارہ سال تھی۔ آپ آخری سال کے طالبِ علم تھے۔ یہ فتویٰ بارہ ربیع الاوّل کو اپنے پیرومرشد حضرت صدرالافاضل مولانا سید نعیم الدین مرادآباد علیہ الرحمۃ کی خدمت عالیہ میں پیش کیا گیا جو بہت پسند فرمایا گیا' پھر آپ کو اُسی دن جامعہ کا مفتی بنادیا گیا۔ بدایون کے مدرسہ شمس العلوم کے بعد آپ کا تیسرا دور طالبِ علمی مینڈھو پور کے مدرسے میں گزرا جس کے تعلیمی ماحول اور انتظام کے بارے میں لوگوں کی اچھی رائے پائی جاتی تھی۔ یہ مدرسہ دیوبندی مسلک سے تعلق رکھتا تھا۔ خود حکیم الامت فرمایا کرتے تھے کہ دیوبندی اساتذہ کے پاس ایک عرصہ تک پڑھنے کے بعد میں یہ سمجھنے لگ گیا تھا کہ علمی تحقیق کا کمال تو بس اسی گروہ میں پایا جاتا ہے لیکن خوش قسمتی سے صدرالافاضل مرادآبادی سے ملاقات ہوئی اور اُنہوں نے اعلیٰ حضرت کا رسالہ ''عطایا القدیر فی احکام التصویر'' مطالعے کیلئے دیا تو میری حیرت کی انتہاء نہ رہی۔ حکیم الامت کے والد چونکہ مسلکاً پکے سُنی حنفی تھے' انہیں آپ کا مینڈھو پور کے مذکورہ مدرسے میں پڑھنا ناگوار محسوس ہونے لگا' ایک دفعہ سالانہ چھٹیوں میں گھر آئے' گھر والوں کے احساسات کا اندازہ ہوا' آپ کے ایک چچازاد بھائی مرادآباد میں ملازم تھے' چند روزہ گھر رہ کر واپس جارہے تھے' وہ آپ کو اپنے ساتھ مرادآباد لے گئے' وہاں مولانا سید نعیم الدین مرادآبادی سے ملاقات کروائی' ملاقات میں سوال و جواب کا سلسلہ جاری رہا جہاں آپ صدرالافاضل مرادآبادی کے علمی تبحر سے متاثر ہوئے' وہاں صدرالافاضل سے بھی نوعمر طالب علم کی قابلیت خداداد علمی استعداد کو تاڑ لیا۔ صدرالافاضل نے فرمایا: بھئی! مولانا علم کے ساتھ حلاوتِ علم بھی ہو تو استقامت عطا ہوتی ہے اور انشراح صدر کی دولت ملتی ہے۔ آپ نے دریافت کیا کہ حلاوتِ علم سے کیا مراد ہے؟ صدرالافاضل نے فرمایا: حلاوتِ علم

Marfat.com

تو حضور علیہ السلام سے نسبت قائم رکھنے سے ہی حاصل ہوتی ہے لفظوں میں بیان نہیں کی جا سکتی۔ اس گفتگو نے آپ کے دل و دماغ پر انتہائی گہرے اثرات چھوڑے۔ صدرالافاضل نے آپ کی قابلیت اور تعلیمی پیاس کو دیکھتے ہوئے کانپور سے علامہ مشتاق احمد کانپوری کو جو اپنے وقت میں معقولات کے بہت اچھے استاد و امام سمجھے جاتے تھے۔ جامعہ نعیمیہ مرادآباد بلوایا اور اس دور میں اُن کا وظیفہ 80 روپے ماہانہ مقرر کیا۔ کچھ عرصے بعد علامہ مشتاق کانپوری کو بعض ناگزیر وجوہات کی بناء پر مستقل طور پر میرٹھ جانا پڑ گیا۔ اُنہوں نے صدرالافاضل سے یہ کہہ کر اجازت لی کہ میں احمد یار خان کو اپنے ہمراہ میرٹھ لے جاؤں گا۔ صدرالافاضل کی اجازت کے بعد یہ لوگ میرٹھ چلے گئے۔ حکیم الامت کی تعلیم کا آخری دور تھا۔ آپ کے ساتھ علامہ عبدالغفور ہزاروی بھی علامہ مشتاق احمد صاحب کے زیرِ تعلیم رہے۔

بیعت: حضرت مفتی احمد یار خان رحمہ اللہ قادری سلسلہ میں اپنے استاد گرامی صدرالافاضل کے ہاتھ پر بیعت ہوئے یہ سلسلہ بیعت کچھوچھہ شریف ہندوستان سے جا ملتا ہے۔ حصولِ تعلیم سے فارغ ہونے کے بعد جامعہ نعیمیہ مرادآباد ہی میں آپ کو تدریس کے فرائض سونپے گئے۔ آخرکار گجرات پاکستان سے پیر سید ولایت شاہ صاحب نے جو انجمن خدام الصوفیہ کے سرپرست تھے اور ان کے بیٹے سید محمود شاہ صاحب جامعہ حزب الاحناف لاہور میں زیرِ تعلیم تھے اُنہوں نے سید ابوالبرکات شاہ صاحب کے ذریعہ قبلہ مفتی صاحب سے درخواست کی کہ وہ گجرات میں انجمن خدام الصوفیہ کے زیرِانتظام دارالعلوم میں تدریس کے فرائض سنبھال لیں چنانچہ آپ گجرات تشریف لے آئے اور آخر تک یہیں رہے۔ گجرات میں آپ نے جامع مسجد غوثیہ چوک پاکستان کی بنیاد رکھی۔ اس میں درسِ قرآن مجید کا سلسلہ جاری فرمایا

Marfat.com

جس کا شہرہ بہت جلد علاقے میں پھیل گیا اور ہزاروں لوگ درسِ قرآن سے مستفیض ہونے لگے۔ گجرات میں مدرسہ غوثیہ نعیمیہ کی بنیاد رکھی۔ جہاں کے فارغ التحصیل طلباء میں بڑے بڑے علماء ہیں' جنہوں نے یہاں سے فارغ ہونے کے بعد اپنے علاقے میں اسلام کی بہت خدمت کی۔

تصنیفات: (1) تفسیر نعیمی: اُردو زبان میں اس سے زیادہ عام فہم' مفصل اور مستند تفسیر نہیں لکھی گئی۔ ہر پارہ ایک جلد پر مشتمل ہے اور ہر جلد چھ سات سو صفحات پر مشتمل ہے۔ بلکہ بعض جلدیں ایک ہزار صفحات سے بڑھ گئی ہیں۔ اپنی حیاتِ مبارکہ میں آپ اس تفسیر کے گیارہ پارے ہی لکھ پائے۔ آپ کے وصال فرمانے کے بعد آپ کے خلف الرشید اور چھوٹے صاحبزادے حضرت صاحبزادہ مفتی اقتدار احمد خان صاحب نے اس کام کو آگے بڑھایا اور اب تک تفسیر نعیمی کے 18 پارے مکمل ہو چکے ہیں۔ (2) جاء الحق: آپ کی مشہور عالم تصنیف ہے جس میں دورِ حاضر کے باطل فرقوں کا ردّ کیا گیا ہے۔ (3) علم القرآن (4) نور العرفان: قرآن مجید کے حاشیہ پر مختصر تفسیر اسی کے لکھنے کے بعد آپ کو ملک کے نامور علماء کرام اور تحریکِ پاکستان کے حامی جید علماء کی تنظیم نے حکیم الامت کا لقب دیا۔ جن میں شیخ الحدیث مولانا سردار احمد صاحب محدثِ اعظم پاکستان' غزالیٔ زماں مولانا سید احمد سعید کاظمی شاہ صاحب' علامہ عبدالغفور ہزاروی صاحب' قبلہ سید محمد حسین صاحب' ابن سید پیر علی پوری' حضرت قبلہ بابو جی گولڑہ شریف' قبلہ قاری احمد حسین رہتکی کے نام قابلِ ذکر ہیں۔ (5) مرات شرح مشکوٰۃ' 8 جلد۔ (6) علم المیراث (7) شان حبیب الرحمٰن من آیات القرآن (8) مواعظ نعیمیہ (9) معلم تقریر (10) اسلامی زندگی (11) حضرت امیر معاویہ (12) رحمت خدا بوسیلہ اولیاء (13) اسرار الاحکام درس القرآن (14) کلام المقبول فی طہارت نسب رسول (15) اسلام کے چار اصولی

Marfat.com

اصطلاحیں (16) رسالہ نور (17) سلطنت مصطفیٰ (18) ایک اسلام (19) دیوانِ سالک۔ اس کے علاوہ آپ کی اور بھی بہت سی تصنیفات ہیں جو شائع نہ ہو سکیں۔

آپ نے سات حج ادا فرمائے' اولاد میں چار بیٹیاں اور دو بیٹے تھے' آپ کی وفات تین رمضان المبارک بروز اتوار بعد نمازِ ظہر 1391ھ بمطابق 1971ء کو ہوئی۔ آپ کا عرس مبارک ہر سال 24 اکتوبر کو گجرات (پاکستان) میں منایا جاتا ہے۔ (تفسیر نور العرفان ترجمہ مفتی صاحب' صفحہ 926 تا 922' انداز اپنا (راقم)' نعیمی کتب خانہ' گجرات' پاکستان)

(3) محدثِ اعظم پاکستان علامہ محمد سردار احمد چشتی قادری حنفی

شیخ الحدیث والتفسیر' جامع شریعت وطریقت حضرت مولانا ابوالفضل محمد سردار احمد بن چوہدری میراں بخش 1322ھ/ 1904ء میں موضع دیال گڑھ' ضلع گورداسپور میں پیدا ہوئے۔ ابتدائی تعلیم قصبہ دیال گڑھ میں حاصل کی' 1343ھ/ 1924ء میں اسلامیہ ہائی سکول' بٹالہ سے میٹرک کا امتحان پاس کیا۔ ایف اے کی تیاری کیلئے لاہور تشریف لائے۔ انہی دنوں مرکزی انجمن حزب الاحناف' لاہور کے زیر اہتمام مسجد وزیر خاں میں عظیم الشان اجلاس ہوا' جس میں پاک و ہند کے کثیر التعداد علماء ومشائخ کے علاوہ شہزادۂ اعلیٰ حضرت حجۃ الاسلام مولانا حامد رضا خاں بریلوی بھی شریک ہوئے۔ حضرت شیخ الحدیث حجۃ الاسلام کی شخصیت سے اس قدر متاثر ہوئے کہ انگریزی تعلیم کو خیر باد کہہ کر مرکز علوم و معارف بریلی شریف چلے گئے۔ حضرت حجۃ الاسلام اور مفتیٔ اعظم ہند مولانا مصطفیٰ رضا خاں بریلوی سے استفادہ کیا اور آٹھ سال تک صدر الشریعہ مولانا حکیم محمد امجد علی مصنف ''بہارِ شریعت'' کی خدمت میں رہ کر جامعہ معینیہ اجمیر شریف سے سند فراغت حاصل کی' زمانۂ قیام اجمیر شریف میں حضرت مولانا سید امیر اجمیری سے بھی مستفید ہوئے۔

Marfat.com

آپ سلسلہ عالیہ چشتیہ میں حضرت شاہ محمد سراج الحق چشتی کے دست اقدس پر بیعت ہوئے اور خلافت سے مشرف ہوئے اور سلسلہ قادریہ میں شاہزادۂ اعلیٰ حضرت بریلوی حضرت حجۃ الاسلام مولانا حامد رضا خان بریلوی سے فیضیاب ہوئے۔ تکمیل علوم کے بعد پانچ سال تک جامعہ رضویہ منظر اسلام بریلی شریف میں تشنگانِ علوم کو سیراب فرمایا۔ پھر جامعہ رضویہ مظہر الاسلام بریلی میں شیخ الحدیث کے منصب پر فائز ہوئے اور علمِ حدیث کی گراں قدر خدمات انجام دیں۔ اُس دور میں بے شمار اہلِ علم نے آپ سے فیض حاصل کیا۔ تقسیم ملک کے بعد پاکستان تشریف لے آئے۔ کچھ عرصہ وزیر آباد اور ساروکی میں قیام فرمایا۔ 1368ھ/ 1948ء کے اواخر میں لائل پور تشریف لے آئے اور بے سروسامانی کے عالم میں درسِ حدیث دینا شروع کیا اور جامعہ رضویہ مظہر اسلام کی بنیاد رکھی اور چودہ سال کے مختصر عرصہ میں لائل پور کی کایا پلٹ دی۔ اس وقت سے جگہ جگہ سے صلوٰۃ وسلام کی روح پور صدائیں سنائی دیتی ہیں۔ ہزاروں افراد حلقۂ ارادت میں داخل ہوئے۔ سینکڑوں علماء آپ سے درسِ حدیث لے کر پاکستان کے گوشے گوشے بلکہ دیگر ممالک میں بھی دینِ متین کی تبلیغ میں مصروف ہیں۔ جامعہ رضویہ مظہر اسلام لائل پور عظیم دینی درس گاہ اور لائل پور کی سب سے بڑی مسجد سنی رضوی جامع مسجد آپ کی عظمت کی یادگار اور گواہ ہیں۔ 1945ء میں حضرت مفتی اعظم ہند مولانا مصطفیٰ رضا خاں بریلوی کی معیت میں حرمین شریفین کی زیارت سے مشرف ہوئے' دوسری مرتبہ 1376ھ/1956ء میں اس سعادت سے مشرف ہوئے لیکن پابندی کے باوجود تصویر نہ بنوائی۔ حضرت قبلہ شیخ الحدیث پیکر واخلاق' سراپا شفقت' باوقار' بارعب اور پُرکشش شخصیت تھے۔ علوم وفنون' بحرِ بے پایاں' زبردست مناظر اور باکمال محدث تھے۔ انہیں سرورِ دوعالم ﷺ سے والہانہ محبت تھی' اسی بے پناہ محبت وعقیدت کا اثر تھا کہ ان کا ہر قول

Marfat.com

وفعل شریعت وسنت کے مطابق ہوتا تھا۔ سیدنا حضرت اعظم رضی اللہ عنہ اور امام احمد رضا بریلوی قدس سرہٗ کی محبت عشق کی حد تک پہنچی ہوئی تھی۔ آپ کی چند تصانیف یادگار ہیں: (1) اسلامی قانون وراثت (2) تبصرہ مذہبی (علامہ مشرقی کے تذکرے پر تبصرہ) (3) مرزا مرد ہے یا عورت (ردّ مرزائیت) (4) موت کا پیغام دیوبندی مولویوں کے نام۔ آپ کے چند ممتاز تلامذہ کے نام یہ ہیں: (1) مولانا غلام رسول لائل پوری، شیخ الحدیث جامعہ رضویہ لائل پور (2) علامہ عبدالمصطفیٰ ازہری، سابق ایم۔ این۔ اے، شیخ الحدیث دارالعلوم امجدیہ، کراچی (3) مولانا مفتی محمد وقارالدین، نائب شیخ الحدیث دارالعلوم امجدیہ، کراچی (4) مولانا مفتی عبدالقیوم ہزاروی، سابق ناظم اعلیٰ دارالعلوم جامعہ نظامیہ رضویہ، لاہور (5) مولانا ابوداؤد صادق مدظلہ العالیٰ، مدیر ماہنامہ رضائے مصطفیٰ، گوجرانوالہ (6) مولانا مفتی محمد شریف الحق امجدی، انڈیا (7) مولانا محمد صابر القادری نسیم بستوی (8) مولانا مفتی محمد مجیب الاسلام اعظمی، انڈیا (9) مولانا علامہ عبدالرشید جھنگوی (10) مولانا ابوالحسنات محمد اشرف سیالوی، شیخ الحدیث سیال شریف (11) مولانا علامہ اللہ بخش رحمہ اللہ (واں بھچراں) (12) مولانا سید جلال الدین شاہ (بھکی شریف) (13) مولانا ابوالمعالی محمد معین الدین شافعی، سابق ناظم اعلیٰ جامعہ قادریہ، لائل پور (14) مولانا محمد ابراہیم خوشتر، مبلغ اسلام ماریشس (15) مولانا ابوالشاہ محمد عبدالقادر شہید لائل پوری قدس سرہ (16) مولانا محمد شریف ملتانی، شیخ الحدیث مظہر العلوم، ملتان (17) مولانا عنایت اللہ، مناظر اہل سنت (سانگلہ ہل) (18) مولانا ابوالانوار محمد مختار احمد ا[illegible]ی (19) مولانا سید زاہد علی شاہ، ناظم اعلیٰ جامع نوریہ رضویہ لائلپور (20) مولانا سید منصور شاہ، مدرس جامعہ رضویہ لائلپور (21) مولانا فیض احمد اویسی، شیخ الحدیث جامعہ اویسیہ، بہاولپور (22) مولانا مفتی محمد حسین سکھروی، سابق ایم۔ پی۔ اے

Marfat.com

(23)مولانا مفتی محمد امین، مہتمم جامعہ امینیہ، لائلپور (24) مولانا حافظ احسان الحق، صدر مدرس جامعہ امینیہ، لائلپور (25) مولانا سید حسین الدین شاہ، ناظم اعلیٰ ضیاء العلوم جامعہ رضویہ، راولپنڈی۔

یکم شعبان المعظم 29 دسمبر جمعہ اور ہفتہ کی درمیانی شب 1382ھ/1962ء کو کراچی میں وصال فرمایا۔ جسد مبارک شاہین ایکسپریس کے ذریعے لائلپور لایا گیا، اسٹیشن سے جامعہ رضویہ تک راستے میں ہزارہا افراد نے دیکھا کہ جنازے میں تین لاکھ افراد نے شرکت کی۔ آپ کا مزار سنی رضوی جامع مسجد، لائل پور میں مرجع خلائق ہے۔ (تذکرۃ اکابر اہل سنت (پاکستان) صفحہ 154 تا 149، نوری کتب خانہ نزد جامع مسجد نوری، لاہور)

☆☆☆☆☆

Marfat.com

علم الحدیث اور اس کی تعریف

حدیث لغوی اعتبار سے قدیم کی ضد ہے۔ علم الحدیث سے مراد ایسا علم وفن ہے جس کے واسطے سے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی طرف منسوب اقوال' افعال اور احوالِ مبارکہ کی صحت اور سقم کی علامت کی وضاحت کی جاتی ہے' جیسا کہ فتح المغیث میں امام شمس الدین ابی الخیرہ محمد بن عبدالرحمٰن سخاوی شافعی رحمہ اللہ متوفی 902ھ لکھتے ہیں:

''معرفة ما أضيف الى النبی صلی اللہ علیہ وسلم قولًا له أو فعلًا أو تقريرًا أو صفةً''

علم حدیث سے مراد اس قول' فعل' تقریر اور صفت کی پہچان ہے جو حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی طرف منسوب کی گئی ہو۔

(فتح المغیث جلد 1 صفحہ 14' مکتبہ دار المنہاج السعودیہ' الریاض)

امام بدرالدین محمود بن احمد عینی حنفی رحمہ اللہ متوفی 855ھ' علم الحدیث کی تعریف یوں بیان کرتے ہیں:

''علم يعرف به وأقوال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وافعاله واحواله''

وہ علم جس کے ذریعے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اقوال' افعال اور احوال تک رسائی حاصل کی جاسکتی ہے۔ (عمدۃ القاری جلد 1 صفحہ 33' مکتبہ رشیدیہ' کوئٹہ)

Marfat.com

ابتداءً انواع علم الحدیث

علم الحدیث کی ابتداءً دو اقسام ہیں:

(1) علم روایت حدیث (2) علم درایت حدیث

(1) علم روایتِ حدیث کی تعریف

امام جلال الدین سیوطی شافعی رحمہ اللہ متوفی 911ھ لکھتے ہیں: علامہ ابن الاکفانی رحمہ اللہ اپنی کتاب ''ارشاد المقاصد'' میں علم روایتِ حدیث کی تعریف یوں بیان کرتے ہیں: ''هو علم يشتمل على نقل أقوال النبي صلى الله عليه وسلم وأفعاله وروايتها وضبطها وتحرير ألفاظها '' یعنی روایتِ حدیث وہ فن ہے جس میں حضور نبی کریم ﷺ کے اقوال و افعال کو صحتِ الفاظ اور محقق سند کے ساتھ نقل کیا جائے۔

(2) علم درایتِ حدیث کی تعریف

''هو علم يعرف منه حقيقة الرواية وشروطها وأنواعها وأحكامها وحال الرواة وشروطهم وأصناف المرويات وما يتعلق بها''

یعنی وہ علم جس کے ذریعے روایتِ حدیث کی حقیقت معلوم ہو کہ روایت کس طرح کی جائے؟ اس کے با اعتماد طرق کیا ہیں؟ شرائط وانواع کیا ہیں؟ نیز ان کے احکام کہ کون سی روایت قبول ہے اور کون سی مردود ہے؟

علم درایتِ حدیث کی مزید دو قسمیں ہیں:

یہ بات ذہن نشین رہے کہ علم درایتِ حدیث کی دو قسمیں ہیں: (1) علم اصولِ حدیث اور (2) علم فقہ حدیث۔

Marfat.com

(1)علم اصولِ حدیث کی تعریف

شیخ الاسلام امام ابن حجر عسقلانی شافعی رحمہ اللہ متوفی 852ھ لکھتے ہیں:
''معرفة القواعد المعرفة بحال الراوی والمروی ''یعنی علم اصولِ حدیث ان قواعد اور اصول کی معرفت کے ذریعے سے رواۃ اور روایات کے احوال پہچانے اور جانچے جاسکیں۔

(2)علم فقہ حدیث کی تعریف

ایسا علم جس میں احادیث مبارکہ سے احکام ومسائل کا استنباط کیا جاتا ہے۔

(تدریب الراوی صفحہ 32-31'قدیمی کتب خانہ'مقابل آرام باغ' کراچی)

مصطلح الحدیث میں مشہور ومعروف کتب اور اُن کے مصنفین

اس فن میں علماء حدیث نے جو خدمت سرانجام دی ہے' اُس کے بارے میں چند تالیفات اور اُن کے مصنفین کے اسماء اور تاریخ وصال بیان کروں گا' انشاء اللہ عزوجل! تاکہ اس سے ظاہر ہو جائے کہ اس فن میں کون سی کتابیں ہیں اور اُن کے لکھنے والے کیا مقام ومرتبہ رکھتے ہیں۔ مطالعہ کیجئے:

(1)المحدث الفاصل بین الراوی والواعی: یہ کتاب علامہ قاضی ابومحمد حسن بن عبدالرحمٰن بن خلاد رامہرمزی رحمہ اللہ متوفی 360ھ نے تصنیف کی ہے۔

(2)معرفۃ علوم الحدیث: یہ کتاب علامہ ابوعبداللہ محمد بن عبداللہ الحاکم نیشاپوری رحمہ اللہ متوفی 405ھ کی ہے۔ (3)المستخرج علیٰ معرفۃ علوم الحدیث: یہ کتاب بھی امام ابونعیم احمد بن عبداللہ اصبہانی رحمہ اللہ متوفی 430ھ کی ہے۔ (4)الکفایۃ فی علم الراویۃ: یہ تصنیف امام ابوبکر احمد بن علی بن ثابت المعروف خطیب بغدادی رحمہ اللہ متوفی 463ھ کی ہے۔ (5)الجامع الاخلاق الراوی وآداب

Marfat.com

السامع' یہ تصنیف بھی امام خطیب بغدادی کی ہے۔ (6) الماع الی معرفۃ اُصول الروایۃ وتقیید السماع: اس کتاب کو امام قاضی عیاض بن موسیٰ یحصبی مالکی اندلسی رحمہ اللہ متوفی 544ھ نے تحریر کیا ہے۔ (7) مالایسع المحدث جہلہ: اس کتاب کے مصنف امام ابوحفص عمر بن عبدالمجید میانجی رحمہ اللہ متوفی 580ھ کی ہے' یہ ایک چھوٹا اور مختصر رسالہ ہے۔ (8) علوم الحدیث: یہ مشہور ومعروف کتاب امام ابوعمرو عثمان بن عبدالرحمٰن شہرزوری المعروف ابن الصلاح رحمہ اللہ متوفی 643ھ کی ہے جو کہ مشہور ہے' مقدمہ ابن الصلاح کے نام سے اور فن حدیث میں بہت ہی عمدہ واعلیٰ اور اپنی مثال آپ ہے۔ (9) التقریب والتیسیر لمعرفۃ سنن البشیر والنذیر: اس کتاب کے مصنف امام ابوزکریا یحییٰ بن شرف نووی شافعی رحمہ اللہ متوفی 676ھ کی ہے اور مقدمہ ابن الصلاح کا اختصار ہے۔ (10) تدریب الراوی فی شرح تقریب النواوی: اس کتاب کے مصنف امام جلال الدین سیوطی شافعی رحمہ اللہ متوفی 911ھ ہیں اور یہ کتاب امام نووی کی کتاب التقریب کی شرح ہے۔ (11) نظم الدرر فی علم الاثر: یہ کتاب امام زین الدین عبدالرحیم بن الحسین عراقی رحمہ اللہ متوفی 806ھ کی ہے اور یہ کتاب مشہور ہے: ''الفیہ العراقی'' امام ابن الصلاح کی کتاب مقدمہ ابن الصلاح کو اشعار کی صورت میں لکھا ہے۔ (22) فتح المغیث فی شرح الفیۃ الحدیث: یہ کتاب امام محمد بن عبدالرحمٰن السخاوی شافعی رحمہ اللہ متوفی 902ھ ہیں۔ (13) نخبۃ الفکر فی مصطلح اہل الاثر: یہ کتاب شیخ الاسلام امام ابن حجر عسقلانی شافعی رحمہ اللہ متوفی 852ھ کی ہے۔ (14) المنظومۃ البیقونیۃ: یہ تصنیف علامہ عمر بن محمد البیقونی رحمہ اللہ متوفی 1080ھ کی ہے۔ (15) قواعد التحدیث: یہ تصنیف علامہ محمد جمال الدین قاسمی رحمہ اللہ متوفی 1332ھ کی ہے اور بہت عمدہ اور فائدہ دینے والی کتاب ہے۔ (16) النکت علی ابن الصلاح: یہ تصنیف امام ابن حجر عسقلانی شافعی رحمہ اللہ کی

Marfat.com

ہے۔(17)ارشاد طالب الحقائق الی معرفۃ سنن خیر الخلائق: یہ کتاب امام ابوزکریا یحییٰ بن شرف نووی شافعی رحمہ اللہ کی ہے' آپ نے اس کتاب میں مصطلحات الحدیث پر بہت تفصیل سے کلام کیا ہے۔(18)المنھل الروی فی الحدیث النبوی صلی اللہ علیہ وسلم: یہ تصنیف علامہ محمد بن ابراہیم بن جماعہ بدرالدین الکنانی شافعی رحمہ اللہ متوفی 733ھ کی ہے۔ اصل میں یہ کتاب مقدمہ ابن الصلاح کا اختصار ہے۔ (19)اختصار علوم الحدیث: یہ کتاب حافظ ابن کثیر متوفی 744ھ کی ہے اور مقدمہ ابن الصلاح کا اختصار ہے۔(20)خلاصۃ فی معرفۃ اصول الحدیث: یہ تصنیف امام حسین بن محمد شرف الدین الطیبی رحمہ اللہ متوفی 743ھ کی ہے۔(21)الاقتراح فی بیان الاصطلاح: یہ تصنیف فقیہہ امام ابن دقیق العید رحمہ اللہ متوفی 702ھ کی ہے۔ (22)المختصر لمعرفۃ علوم الحدیث: یہ تصنیف امام علی بن محمد بن علی المعروف شریف الجرجانی رحمہ اللہ کی ہے۔(23)تنقیح الانظار فی علوم الآثار: یہ تصنیف امام محمد بن ابراہیم بن علی المعروف بابن الوزیر رحمہ اللہ متوفی 840ھ کی ہے اور اس کتاب کی شرح ''توضیح الافکار'' کے نام سے علامہ محمد بن اسماعیل صلاح المعروف بالامیر الصنعانی رحمہ اللہ کی ہے۔(24)توجیہ النظر الی علم الاثر: یہ تصنیف علامہ طاہر بن صالح الجزائری رحمہ اللہ متوفی 1338ھ کی ہے۔ خلاصہ کلام یہ ہے کہ ان کتابوں کے سوا اور بھی بہت ساری کتب اس فن میں متداول ہیں مگر راقم نے اُن میں سے مشہور و معروف کتب کے اسماء اور اُن کے مصنفین کے اسماء اور وصال کی تاریخ بیان کر دی ہے' جس سے یہ ثابت ہو چکا ہے کہ علمِ فنِ حدیث میں بہت سارا کام ہو چکا ہے' الحمد للہ! راقم تو بس اُن عظیم ہستیوں میں اپنا نام بطورِ خادم احادیث کے لکھوانا چاہ رہا ہے' اللہ عزوجل اپنے حبیبِ کریم آقا رؤف و رحیم ﷺ کے صدقے یہ سعادت مقدر کر دے۔ آمین بجاہ طٰہٰ یٰسین صلی اللہ علیہ وآلہ وبارک وسلم۔

Marfat.com

علم الاسناد کی اہمیت اور اس کی وضاحت

علم الحدیث میں اسناد کو بہت اہمیت اور مقام حاصل ہے۔ چونکہ یہ علمِ حدیث میں ایک بنیاد کی حیثیت رکھتا ہے' جس کی وجہ سے روایاتِ احادیث کے عدل وضبط اور ضعف وکذب کی جانچ پڑتال کی جاتی ہے۔ اسی لیے تو فنِ حدیث کے ماہر علماء کرام نے علم الاسناد کی حد درجہ تک اہمیت بیان کرتے ہوئے ارشاد فرمایا:

امام محمد بن سیرین مولیٰ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ''ان ھذا العلم دین فانظروا عمن تاخذون دینکم '' بے شک یہ علم حدیث دین ہے' سوتم دیکھا کرو کہ تم کس شخص سے اپنا دین حاصل کر رہے ہو۔

(صحیح مسلم مقدمہ رقم:26' صفحہ 16' دارالفکر للطباعۃ والنشر والتوزیع' 1424ھ)

امیر المؤمنین فی الحدیث امام سفیان ثوری رحمہ اللہ متوفی 161ھ فرماتے ہیں: ''الاسناد سلاح المومن اذا لم یکن معہ سلاح فبأی شیء یقاتل '' اسناد مؤمن کا اسلحہ ہے' پس جب اس کے پاس اسلحہ ہی نہ ہوا تو وہ کس چیز سے جنگ کرے گا۔ (ادب الاملاء والستملاء سمعانی جلد 1 صفحہ 8' دار الکتب العلمیہ' بیروت' لبنان)

امیر المؤمنین فی الحدیث امام عبداللہ بن مبارک رحمہ اللہ متوفی 181ھ نے فرمایا: ''الاسناد من الدین ولو لا اسناد لقال من شاء ماشاء '' اسناد دین ہے اگر اسناد نہ ہو تو پھر کوئی بھی شخص جو مرضی کہتا پھرے۔ (الجرح والتعدیل ابن ابی حاتم جلد 2 صفحہ 16' دار احیاء التراث العربی' 1271ھ' بیروت' لبنان) امام صالح بن احمد رحمہ اللہ متوفی 384ھ نے فرمایا: ''ان الحدیث بلا اسناد لیس بشیء وان الاسناد درج المتون بہ یوصل الیھا '' حدیث اسناد کے بغیر کوئی شے نہیں کیونکہ بے شک اسناد متون کی سیڑھی ہے جس کے ذریعہ ان تک پہنچا جاتا ہے۔

Marfat.com

(الکفایۃ فی علم الروایۃ خطیب بغدادی جلد 1 صفحہ 393 المکتبۃ العلمیہ مدینہ طیبہ سعودی عرب)

حقیقت میں علم الاسناد نبی کریم ﷺ کی اُمت کے خصائص میں سے ہے۔ سابقہ اُمم میں سے کسی اُمت کو بھی یہ بلند و بالا علمی شرف حاصل نہیں ہوا کہ ان کے علماء نے اپنے انبیاء تک سلسلہ سند جوڑا ہو۔ ربِ تعالیٰ نے اس علم کے ذریعے اُمتِ محمدی ﷺ اور اس کے آئمہ کو بے شمار فضیلت سے نوازا ہے۔

اقسامِ اسناد درجہ ذیل ہیں:

اسناد کی دو اقسام ہیں: (1) اسناد عالی اور (2) اسنادِ نازل۔ چونکہ عالی علو سے ماخوذ ہے اور اسم فاعل کا صیغہ ہے اور نزول کی ضد ہے اور نازل نزول سے اسم فاعل کا صیغہ ہے۔ اصطلاحی لحاظ سے ان دونوں کی تعریف یوں ہے۔

(1) عالی اسناد: یہ وہ سند ہے زمانہ کے اعتبار سے نبی کریم ﷺ سے نزدیک تر ہو یعنی وہ سند جس کے راویوں کی تعداد اُس دوسری سند کے اعتبار سے قلیل ہو جس کے ساتھ وہی حدیث کثیر راویوں سے مروی ہو۔

(2) نازل اسناد: وہ سند جو زمانے کے اعتبار سے نبی اکرم ﷺ سے دور ہو یعنی وہ سند جس کے راویوں کی تعداد اُس دوسری سند کے اعتبار سے زیادہ ہو جس کے ساتھ وہی حدیث قلیل راویوں سے روایت شدہ ہو۔

(تدریب الراوی صفحہ 438 انداز اپنا راقم)

عالی اسناد کی فضیلت پر آئمہ کی آراء

یہ بات ذہن نشین رہے کہ عالی اسناد کو نازل اسناد پر فضیلت وفوقیت رہی جیسا کہ محدثین کرام کے احوال کا مطالعہ کرنے سے یہ بات ظاہر بیان ہے۔ عالی اسناد پر آئمہ کی آراء کا مطالعہ کریں:

(1) امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ فرماتے ہیں: ''طلب الاسناد العالی سنة عمن

Marfat.com

سلف''

اسنادِ علای کی تگ ودو سلف وصالحین کی سنت ہے۔

(2) امام یحییٰ بن معین رحمہ اللہ سے ان کے مرضِ وصال میں دریافت کیا گیا: آپ کی کوئی آرزو ہے؟

''بیت الخالی واسناد عالی'' مجھے خالی گھر اور عالی اسناد کی آرزو ہے۔

(3) امام محمد بن اسلم طوسی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: ''قرب الاسناد قرب الی رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم والقرب الیہ قرب الی اللّٰہ عزوجل'' قربِ اسناد نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا قرب ہے اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا قرب اللہ تعالیٰ کا قرب ہے۔

(4) امام ابن الصلاح رحمہ اللہ فرماتے ہیں: علو اسناد کو خلل سے دور رکھتا ہے چونکہ ہر راوی حدیث کے بارے میں احتمال ہوتا ہے کہ سہواً یا عمداً اس سے کوئی عیب واقع ہو جائے گا' پس رجالِ حدیث کی قلت کو باعث عیب کی جہات میں کمی واقع ہوتی ہے' جو بالکل واضح ہے۔ (مقدمہ ابن الصلاح جلد 1 صفحہ 150' ناشر جلال الدین افغانی' مدینہ طیبہ' المکتبۃ السلفیۃ' سعودی عرب' 1389ھ) (المنھل الروی ابن جماعۃ جلد 1 صفحہ 69' دار الفکر' دمشق' شام 1406ھ) (تدریب الراوی صفحہ 439)

متن کسے کہتے ہیں؟

امام ابن حجر عسقلانی شافعی رحمہ اللہ متوفی 852ھ لکھتے ہیں:

''والمتن ھو غایۃ ما ینتھی الیہ الاسناد'' متن جس پر اسناد کی انتہا ہو۔ (شرح نخبۃ الفکر صفحہ 19' مکتبہ رحمانیہ اُردو بازار لاہور)

عام طور پر احادیث مبارکہ کے الفاظ کو ہی متن کہتے ہیں۔

Marfat.com

حدیث کے صحیح ہونے کیلئے درجہ ذیل شرائط ہیں:

(1) اتصال سند: یعنی اسکے ہر راوی نے اس روایت کو اپنے والے راوی سے براہِ راست حاصل کیا ہو اور یہ کیفیت شروع سند سے آخر تک قائم رہی ہو۔

(2) راویوں کا عادل ہونا: یعنی اسکے تمام راوی مسلمان' عقل مند اور بالغ ہوں' فسق وفجور سے دور اور اخلاق وآداب کے منافی اُمور سے مبرا ہوں۔

(3) راویوں کا ضابط ہونا: یعنی اس کے تمام راوی حفظ اور ضبط تام سے موصوف ہوں اور یہ حفظ وضبط حافظے اور کتاب کی حفاظت دونوں پر مشتمل ہے۔

(4) شذوذ نہ ہونا: اس سے مراد یہ ہے کہ کوئی ثقہ راوی اپنے سے زیادہ ثقہ راوی کی مخالفت نہ کر رہا ہو۔

(5) مخفی علت نہ ہونا: اس سے مراد یہ ہے کہ اس حدیث کی سند اور متن میں کوئی ایسا مخفی نقص نہ ہو جو اس کے صحیح ہونے پر اثر انداز ہو سکتا ہو جبکہ بظاہر وہ صحیح ہو۔

اگر ان مذکورہ بالا شرائط میں سے کوئی ایک بھی موجود نہ ہو تو وہ حدیث غیر صحیح ہو گی۔ (شرح نخبۃ الفکر صفحہ 30' مکتبۃ الغزالی' 1410ھ)

عدم صحت حدیث کے بارے میں محدثین کا موقف

شیخ محقق علامہ عبدالحق محدث دہلوی حنفی بخاری رحمہ اللہ متوفی 1052ھ لکھتے ہیں: محدثین کی اصطلاح میں عدمِ صحت کا ذکر غرابت کا حکم نہیں رکھتا کیونکہ حدیث کا صحیح ہونا اس کا اعلیٰ ترین درجہ ہے جیسا کہ مقدمہ میں معلوم ہو چکا ہے اور اس کا دائرہ نہایت ہی تنگ ہے' تمام احادیث جو کتابوں میں ذکر ہیں حتیٰ کہ ان چھ کتب میں بھی جن کو صحاح ستہ کہا جاتا ہے۔ محدثین کی اصطلاح کے مطابق صحیح نہیں ہیں بلکہ ان کو تغلیباً صحیح کہا جاتا ہے۔ (شرح صراط مستقیم' دہلوی' صفحہ 502' مکتبہ نوریہ رضویہ' سکھر)

علامہ ملا علی القاری حنفی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: ''لا یصح لاینافی الحسن''

Marfat.com

یعنی محدثین کا قول کہ یہ حدیث صحیح نہیں' اُس کے حسن ہونے کی نفی نہیں کرتا۔

(الاسرار المرفوعۃ فی اخبار الموضوعۃ'' للملا القاری رقم: 929' صفحہ 236' دار الکتب العلمیہ' بیروت' لبنان)

علامہ محمد عبد الباقی زرقانی رحمہ اللہ متوفی 1124ھ لکھتے ہیں: ''نفیه الصحة لا ینافی انه حسن کما علم'' (حدیث کی) صحت کی نفی حسن ہونے کے منافی نہیں جیسا کہ پتہ ہے۔ (شرح زرقانی علی المواهب جلد 5 صفحہ 55' مطبعۃ عامرہ' مصر)

امام ابن حجر عسقلانی شافعی رحمہ اللہ متوفی 852ھ لکھتے ہیں:

''لا یلزم من کون الحدیث لم یصح ان یکون موضوعًا'' یعنی حدیث کے صحیح نہ ہونے سے موضوع ہونا لازمی نہیں آتا۔

(القول المسدد فی الذب عن مسند احمد رقم: 7 صفحہ 45' دائرۃ المعارف النعمانیہ' حیدر آباد دکن' ہند)

اثر کسے کہتے ہیں؟

ڈاکٹر محمود الطحان لکھتے ہیں:

لغت میں کسی شے سے جو باقی بچ جائے' وہ اثر ہے۔ اصطلاحی تعریف میں دو اقوال ہیں:

(1) یہ حدیث کی طرح ہی ہے' یعنی اصطلاحاً دونوں کا ایک ہی مطلب ہے۔

(2) حدیث کا غیر ہے یعنی وہ اثر اور اقوال و افعال ہیں جن کی اضافت اصحابِ کرام اور تابعین رضی اللہ عنہم کی طرف ہو۔

سند کسے کہتے ہیں؟

لغوی معنی کے اعتبار سے جس پر اعتماد کیا جائے یعنی سہارا اور سند کو اس لیے سند کہتے ہیں کہ وہ حدیث کا سہارا بنتی ہے اور اس کی اصطلاحی تعریف یہ ہے کہ راویوں کا وہ سلسلہ جو متن تک پہنچائے۔

Marfat.com

مسند کا لغوی اور اصطلاحی معنی

نون پر زبر جیسے ''اسند الشی الیہ '' سے یہ مفعول کا صیغہ ہے' جس کی طرف کسی شے کو منسوب کیا جائے۔ اصطلاحاً اس کے تین مطلب ہیں:

(1) ہر وہ کتاب جس میں ہر صحابی سے روایات مروی ہوں اور علیحدہ علیحدہ جمع شدہ ہوں۔ (2) حدیثِ مرفوع جس کی سند متصل ہو (3) اس سے مراد سند ہو' اس صورت میں یہ مصدر میمی ہے۔

مسند

نون کی زیر کے ساتھ وہ آدمی جو اپنی سند کے ساتھ حدیث روایت کرتا ہے' چاہے اس کے پاس اس کا علم ہو یا وہ محض راوی ہو۔

محدث

وہ شخص جو علمِ حدیث میں روایۃً یا درایۃً مصروف ہوتا ہے اور بے شمار احادیث اور ان کے راویوں کے احوال پر اطلاع رکھتا ہے۔

حافظ الحدیث کسے کہیں گے؟

اس میں دو اقوال ہیں:

(1) اکثر محدثین کرام کے ہاں یہ محدث کا ہم معنی و مطلب ہے۔

(2) بعض حضرات نے فرمایا ہے کہ اس کا درجہ بلند و بالا ہوتا ہے اس طرح کہ راویوں کے ہر طبقہ میں اس کی پہچان نہ جاننے سے زیادہ ہوتی ہے۔

حاکم

بعض علمائے کرام کے مؤقف کے مطابق جو تمام احادیث کا علم رکھتا ہو حتیٰ کہ اُس سے کچھ احادیث رہ بھی جائیں' اُسے حاکم کہیں گے۔

(تیسیر مصطلح الحدیث صفحہ 15 تا 13' مکتبۃ البشریٰ' کراچی' پاکستان)

Marfat.com

الحُجّۃ

یہ لقب خاص طور پر محدثین کرام کیلئے ہے اور اس کا مستحق وہی محدث ہے جو تین لاکھ احادیث مع متون کے علم رکھتا ہو بمع اسانید کے۔

حدثنا اور حدثنی میں فرق

یہ عبارت (حــدثــنــا) تحمل حدیث کے لیے مستعمل ہے' یہ راوی اس وقت استعمال کرتا ہے جب وہ حدیث اپنے استاذ سے سماعت کرتا ہے اور اسکے ساتھ دوسرے حضرات بھی شامل ہوتے ہیں۔ اگر استاذ کو حدیث سنائی جائے اور وہ سن رہا ہو تب بھی حدثنا کا استعمال جائز ہے۔ ''سمعت'' ترتیب کے لحاظ سے ''حدثنا'' سے اونچا درجہ رکھتا ہے۔ ''حدثنی'' یہ بھی حدیث کے لیے مخصوص عبارت ہے' یہ راوی اُس وقت استعمال کرتا ہے جب تحمل حدیث کے دوران وہ اکیلا استاذ سے سماعت کر رہا ہو اور کوئی اُس کے ساتھ نہ ہو اور کوئی دوسرا قراءت کر رہا ہو اور یہ سماعت کر رہا ہو تو اس کا استعمال جائز ہے۔

(معجم مصطلاحات الحدیث ولطائف الاسانید صفحہ 130 'مکتبۃ اضواء السلف الریاض' سعودیہ)

صحیح لذاتہٖ

لغوی طور پر لفظ الصحیح اور سقیم کے مقابل استعمال ہوتا ہے' محدثین کی اصطلاح میں اس سے مراد وہ حدیث یا روایت ہے جس کی سند اپنے قائل تک متصل ہو' اس کے تمام راوی عادل اور ضبط ہوں' وہ اپنے جیسے راویوں سے نقل کریں اور یہ کیفیت سند کے شروع سے آخر تک قائم رہے۔ اس میں کوئی انفرادیت یا کوئی مخفی علت نہ پائی جائے۔ اس روایت کو صحیح یا صحیح لذاتہٖ کہتے ہیں۔

صحیح لغیرہٖ

وہ حدیث جو حقیقت میں ''حسن لذاتہٖ'' ہو مگر مزید اس جیسی یا اس سے قوی تر

Marfat.com

اسانید کے ذریعہ بھی منقول ہوتو اسے ''صحیح لغیرہٖ'' کہا جاتا ہے مگر مزید اس جیسی یا اس سے قوی تر اسانید کے ذریعے بھی منقول ہوتو اسے ''صحیح لغیرہٖ'' کہا جاتا ہے۔ اور اسے یہ نام دینے کی وجہ یہ ہے کہ اسے مرتبہ اپنی سند کی بنیاد پر نہیں بلکہ دوسری اسانید کی متابعت سے ملا ہے۔ احادیث کی یہ قسم حسن لذاتہٖ سے اعلیٰ اور صحیح لذاتہٖ سے ادنیٰ ہوتی ہے۔ (معجم مصطلحات الحدیث ولطائف الاسانید صفحہ 212' تیسیر مصطلح الحدیث صفحہ 40)

حسن لغیرہٖ

وہ حدیث ضعیف کہ جب اسناد اس کی متعدد ہوں اور اس کا ضعف راوی کے فسق یا کذب کی وجہ سے نہ ہو۔

حسن لذاتہٖ

لغوی طور پر حسن کا مطلب ہے: جمال' خوبصورت وغیرہ۔ اصطلاحی طور پر اس کی یہ تعریف ہے کہ وہ خبرِ واحد جس کے راوی عادل اور ضابط ہوں' سند متصل ہو' حدیث معلل یا شاذ نہ ہو تو وہ صحیح لذاتہٖ کہلاتی ہے اور اگر راوی کا ضبط ضعیف ہو تو اسے حسن لذاتہٖ کہتے ہیں۔ (شرح نخبۃ الفکر صفحہ 46-45' تیسیر مصطلح الحدیث:44)

مرسل

لغوی اعتبار سے یہ اَرْسَلَ سے اسم مفعول کا صیغہ ہے' بمعنی چھوڑ دیا گیا گویا ارسال کرنے والا سند کو چھوڑ دیتا ہے اور اسے مطلق رکھتا ہے۔ کسی معروف راوی سے مقید نہیں کرتا۔ اس کی اصطلاحی تعریف یہ ہے: وہ حدیث جس کے آخر سند میں تابعی کے بعد انقطاع ہو اور راوی حذف ہوں۔

مرسل کا حکم

مرسل اصل میں ضعیف ہے اور غیر مقبول ہے کیونکہ اس میں مقبول کی شرطوں میں سے ایک شرط مفقود ہے جو کہ اتصالِ سند ہے اور محذوف راوی کی حالت بھی

Marfat.com

مجہول ہوتی ہے۔احتمال ہوتا ہے کہ یہ محذوف راوی غیر صحابی اور اس حالت میں احتمال ہوتا ہے کہ وہ راوی ضعیف ہو۔

(شرح نخبۃ الفکر صفحہ 84 'تیسیر مصطلح الحدیث صفحہ 60 تا 59)

خبر

اس کی جمع اخبار ہے' اصطلاحی طور پر اس سے تین معنی ومفہوم لیے جاتے ہیں۔

(1) مترادفِ حدیث (2) مقابل حدیث یعنی حضور نبی کریم ﷺ سے منقول خبر کو حدیث اور آپ ﷺ کے سوا حضرات سے منقول کو خبر کہتے ہیں۔ (3) عام طور پر اسکا معنی ہے: جو آپ سے یا کسی غیر سے منقول ہو' سب کو ہی خبر کہہ دیتے ہیں۔ (معجم اصطلاحات الحدیث ولطائف الاسانید صفحہ 148 'تیسیر مصطلح الحدیث صفحہ 18)

خبر واحد

لغوی اعتبار سے اس کا مطلب ہے: جسے ایک شخص روایت کرے اور اصطلاحی تعریف یہ ہے: وہ خبر ہے جس میں متواتر کی شرطیں اکٹھی نہ ہوں۔

خبر واحد کی اقسام

خبر واحد کی درجہ ذیل اقسام ہیں: (1) خبرِ مشہور (2) خبرِ عزیز (3) خبرِ غریب۔

اب اس ہر کی تعریف کا مطالعہ کریں!

خبرِ متواتر

لغوی طور پر یہ تواتر سے ماخوذ ہے اور اسم فاعل کا صیغہ ہے۔ اس کا معنی ہے: پے درپے' لگاتار' مسلسل وغیرہ۔ جیسے کہتے ہیں: ''تَوَاتَرَ الْمَطَرُ'' بارش کا مسلسل ہونا' اس کی اصطلاحی تعریف یہ ہے کہ جسے ایک بڑی جماعت روایت کرے' عادت اس کثرتِ تعداد کے کذب ہونے پر متفق وجمع کو محال جانے۔ متواتر کی شرائط: ان چار شرطوں کا پایا جانا ضروری ہے ورنہ خبرِ متواتر نہ ہوگی۔ (1) اس خبر کو کثیر تعداد

Marfat.com

روایت کرے، کم از کم کثرت میں کئی اقوال ہیں۔ محبوب اور مختار قول یہ ہے کہ دس شخص ہوں۔ (2) کثرتِ سند کے تمام طبقوں میں ہو۔ (3) عادت ان کے کذب پر جمع و متفق ہونے کو محال جانے (4) ان کی خبر کا اعتماد ہو، جس طرح کہیں ''سمعنا'' ہم نے سنا ''راینا'' ہم نے دیکھا ''لمسنا'' ہم نے چھوا وغیرہ۔

(1) خبرِ مشہور

جسے ہر طبقے میں تین یا تین سے زیادہ روایت کریں مگر تواتر کی حد کو نہ پہنچے۔ حدیث مشہور ایک مؤقف کے مطابق حدیثِ مستفیض ہے۔ مستفیض وہ حدیث ہے جس کے آغاز اور انتہا میں کثرتِ طرق مساوی ہوں اور حدیثِ مشہور اس سے عام ہے۔

(2) خبرِ عزیز

لغوی اعتبار سے صفتِ مشبہ کا صیغہ ہے ''عَزَّ یَعِزُّ'' سے ماخوذ ہے۔ کم اور نادر کے معنی میں یا ''عَزَّ یَعَزُّ'' سے ماخوذ ہے۔ مضبوط کے معنی میں مستعمل ہے۔ اصطلاحی طور پر اس کی تعریف یوں ہے: جس کے راوی سند کے تمام طبقوں میں دو سے کم نہ ہوں، اُسے خبر عزیز کہتے ہیں۔

(3) خبرِ غریب

لغوی اعتبار سے یہ صفتِ مشبہ کا صیغہ ہے، اس کا معنی منفرد اور اکیلا ہے۔ اصطلاحی تعریف یہ ہے کہ جسے ایک منفرد، تنہا راوی بیان فرمائے۔

(شرح نخبۃ الفکر صفحہ 25 تا 18، تیسیر مصطلح الحدیث صفحہ 25 تا 18، انداز اپنا راقم)

حدیثِ معضل

جس حدیث کی سند میں سے دو یا دو سے زیادہ راوی متواتر ساقط ہوں۔ مثال کے طور پر تابع تابعی کہے کہ حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا ہے: اس سند سے تابعی اور

Marfat.com

صحابی ساقط ہیں۔لہٰذا حدیث معضل ہے۔

(تدریب الراوی صفحہ 186 ،معجم مصطلحات الحدیث ولطائف الاسانید صفحہ 433)

حدیثِ مرسل خفی

جو حدیث راوی اس سے بیان کرے جس سے اس کی ملاقات ہو یا اسکا ہم زمانہ ہو، لیکن جو حدیث بیان کر رہا ہے وہ اس سے سماعت نہیں کی، تاہم وہ ایسا لفظ بولے جس میں سماع اور غیر سماع کا احتمال ہو، جیسے قال وغیرہ۔

(تیسیر مصطلح الحدیث صفحہ 72)

حدیث منقطع

لغوی اعتبار سے یہ انقطاع سے اسمِ فاعل کا صیغہ ہے جو کہ اتصال کی ضد ہے، منقطع وہ حدیث ہے جس میں کسی بھی وجہ سے عدم اتصال ہو اور اس کا اطلاق اس حدیث پر ہوتا ہے جس میں تابعی سے نیچے درجہ کا کوئی آدمی صحابی سے روایت کرے، مثلاً امام مالک رحمہ اللہ کی حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہو۔ **منقطع کا حکم:** علماء کرام اس پر متفق ہیں کہ منقطع ضعیف ہے، اس لیے کہ محذوف راوی کی حالت نامعلوم اور مجہول ہوتی ہے۔

(تدریب الراوی صفحہ 182 تا 181 ،تیسیر مصطلح الحدیث صفحہ 65)

حدیث مدلس

لغوی اعتبار سے تدلیس کہتے ہیں: سامان کے عیب کو خریدار سے مخفی رکھنا۔ اصطلاحی اس کی تعریف یہ ہے کہ سند میں عیب کو چھپانا اور اس کے ظاہر کو خوبصورت پیش کرنا۔ (تیسیر مصطلح الحدیث صفحہ 65)

حدیثِ معنعن

وہ حدیث جس میں راوی عن فلاں عن فلاں کہے۔ (تدریب الراوی صفحہ 188)

Marfat.com

حدیثِ متروک

متروک اسم مفعول کا صیغہ ہے'تَرَکَ سے یعنی کسی شے کو ترک کرنا۔ اصطلاح محدثین کے نزدیک جس حدیث کی سند میں کوئی راوی ایسا ہو جس پر جھوٹے ہونے کی تہمت ہو تو اس کی روایت کو متروک کہتے ہیں۔ (تیسیر مصطلح الحدیث صفحہ 80 تا 79)

حدیثِ منکر

امام ابن حجر عسقلانی شافعی رحمہ اللہ لکھتے ہیں: جو روایت میں سخت غلطی کرتا ہو یا بہت غفلت کرتا ہو' اس کا فسق ظاہر ہو' اس کو حدیثِ منکر کہتے ہیں۔

(شرح نخبۃ الفکر صفحہ 69)

حدیثِ موضوع

جب راوی میں طعن کا سبب حضور نبی کریم ﷺ پر کذب بولنا ہو تو اس کو حدیثِ موضوع کہتے ہیں۔ لغوی اعتبار سے یہ "وضع الشئ" سے ماخوذ ہے۔ اسم مفعول کا صیغہ ہے جس کا معنی ہے: اس نے محو کر دیا۔ موضوع روایت کو موضوع اس لیے کہتے ہیں کہ اپنے رتبے سے محو ہو جاتی ہے اور پستیوں میں چلی جاتی ہے۔ اس کی اصطلاحی تعریف یہ ہے: وہ من گھڑت بات جس کی نسبت حضور نبی کریم ﷺ کی طرف ہو۔ (تدریب الراوی صفحہ 244' تیسیر مصطلح الحدیث صفحہ 76)

حدیثِ معلعل

وہ حدیث جس میں ایسی علت معلوم ہو جائے جو اس کی صحت میں ضعف کا سبب ہے' اگرچہ ظاہراً وہ عیب سے سلامت معلوم ہو۔ اور اگر قرائن سے راوی کے اس وہم پر مطلع ہو جائے کہ وہ مرسل ہے یا منقطع کو موصول قرار دیتا ہے' یا ایک حدیث کو دوسری حدیث میں شامل کر دیتا ہے اور اسی قسم کے اوہام جو کہ حدیث میں طعن کا موجب بنے' اس کی پہچان تب ہوتی ہے جب اس حدیث کی تمام اسانید پر

Marfat.com

عبور پالیا جائے اور اس کو حدیث معلل کہتے ہیں۔

(شرح نخبۃ الفکر صفحہ 99' تیسیر مصطلح الحدیث صفحہ 85)

حدیثِ مقلوب

جس حدیث کی سند یا اس کے متن میں مقدم ومؤخر وغیرہ کر کے ایک لفظ کو دوسرے لفظ کے ساتھ بدل دینا۔ (تیسیر مصطلح الحدیث صفحہ 91)

حدیثِ مدرج

لغوی اعتبار سے اسم مفعول کا صیغہ ہے۔ ''اَدْرَجْتُ'' سے ماخوذ ہے۔ یعنی میں نے ایک شے کو دوسری شے میں داخل کر دیا اور اسے دوسری شے سے ملا دیا۔ اس کی اصطلاحی تعریف یہ ہے کہ جس حدیث کی سند کا سیاق بدلا گیا ہو' یا اس کے متن میں بغیر فرق وضاحت کیے ایسی شے داخل کر دی گئی ہو جو اس کا حصہ نہیں۔ مدرج کی اقسام: اس کی دو قسمیں ہیں: (1) مدرج الاسناد (2) مدرج المتن۔ (1) مدرج الاسناد: جس کی سند کا سیاق تبدیل کیا گیا ہو۔ (2) مدرج المتن: جس کے متن میں فرق کیے بغیر ایسی شے بیان کی گئی ہو جو اس کا حصہ نہیں۔ (تیسیر مصطلح الحدیث 88/89)

حدیثِ مضطرب

مضطرب' اضطراب سے ماخوذ ہے اور اسم فاعل کا صیغہ ہے' یعنی معاملے کا خلط ملط ہونا۔ اس کی اصطلاحی تعریف یہ ہے کہ وہ حدیث جو ایسے طریقوں سے روایت ہو جو قوت میں برابر ہو۔

(علوم الحدیث ابن الصلاح صفحہ 93' مکتبۃ العلمیہ' مدینہ منورہ' 1386ھ) (تیسیر مصطلح الحدیث صفحہ 96)

حدیثِ مصحَّف

مصحف ماخوذ ہے۔ تصحیف سے اسم مفعول کا صیغہ ہے' جس کے معنی ہیں: صحیفہ میں غلطی اور خطا کرنا۔ حدیث میں موجود کلمہ جسے ثقات نے بیان کیا ہے' اس کو لفظاً یا

Marfat.com

معناً بدل دینا۔ (تیسیر مصطلح الحدیث صفحہ 98)

حدیثِ ضعیف

وہ خبر جو حسن کی خوبی اور صفت کو جمع نہ کر پائے۔ حسن کی شرطوں میں سے کسی شرط کے مفقود ہونے کے ساتھ۔ البیقونی اپنے شعر میں فرماتے ہیں: ہر وہ شے جو حسن کے رتبے سے قاصر ہو، وہ ضعیف ہے، جس کی بہت سی اقسام ہیں۔

تفاوت

خبر کا ضعف راویوں میں موجود کمزوری کی شدت اور ضعف کی وجہ سے مختلف اور متفاوت ہوتا ہے جیسا کہ صحیح میں تفاوت تھا، بعض تو ضعیف ہیں اور بعض سخت ضعیف ہیں اور بعض اس سے بھی کمزور اور واہی ہیں اور بعض منکر ہیں اور اس کی سب سے بڑی قسم موضوع ہے۔ (تیسیر مصطلح الحدیث صفحہ 54 تا 53، علوم الحدیث صفحہ 89)

حدیثِ ضعیف اور اس کی مکمل تفصیل اور اس کی بحث اور ضعیف کی مکمل تحقیق کیلئے اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خاں فاضل و محدث بریلوی حنفی قادری رحمہ اللہ متوفی 1340ھ کا فقہی انسائیکلوپیڈیا، یعنی ''فتاویٰ رضویہ'' جلد 5 صفحہ 439 پر موجود رسالہ ''منیر العین فی حکم تقبیل الابہامین'' کا مطالعہ کریں، انشاء اللہ عزوجل! اصولِ حدیث پر مکمل اور جامع بحث کا مطالعہ کرنے کا بہترین موقع ہے۔ اور خاص کر کے اعلیٰ حضرت رحمہ اللہ نے اس رسالے میں ضعیف حدیث کے بارے میں بہت زبردست اور محدثانہ کام کیا ہے۔ مطالعہ کیجئے! انشاء اللہ عزوجل! خود ہی اہلِ علم اور اہلِ انصاف کہیں گے: واہ! کیا خوب اللہ عزوجل کی دَین ہے قلم میں! سو اسکے پیشِ نظر راقم نے مزید ضعیف پر کچھ نہیں لکھا ہے، جو ہے وہ کافی وافی اور شافی ہے۔ اللہ ورسولہ اعلم! (راقم)

Marfat.com

مجہول کی اقسام

اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان فاضل ومحدث بریلوی قادری حنفی رحمہ اللہ متوفی 1340ھ لکھتے ہیں: مجہول کی تین قسمیں ہیں: (1) اول مستور: جس کی عدالت ظاہری معلوم اور باطنی کی تحقیق نہیں' اس قسم کے راوی صحیح مسلم شریف میں بکثرت ہیں۔ (2) مجہول العین: جس سے صرف ایک ہی شخص نے روایت کی ہے۔ ''وهذا على نزاع فيه فان من العلماء من نفى الجهالة برواية واحد معتمد مطلقا او اذا كان لا يروى الا عن عدل عنده كيعين بن سعيد القطان وعبد الرحمٰن بن مهدى والامام احمد فى مسنده وهناك اقوال آخر ''ایک قسم میں نزاع ہے' بعض محدثین نے مطلقاً صرف ایک ثقہ راوی کی وجہ سے جہالت کی نفی کی ہے یا اس شرط کے ساتھ نفی کی ہے کہ وہ اس سے روایت کرتا ہے جو اس کے ہاں عادل ہے' مثلاً یحییٰ بن سعید بن القطان' عبدالرحمٰن بن مہدی اور امام احمد اپنی مسند میں اور یہاں دیگر اقوال بھی ہیں۔ (3) سوم مجہول الحال: جس کی عدالت ظاہری وباطنی کچھ ثابت نہیں۔ ''وقد يطلق على ما يشتمل المستور ''کبھی اس کا اطلاق ایسے معنی پر ہوتا ہے جو مستور کو شامل ہو جائے۔

قسم اوّل یعنی مستور تو جمہور محققین کے نزدیک مقبول ہے۔ یہی مذہب امام الآئمہ سیدنا امام اعظم رضی اللہ عنہ کا ہے۔ فتح المغیث میں ہے: ''قبلہ ابو حنيفة خلافا للشافعى ''امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ اسے قبول کرتے ہیں۔ امام شافعی رضی اللہ عنہ اس میں اختلاف رکھتے ہیں۔ امام نووی فرماتے ہیں: یہی صحیح ہے۔

''قاله فى شرح المهذب ذكره فى التدريب وكذلك مال الى اختياره الامام ابو عمرو بن الصلاح فى مقدمته حيث قال فى المسئلة

Marfat.com

الثامنة من النوع الثالث والعشرين وليشبه ان يكون العمل على هذا الرأى في كثير من كتب الحديث المشهورة في غير واحد من الرواة الذين تقادم العهد بهم وتعذرت الغبرة الباطنة بهم''۔ یہ شرح المہذب میں ہے۔ تدریب میں اسے ذکر کیا' امام ابوعمرو بن الصلاح نے اپنے مقدمہ میں اسے ہی اختیار فرمایا' اُنہوں نے تیسویں نوع کے آٹھویں مسئلہ میں کہا ہے: اس رائے پر متعدد و مشہور کتب میں عمل ہے' جن کا عہد بہت پرانا ہے اور ان کی باطن کے معاملات سے آگاہی دشوار ہے۔

اور دو قسم باقی کو بعض اکابر حجت جانتے جمہور مورث ضعف مانتے ہیں۔

(فتاویٰ رضویہ جلد 5 صفحہ 444 تا 443' رضا فاؤنڈیشن جامعہ نظامیہ رضویہ' لاہور' پاکستان)

حدیثِ قدسی

وہ حدیث جو حضور نبی کریم ﷺ کی طرف سے ہم تک منقول ہو اور آپ اس کی سند اللہ تعالیٰ بیان کریں۔

(الرسالۃ المستطرفۃ صفحہ 81' دارالفکر' بیروت) (تیسیر مصطلح الحدیث صفحہ 108)

حدیثِ مرفوع

امام ابن حجر عسقلانی شافعی رحمہ اللہ متوفی 852ھ لکھتے ہیں:

اگر سند کی نسبت حضور نبی کریم ﷺ تک منتہی ہو اور تلفظ اس بات کا مقتضی ہو کہ بذریعہ اسکے جو نقل شدہ ہو وہ صریحاً یا حکماً حضور نبی کریم ﷺ کا قول یا فعل یا تقریر ہے تو اسے حدیثِ مرفوع کہا جاتا ہے۔ اس کی مزید وضاحت کیلئے اسی کی درجہ ذیل انواع کا مطالعہ کیجئے۔

نوع اوّل: مرفوع قولی صریحاً

صریحاً قولی حدیث مرفوع' اس کی مثال یہ ہے: جب صحابی یہ کہے: ''سمعت

Marfat.com

رسول اللّٰہ صلی اللہ علیہ وسلم ۔ یقول کذا ''یا''حدثنا رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم کذا ''یا صحابی کہے:''قال رسول اللّٰہ صلی اللہ علیہ وسلم کذا ''یا''عن رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم انہ قال کذا''یا اسی کی طرح دیگر الفاظ فرمائے۔

نوع دوم: مرفوع فعلی تصریحاً

صریحاً حدیثِ فعلی مرفوع کی مثال یہ ہے کہ صحابی کہے:''رأیت رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم فعل کذا ''یا صحابی یا غیر صحابی فرمائے:''کان رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم یفعل کذا''۔

نوع سوم: مرفوع تقریری تصریحاً

صریحاً حدیث تقریری مرفوع کی مثال یہ ہے کہ صحابی کہے:''فعلت بحضرۃ النبی صلی اللّٰہ علیہ وسلم کذا''اور حضور ﷺ سے اس کا انکار ثابت شدہ نہ ہو۔

نوع چہارم: مرفوع وصفی

ڈاکٹر محمود الطحان لکھتے ہیں:''المرفوع الوصفی أن یقول الصحابی أو غیرہ' کان رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم أحسن الناس خُلُقًا ''صحابی یا غیر صحابی کہے: حضور نبی کریم ﷺ سب لوگوں سے زیادہ اچھے اخلاق والے تھے۔

(شرح نخبۃ الفکر صفحہ 122 تا 121' مکتبہ رحمانیہ' اُردو بازار' لاہور) (تیسیر مصطلح الحدیث صفحہ 110)

حدیثِ موقوف

''وھو ما ینتھی الی الصحابی ''جس کی سند صحابی تک پہنچے (قولاً' فعلاً اور تقریراً)۔

Marfat.com

حدیثِ مقطوع

''وهو ما ينتهى الى التابعى ''جس کی سند تابعی تک پہنچے (قولاً اور فعلاً)۔
(شرح نخبۃ الفکر صفحہ 137 'با اضافہ راقم)

صحابی کی تعریف

امام ابن حجر عسقلانی شافعی رحمہ اللہ متوفی 852ھ لکھتے ہیں:

''من هو فقلت وهو من لقى النبى صلى الله عليه وسلم وعلى اله وصحبه وسلم مؤمنا به ومات على الاسلام ''میں نے صحابی کی تعریف بھی ذکر کی' وہ کون ہے؟ یہ وہ ہے جس نے حالتِ ایمان میں نبی کریم ﷺ سے ملاقات کی اور اسلام ہی پر وفات ہوئی۔ گو بیچ میں ارتداد پیش آ گیا ہو' صحیح قول کے مطابق اور ملاقات کا مفہوم عام ہے خواہ مجلس سے ہو یا ساتھ چلنے سے یا ایک دوسرے کو پالینے سے' اگر چہ کلام کی نوبت نہ آ سکی ہو۔

تابعی کی تعریف

تابعی وہ ہے جس کو صحابی کے ساتھ ملاقات کا شرف حاصل ہوا ہو اور حالتِ ایمان میں وصال ہوا ہو' اگر درمیان میں ارتداد لاحق ہو گیا تو یہ تابعیت کے خلاف نہیں' ملاقات کا مطلب یہاں بھی وہی ہو گا جو صحابیت کی تعریف میں بیان ہوا ہے' اگر چہ بعض کے نزدیک تابعیت کیلئے شرط یہ ہے کہ وہ صحابی کی صحبت میں مدت تک رہا ہو' یا اس سے سماع حاصل ہو یا حالتِ تمیز یعنی بلوغت میں اس سے ملاقات کی ہو' مگر یہ قول مختار کے مخالف ہے۔ (شرح نخبۃ الفکر صفحہ 134 اور 131)

تبع التابعین کی تعریف

تبع التابعین وہ آدمی ہیں جس نے حالتِ ایمان میں کسی تابعی سے ملاقات کی ہو' یہ حضرات زمانہ نبی کریم ﷺ کے بعد طبقہ ثالث ہیں اور نبی کریم ﷺ نے

Marfat.com

انہیں صحابہ اور تابعین کے بعد بہترین افراد قرار دیا ہے۔ ان میں مشہور و معروف آئمہ اور فقہائے کرام شامل ہیں۔ (1) حضرت انس بن مالک الاصبحی (2) حضرت عبدالرحمٰن بن عمرو الاوزاعی (3) امام سفیان ثوری (4) امام شعبہ بن الحجاج العتکی معروف ومشہور تبع تابعین ہیں۔ (منہج النقد صفحہ 151' دارالفکر' دمشق' شام)

نقدالحدیث کسے کہتے ہیں؟

احادیث کریمہ کے تنقیدی جائزے کو نقدالحدیث کہا جاتا ہے' محدثین کرام کے نزدیک اس سے مراد صحیح احادیث کو ضعیف احادیث سے علیحدہ کرنا' ان کے طرق کو جمع کرنا اور مکمل مطالعہ کرنا اور بعد میں ان پر حکم لگانا' اس فن کے تین بنیادی نکات ہیں جو کہ درج ذیل ہیں:

(1) اگر تو راوی بہت زیادہ روایت کرنے کی وجہ سے معروف ہو تو اس کی تمام احادیث کے تمام طرق واسانید جمع کیے جائیں گے تاکہ ان میں سے وہ راوی علیحدہ ہو جائیں جو ضعیف یا قابلِ اعتبار ہیں اور صرف حفظ وضبط میں معروف راویوں کی روایات کو باقی رہ جائیں (2) اگر راوی بہت زیادہ حدیث کی وجہ سے معروف نہ ہو تو اس کی تمام احادیث کی پڑتال کی جائے گی اور دوسرے راویوں کی احادیث سے مقابلہ کیا جائے (3) تمام راویوں کو عدالت راوی کے قواعد پر پڑتال کی جائے گی اور ان کے حفظ وضبط کا جائزہ لیا جائے گا۔ انہی نقاط کی وجہ سے متن' سند اور سند ومتن سے متعلق اصول بنائے جائیں گے۔

ناقدین محدثین کے طبقات

علماء جرح والتعدیل نے ناقدین علماء محدثین کے درجہ ذیل طبقات بنائے ہیں۔ ان علماء ومحدثین میں کچھ اس فن میں بہت سخت اور کچھ نرم دل ہیں' مطالعہ کیجئے!

(1) پہلا طبقہ: امام شعبہ بن الحجاج: یہ بہت سخت نقادوں میں شمار کیا جاتے

Marfat.com

ہیں۔ امام سفیان ثوری: ان کو بھی اس طبقے میں گنا جاتا ہے۔ (2) دوسرا طبقہ: امام یحییٰ بن سعید القطان: ان کا شمار سخت ناقدین میں ہوتا ہے۔ امام عبدالرحمٰن بن مہدی: ان کا شمار نرم دل ناقدین میں ہوتا ہے۔ (3) تیسرا طبقہ: امام یحییٰ بن معین: ان کا شمار سخت ناقدین میں ہوتا ہے۔ امام احمد بن حنبل: ان کا شمار نرم دل ناقدین میں ہوتا ہے۔ (4) چوتھا طبقہ: امام ابوحاتم رازی: ان کا شمار سخت ناقدین میں ہوتا ہے۔ امام محمد بن اسماعیل المعروف بخاری: ان کا شمار نرم دل ناقدین میں ہوتا ہے۔

(معجم مصطلاحات الحدیث ولطائف الاسانید صفحہ 248 اور 516)

امیر المؤمنین فی الحدیث

اس لقب سے مراد وہ شخص ہے جس نے علم حدیث میں حفظ و اتقان اور اتنی گہرائی حاصل کر لی ہو کہ وہ علمِ حدیث اور اس کی علتوں کے بارے میں سارے علماء کرام پر سبقت لے جائیں' حافظ و حاکم جیسے حضرات بھی ان کی طرف رجوع کریں۔ امیر المؤمنین فی الحدیث درجہ ذیل محدثین ہیں: (1) امام سفیان ثوری (2) امام شعبہ بن الحجاج (3) امام حماد بن سلمہ (4) امام عبداللہ بن مبارک (5) امام احمد بن حنبل (6) امام بخاری (7) امام مسلم رضی اللہ عنہم اجمعین۔

(معجم مصطلاحات الحدیث ولطائف الاسانید صفحہ 59)

اصحاب الالف

ایسے صحابہ کرام جن کی احادیث کی تعداد ایک ہزار سے زیادہ اور دو ہزار سے کم ہے' ان کے نام درجہ ذیل ہیں: (1) حضرت عبداللہ بن عباس (1660) احادیث (2) حضرت جابر بن عبداللہ (1540) احادیث (3) حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہم اجمعین (1170) احادیث۔

Marfat.com

اصحاب الالوف

ایسے صحابہ کرام جن کی احادیث کی تعداد ہزاروں میں ہے، درجہ ذیل نام ہیں:

(1) حضرت ابوہریرہ (5374) احادیث (2) حضرت عبداللہ بن عمر بن خطاب (2630) احادیث (3) حضرت انس بن مالک (2286) (4) اُم المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہم اجمعین (2210) احادیث۔

اصحاب العشرات

ایسے صحابہ کرام جن کی روایات کی تعداد 20 سے لے کر 99 تک ہے۔ شیخ ابن حزم کے نزدیک 88 ہیں، جن میں سے چند اسماء درجہ ذیل ہیں:

(1) حضرت عبداللہ بن اوفی (95) احادیث (2) حضرت زید بن خالد (81) احادیث (3) حضرت اسماء بنت یزید بن السکن (81) احادیث (4) حضرت کعب بن مالک (80) احادیث (5) حضرت بلال بن رباح (44) احادیث (6) حضرت زبیر بن العوام (36) احادیث) (7) حضرت طلحہ بن عبیداللہ (78) احادیث (8) حضرت عباس بن عبدالمطلب (35) احادیث (9) حضرت عبداللہ بن جعفر بن ابی طالب (85) احادیث (10) حضرت فضل بن عباس (24) احادیث (11) حضرت صفوان بن عسال رضی اللہ عنہم اجمعین (20) احادیث۔

اصحاب المائۃ

ایسے صحابہ جن کی روایات کی تعداد 200 سے کم اور 100 یا اس سے زیادہ ہیں:

(1) حضرت سہل بن سعد (188) احادیث (2) حضرت عبادہ بن الصامت (181) احادیث (3) حضرت عمران بن الحصین (180) احادیث (4) حضرت ابوالدرداء (179) احادیث (5) حضرت ابوقتادہ (170) احادیث (6) حضرت

Marfat.com

بریدہ بن الحصیب (167) احادیث (7) حضرت ابی بن کعب (164) احادیث (8) حضرت معاویہ بن ابی سفیان (163) احادیث (9) حضرت معاذ بن جبل (155) احادیث (10) حضرت عثمان بن عفان (146) احادیث (11) حضرت جابر بن سمرہ (146) احادیث (12) حضرت ابوبکرصدیق (142) احادیث (13) حضرت مغیرہ بن شعبہ (136) احادیث (14) حضرت ابوبکرۃ نفیع بن الحارث (132) احادیث (15) حضرت اسامہ بن زید (128) احادیث (16) حضرت ثوبان مولیٰ رسول اللہ ﷺ (128) احادیث (17) حضرت سمرہ بن جندب (123) احادیث (18) حضرت نعمان بن بشیر (114) احادیث (19) حضرت ابومسعود انصاری (102) احادیث (20) حضرت جریر بن عبداللہ البجلی (100) احادیث۔ رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین۔

اصحاب المئتین

ایسے اصحابِ کرام جن کی احادیث مبارکہ کی تعداد 200 سے 300 کے درمیان ہیں، درجہ ذیل اسماء ہیں:

(1) حضرت ابوذرغفاری (281) احادیث (2) حضرت سعد بن ابی وقاص (271) احادیث (3) حضرت ابوامامہ الباہلی (250) احادیث (4) حضرت حذیفہ بن یمان (220) احادیث، رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین۔

اصحاب المئین

ایسے صحابہ کرام جن کی احادیث کی تعداد 100 اور 1000 کے درمیان ہیں:

(1) حضرت عبداللہ بن مسعود (848) احادیث (2) حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص (700) احادیث (3) حضرت علی بن ابی طالب (534) احادیث (4) حضرت عمر بن الخطاب (537) احادیث (5) اُم المؤمنین حضرت اُم سلمہ

Marfat.com

(378) احادیث (6) حضرت ابوموسیٰ اشعری (360) احادیث (7) حضرت براء بن عازب (305) احادیث' رضی اللہ عنہم اجمعین ۔ (اسماء الصحابۃ الرواۃ' صفحہ 37, 40, 42,64,50,63,47,49,42,47' دارالکتب العلمیہ' بیروت' لبنان)

علم الحدیث اور فقہ الحدیث کے درمیان فرق

(1) امام علی بن عبداللہ المعروف ابن مدینی رحمہ اللہ متوفی 234ھ فرماتے ہیں:

حدیث کے معانی میں غور وتدبر کرنا نصف علم ہے اور رواۃ الحدیث کے احوال سے واقفی حاصل کرنا باقی نصف علم ہے۔

(الحدث الفاصل' رمہرمزی جلد 1 صفحہ 320' دارالفکر' بیروت' لبنان' 1404ھ)

(2) امام ابوعیسیٰ ترمذی رحمہ اللہ متوفی 279ھ لکھتے ہیں: ''وکذلك قال الفقهاء وهم أعلم بمعاني الحديث ''فقہاء نے اسی طرح فرمایا ہے اور وہ حدیث کے معانی کو زیادہ جانتے ہیں۔

(جامع ترمذی' رقم الحدیث: 990 کے تحت کتاب الجنائز)

محدث اور فقیہہ کے درمیان فرق

(1) امام ابوالفتح محمد بن محمد بن سید الناس شافعی رحمہ اللہ متوفی 734ھ فرماتے ہیں:

ہمارے زمانے میں محدث وہ کہلاتا ہے جو کہ روایۃً اور درایۃً حدیث پر مہارت رکھتا ہو' ورواۃ کے بارے میں جانتا ہو' اپنے زمانے کے کثیر راویوں اور روایات پر اطلاع رکھتا ہو۔

(2) علامہ محمد ابوالفضل الوراقی الجیزاوی رحمہ اللہ 1346ھ لکھتے ہیں:

محدث کہلانے کا حق دار وہ آدمی ہے جسے کثرت سے احادیث زبانی یاد ہوں اور وہ راویوں کی جرح وتعدیل کا علم بھی رکھتا ہو۔

(3) تابعی حضرت سلیمان بن مہران اعمش رحمہ اللہ متوفی 147ھ فرماتے ہیں: جاننا

Marfat.com

چاہیے کہ کثیر احادیث کو لکھنے اور روایت کرنے سے کوئی آدمی فقیہہ نہیں بن جاتا بلکہ حدیث کے معانی میں استنباط کرنے اور ان میں غور وفکر کرنے سے کوئی شخص فقیہہ بنتا ہے۔

(4) علامہ عبدالرؤف مناوی رحمہ اللہ متوفی 1031ھ اور شیخ عبدالرحمٰن مبارک پوری 1353ھ لکھتے ہیں: بے شک حدیث کے راوی کیلئے فقہ کا ہونا شرط نہیں ہے بلکہ اس کیلئے صرف حفظِ حدیث کی شرط ہے جبکہ حدیث میں سمجھ و بوجھ سے کام لینا فقیہہ کی ذمہ داری ہے۔ (تدریب الراوی جلد 1 صفحہ 48' مکتبۃ الریاض الحدیثۃ' سعودی عرب' ریاض) (الطراز الحدیث فی فن مصطلح الحدیث صفحہ 8' شرکۃ مکتبۃ ومطبعۃ مصطفیٰ البابی' 1366ھ) (نصیحۃ اھل الحدیث للخطیب بغدادی جلد 1 صفحہ 37' مکتبۃ المنار زرقا' اُردن' 1408ھ) (فیض القدیر شرح جامع الصغیر جلد 6 صفحہ 285-284' مکتبۃ تجاریہ الکبریٰ' مصر' 1356ھ) (تحفۃ الأحوذی بشرح جامع الترمذی جلد 7 صفحہ 348' دار الکتب العلمیہ' بیروت' لبنان)

سید المحدثین

توثیقِ راوی کیلئے مستعمل شدہ لقب ہے۔ بعض اہلِ علم نے امام شعبہ بن الحجاج رحمہ اللہ کیلئے بھی استعمال کیا ہے۔

(معجم الالفاظ صفحہ 104' شرح الفاظ التوثیق صفحہ 77' مکتبہ العلوم والحکم' المدینہ طیبہ 1413ھ)

سیئ الحفظ

یہ عبارت تجریح کیلئے مستعمل ہے' امام حافظ عراقی رحمہ اللہ نے اسے پانچویں طبقے میں گنا ہے' جس سے یہ مراد ہے کہ ایسا راوی کہ اس کی حدیث اعتبار کر کے تحریر کی جاسکتی ہے۔

Marfat.com

اختتام کتاب

آج الحمد للہ توفیقِ الٰہی سے راقم کی یہ کتاب مکمل ہوگئی ہے' اے میرے مالک عزوجل! مجھ پر اپنا کرم فرما! اس کتاب کا انتساب میرے اساتذہ کرام کے نام ہے جن کی محنتِ شاقہ سے راقم اس قابل ہوا ہے۔ بعد میں میرے والدین دوست و احباب اور خاندان والوں کے لیے اور اس کتاب کے ناشر و معاونین کو بھی جنہوں نے اس کو محنت سے اس مقام تک پہنچایا ہے۔

امجد علی قادری

☆☆☆☆☆

Marfat.com

محدثین کرام کے حالات و واقعات

پروگریسو بکس

Marfat.com